عمران سیریز

ریڈ اسپائیڈر



ظہیر احمد

92 A
عمران سیریز نمبر

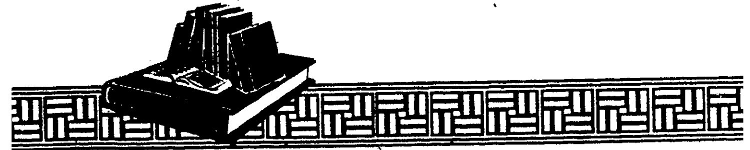
ریڈ اسپائیڈر

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 120/-



Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

محترم قارئین۔

السلام علیکم۔ میرا نیا ناول۔ ''ریڈ اسپائیڈرز'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنے نام کی طرح یہ ناول موضوع کے لحاظ سے انتہائی منفرد اور یادگار ناول ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا یہ ناول بھی آپ کو میرے لکھے ہوئے سابقہ ناولوں کی طرح بے حد پسند آئے گا اور آپ میری اس کاوش کو سراہے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیں۔

قصور سے احمد شریف صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے لکھے ہوئے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر آپ نے ماورائی سلسلے میں جتنے بھی ناول لکھے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ نے ماورائی سلسلوں میں جو نیا اور انوکھا رنگ دیا ہے وہ واقعی قابل ستائش ہے اور میں اور میرے بہت سے دوست آپ کو اس کاوش پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ خاص طور پر آپ کا لکھا ہوا نیا ناول ''کارمارا'' اس قدر متاثر کن تھا کہ اسے بار بار پڑھنے کا دل کرتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ہمارے لئے ایسے ہی دلچسپ اور انوکھے نوعیت کے حامل ناول تحریر کرتے رہیں گے۔

محترم جناب احمد شریف صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ کی پسندیدگی ہی میری کاوش کا ثمر ہوتی ہے۔ میں نے ماورائی سلسلے اپنے طور پر انتہائی غور و خوض کے

ساتھ لکھے ہیں تا کہ آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اتر سکیں اور آپ کے دلوں میں گھر کر سکیں۔ آپ کی پسندیدگی میری اس ساری کاوش کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ میں اپنی محنت میں کامیاب رہتا ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کے لئے ایسے ہی انوکھے اور ناقابل یقین واقعات کے حامل ماورائی ناول تحریر کرتا رہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے اسفند یار لکھتے ہیں۔ آپ کا لکھا ہوا نیا ناول ''کارمارا'' واقعی انتہائی بہترین اور خوبصورت ترین ناول تھا۔ اس سے پہلے بھی آپ کے لکھے ہوئے چند ماورائی ناول پڑھنے کو ملے جو کسی بھی لحاظ سے دلچسپی میں کم نہ تھے لیکن ''کارمارا'' جیسی عظیم تخلیق نے آپ کو ہماری نظروں میں بہترین رائٹر کا درجہ دیا ہے۔ امید ہے آپ اس سے بھی بڑھ کر ہمارے لئے ناول لکھتے رہیں گے۔

محترم اسفند یار صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ میرے لکھے ہوئے ماورائی ناول ہر طبقے میں مسلسل مقبولیت کا گراف بلند کرتے جا رہے ہیں۔ ''کارمارا'' ناول کو ہر قاری نے انتہائی پسند کیا ہے جس کے لئے مجھے مسلسل مبارک باد کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ ساتھ ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہیں میرے جاسوسی ناولوں کے ساتھ ساتھ ماورائی سلسلے بھی پسند آتے ہیں اور میں آپ کی پسند کے لئے یہ کوشش جاری و ساری رکھوں گا۔ انشاء اللہ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

''راولپنڈی، موتی بازار سے شہریار آصف لکھتے ہیں آپ کے لکھے ہوئے نئے ناول پہلے ناولوں سے یکسر مختلف ہیں۔ ان ناولوں میں وہ سب کچھ موجود ہوتا ہے جو قاری پسند کرتے ہیں۔ آپ ہر ناول نہایت متلون مزاجی سے شروع کرتے ہیں اور پھر جیسے جیسے کہانی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے آپ اپنی مہارت اور قلم کی طاقت سے اس کی نوک پلک سنوارتے ہوئے اسے دلچسپی کا ایسا حسین رنگ خیالی کینوس پر بکھیرتے ہیں جو نئے اور خوبصورت تصویر بن کر ہمارے دل و دماغ میں اجاگر ہو جاتی ہے۔ آپ کا سواں نمبر آنے والا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کا لکھا ہوا پلاٹینیم جوبلی نمبر پہلے تمام نمبروں سے طویل ترین ہوگا بلکہ اب تک لکھے گئے عمران سیریز کے ناولوں سے انتہائی انوکھا اور خوبصورت ترین ناول ہوگا۔ ہم بے چینی سے آپ کے پلاٹینیم جوبلی کے منتظر ہیں۔ امید ہے آپ جلد ہی پلاٹینیم جوبلی نمبر کے نام کا اعلان کریں گے۔

محترم شہریار آصف صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ میں کہانی کا آغاز نئے اور جدید طرز پر کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور پھر جب کہانی شروع ہو جاتی ہے تو میں اسے کہانی کے دھارے پر چھوڑ دیتا ہوں اور کہانی کے ساتھ ساتھ چلتا چلا جاتا ہوں۔ مجھے خود بھی اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ کہانی کب

کہاں کون سا موڑ لے گی اور اس کی طوالت اور انجام کہاں ہو گا۔
البتہ اپنی کہانی کو مضبوط اور انوکھے واقعات سے مزین کرنے کے لئے میں اپنی پوری صلاحیت صرف کرتا ہوں اور میری یہی کوشش مجھے کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔ رہی بات پلاٹینیم جوبلی نمبر کی تو آپ کی یہ خواہش جلد ہی پوری ہو گی۔ ناول کا ابھی میں نے آغاز نہیں کیا اور نہ ہی اس کا نام سوچا ہے۔ البتہ یہ طے ہے کہ پلاٹینیم جوبلی نمبر میں تینوں نامور اور عظیم کردار ایک ساتھ ہوں گے اور ناول کا پلاٹ عام ناولوں سے ہٹ کر اور قطعی منفرد ہو گا۔ میں اپنے تمام پڑھنے والوں کو پلاٹینیم ناول کے نام سوچنے کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ نام سوچ کر مجھے خط میں لکھ بھیجیں۔ ہوسکتا ہے آپ کا سوچا ہوا نام مجھے پسند آ جائے اور میں اسی نام کو لے کر پلاٹینیم جوبلی نمبر کا آغاز کر دوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا۔ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران گزشتہ کئی روز سے صرف مطالعہ ہی کرنے میں مصروف تھا جبکہ سلیمان اپنے گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے عمران چائے بنا کر فلاسک میں ڈال کر اپنے سامنے رکھ لیتا اور پھر اطمینان سے جس وقت اس کا دل چاہتا فلاسک سے گرم چائے پیالی میں ڈال کر پی لیتا تھا۔
اس وقت بھی وہ مطالعے کے ساتھ ساتھ چائے بھی پی رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی۔
''یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کسی کو تو میری یاد آئی ورنہ شاید میں یہاں بیٹھے بیٹھے اکیلا ہی ختم ہو جاتا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چائے کی پیالی سے چائے کا آخری گھونٹ حلق میں ڈال کر اس نے پیالی کو میز پر رکھ دیا۔ اس دوران گھنٹی مسلسل بج

رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''تنہائی کا ستم رسیدہ، خواب بے دیدہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا تمہیں۔ یہ تم رونے والے انداز میں کیوں بول رہے ہو۔ ایسا کیا کر بیٹھے ہو جو تمہیں بھی رونا پڑ رہا ہے''...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''کیا کروں ڈیئر سوپر۔ اوہ۔ سوری۔ سوپر۔ ہاں سوپر۔ یہ تنہائی بڑی ہی ظالم ہوتی ہے بے درد اور ستم ظریف ہوتی ہے۔ سلیمان گاؤں چلا گیا ہے اور دنیا جیسے مجھے بھی سلیمان کے ساتھ ساتھ یکسر بھول گئی ہے اور اب میں ہوں اور میری یہ تنہائی''...... عمران نے منہ بسورتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا لہجہ ایسے تھا جیسے ابھی بلک بلک کر رو پڑے گا۔

''کیا ہو گیا تمہیں۔ یہ کیا بول رہے ہو۔ اتنے مشکل الفاظ۔ میرا خیال ہے کہ میں بڑی بیگم صاحبہ کو فون کر کے کہہ دوں کہ وہ تمہیں کوٹھی لے جائیں ورنہ تم اس طرح مشکل الفاظ بولتے بولتے ہی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاؤ گے''...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران کی آنکھیں یکلخت اس طرح چاروں طرف گردش کرنے لگیں جیسے سرچ

لائٹس چاروں طرف گھومتی ہیں۔

''ارے۔ تم شادی شدہ ہو۔ اس لئے تم بہتر سمجھ سکتے ہو کہ تنہائی کا کیا مطلب ہے۔ جب سلمٰی بھابھی بچوں سمیت اپنے میکے چلی جاتی ہے تو تمہیں یقیناً اندازہ ہو جاتا ہو گا کہ تنہائی کا زہر کس قدر خطرناک ہوتا ہے اور تم اماں بی کو بتانے کی دھمکی دے رہے ہو تو یہ تنہائی وہ نہیں ہے جو اماں بی کے پاس بیٹھنے سے دور ہو جائے۔ اگر ایسا ہوتا تو کوئی ماں اپنے بیٹے کی شادی نہ کرتی تا کہ اس کی تنہائی دور ہو سکے سمجھے تم''...... عمران کی زباں رواں ہو گئی۔

''اب سمجھا۔ تمہارا کہنے کا یہی مطلب ہے نا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہاری شادی ہو جائے''...... سوپر فیاض نے خود ہی عمران کی ساری بات کا نتیجہ نکالتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ بڑے بھائی۔ یہ شادی کا تنہائی سے کیا تعلق۔ بلکہ اس حالت میں شادی ہونے سے تو تنہائی اور زیادہ بڑھ جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ابھی تم نے خود کہا ہے کہ مائیں اپنے بیٹوں کی شادی تنہائی دور کرنے کے لئے کرتی ہیں اور اب خود ہی بدل رہے ہو۔ کیا تم گرگٹ ہو کہ ہر بار اپنا رنگ بدل لیتے ہو نانسنس''...... سوپر فیاض نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ارے بڑے بھائی صاحب۔ وہ تو میں تمہیں ماں کا نقطہ نظر بتا رہا تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ تمہاری تنہائی کیسے دور ہو سکتی ہے۔ بولو۔ جواب دو مجھے"...... سوپر فیاض اپنی بات کرنے کی بجائے عمران کے چکر میں الجھ گیا تھا۔

"جب جیب بلکہ جیبیں خالی ہوں تو پھر تم بتاؤ کہ تنہائی کس قدر ظالم ہوتی ہے"...... عمران نے آخرکار سیدھی بات کر ہی دی۔

"ہونہہ۔ اب سمجھا۔ تو تم اس چکر میں تھے۔ سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے تھے۔ نانسنس۔ اور سنو میں نے تمام جیبیں بھرنے کا ٹھیکہ نہیں لے رکھا۔ اب بچے بڑے ہو گئے ہیں۔ اور اخراجات پہلے سے کئی گنا بڑھ گئے ہیں اس لئے آئندہ میرے سامنے ایسی بات بھی نہ کرنا اور نہ ہی میں اب کبھی تمہاری مدد کروں گا۔ بھول جاؤ پرانے سوپر فیاض کو"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ آج پہلی بار ایسا آدمی تو ملا جس نے کہا ہے کہ میرے بچے بڑے ہو گئے ہیں ورنہ اب تک تو میں یہی سنتا آیا ہوں کہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ چاہے ان بچوں کی عمریں ساٹھ ساٹھ سال کیوں نہ ہو جائیں۔ رہتے وہ چھوٹے ہی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماں باپ کے لئے بچے ہمیشہ چھوٹے ہی رہتے ہیں چاہے کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہو جائیں"...... سوپر فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مگر تمہارے بچے تو بڑے ہو گئے ہیں نا یا وہ بھی ابھی تک چھوٹے ہی ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تم جو مرضی آئے کہو لیکن میرے پاس اب تمہیں دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے"...... سوپر فیاض نے صاف اور دوٹوک لہجے میں کہا۔

"چلو کچھ نہیں دے سکتے تو دعا تو دے سکتے ہو یا اس کے لئے بھی تمہارے پاس گنجائش نہیں ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ دعا نہیں بلکہ دعائیں۔ اس میں کوئی خرچ تو نہیں آتا وہ جتنی چاہے لے لو"...... سوپر فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ زیادہ نہیں صرف سو دعائیں دے دو۔ میرے لئے اتنی ہی کافی ہیں بس"...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"دے دوں گا۔ پہلے میری بات سن لو"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ایک نہیں سو باتیں سنوں گا تم سنانے والے تو بنو"...... عمران نے کہا۔

"ایک آدمی ہے ہڈسن۔ کیا تم اسے جانتے ہو جو کسی ایگل کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ہاں۔ جانتا ہوں۔ بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ کیوں۔

کیا ہوا ہے“...... عمران نے شرارت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا حالانکہ وہ یہ دونوں نام ہی پہلی بار سن رہا تھا۔

”ہونہہ۔ اب میں تمہیں کیا بتاؤں۔ تم تو جانتے ہو کہ تمہارے ڈیڈی نے ہر وقت کا اور خواہ مخواہ کا میرے گلے میں عذاب ڈال رکھا ہے۔ انہیں نارگا لینڈ کی انٹیلی جنس کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ پاکیشیا میں ایک گروپ جس کا چیف ہڈسن ہے اور جو وہاں ایگل کلب کا جنرل منیجر ہے پاکیشیائی حساس اسلحہ نارگا لینڈ اسمگل کر رہا ہے۔ اسے روکا جائے اور تمہارے ڈیڈی نے نادر شاہی حکم صادر کر دیا ہے کہ دو روز کے اندر اندر اس ہڈسن اور اس کے گروپ کا خاتمہ کیا جائے جبکہ یہاں کسی کو نہ اس کلب کے بارے میں علم ہے اور نہ ہی ہڈسن کے بارے میں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں فون کروں کہ شاید تمہیں اس ہڈسن کا کوئی اتہ پتہ معلوم ہو تا کہ اس عذاب سے جان چھوٹ جائے“...... اس بار سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

”تو تم کیا چاہتے ہو کیا میں ڈیڈی کو فون کر کے یہ کہہ دوں کہ نہ ہی پاکیشیا میں کوئی ہڈسن ہے اور نہ ہی کوئی ایگل کلب“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں۔ اگر تم نے ان سے ایسی بات کی تو وہ تو مجھے فوراً گولی مار دیں گے کہ میں نے تم سے رابطہ ہی کیوں کیا۔ میں نے تو اس لئے فون کیا ہے کہ اگر تم ہڈسن اور ایگل کلب کے بارے میں

جانتے ہو تو مجھے بتا دو۔ میں اس کا خاتمہ کر دوں گا۔ یہ سب ختم ہو گا تب ہی میری جان بچے گی ورنہ نہیں“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”ارے بھائی۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ ہڈسن اور ایگل کلب کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تفصیل بتاؤ“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”سوری۔ سوپر فیاض۔ موجودہ دور ٹوٹل کمرشل دور ہے۔ تم سرکاری افسر ہو اور ہر ماہ سرکار سے تم بھاری تنخواہ لیتے ہو۔ بے شمار الاؤنس لیتے ہو۔ فون اور پٹرول اور دوسری بہت سی چیزیں تمہیں فری مل جاتی ہیں۔ اور مجھے تو تنہائی ہی کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہے۔ میری جیبیں خالی ہیں لیکن تمہاری جیبیں ہر وقت بھری رہتی ہیں اس لئے تمہیں تو یقیناً معلوم نہ ہو گا کہ جن کی جیبیں خالی ہوں ان کے دل و دماغ کو تنہائی کا زہر چمٹ جاتا ہے اور انسان قطعی طور پر ناکارہ ہو کر رہ جاتا ہے کسی کام کا نہیں رہتا“...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

”یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں کچھ کہہ رہا ہوں اور تم کچھ بولے جا رہے ہو۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ جیبیں خالی ہونے کا تنہائی سے کیا تعلق ہے نانسنس۔ جب بھی بولتے ہو بے تکا ہی بولتے چلے جاتے ہو“...... سوپر فیاض نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تمہیں اس تنہائی کا اندازہ ہی نہیں ہوسکتا۔ اگر جیبیں بھری ہوئی ہوں تو آدمی تنہا نہیں ہوسکتا۔ وہ کسی کلب، کسی ہوٹل، کسی میلے یا کسی فنکشن میں چلا جاتا ہے۔ جی بھر کر خرچ کرتا ہے۔ کھاتا پیتا ہے۔ وہاں موجود لوگوں سے گپیں ہانکتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنی تنہائی کا امداد کرتا ہے یا کم از کم کار کی ٹینکی پٹرول سے فل کرا کر لمبی ڈرائیو پر نکل جاتا ہے اور جس کی جیبیں خالی ہوں وہ اپنے گھر سے ہی باہر نہیں نکل سکتا اور بیٹھا تنہائی کے زہر کو چاٹتا رہتا ہے روتا رہتا ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں بھرتا رہتا ہے اور خود کو ہی کوستا رہتا ہے''...... عمران نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہاری جیبیں بھرنے کا ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا ہے نانسنس۔ سمجھے تم۔ اگر تمہاری جیبیں اتنی ہی خالی ہیں اور تم اتنے ہی تنگ ہو رہے ہو تو اپنے ڈیڈی سے کہو کہ وہ تمہارا وظیفہ مقرر کر دیں تاکہ تمہارا گزر بسر ہو سکے۔ میری طرف سے کوئی امید نہ رکھنا تم۔ کہہ دیا ہے بس''...... سوپر فیاض نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''ڈیڈی سے کچھ بھی توقع کرنا فضول ہے۔ ان کے سامنے لاکھ رونا رولو انہوں نے تو کچھ دینا نہیں البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ میں انسپکٹر شاہین خان کو ہڈسن اور ایگل کلب کے بارے میں بتا دوں۔ میں نے سنا ہے کہ ان دنوں اسے ترقی ملنے والی ہے اور یہ انسپکٹر بڑی محنت سے کام کر رہا ہے اور ڈیڈی کئی بار اس کی تعریف کر چکے ہیں

اور یہ انسپکٹر ہاتھ اور دل کا بھی کھلا ہے اور جاگیردار گھرانے سے تعلق رکھتا ہے اس لئے دس بارہ لاکھ روپے اس کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کی اس محنت پر خوش ہو کر ڈیڈی اسے سپرنٹنڈنٹ ہی بنا دیں اور تم اپنے گھر بیٹھے اپنے بڑے ہو جانے والے بچوں کو دوبارہ چھوٹے بنانے کے لئے پیار سے لوریاں سنانا شروع کر دو''...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہوگئی۔

''تم۔ تم مجھے بلیک میل کر رہے ہو۔ سوپر فیاض کو بلیک میل۔ نانسنس۔ تم ہو ہی ازلی بلیک میلر۔ میں تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دوں گا۔ شوٹ کر دوں گا میں تمہیں نانسنس''۔ سوپر فیاض نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ وہ کس جرم میں۔ کیا صرف اس جرم میں کہ میں نے اپنی تنہائی دور کرنے کے لئے تم جیسے دوست سے اپنے دل کی بات کی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم جیسا بلیک میلر باز نہیں آئے گا۔ بلیک میلنگ تمہاری نس نس میں اتر چکی ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ یہ مہینے کی آخری تاریخیں ہیں اور میرے پاس تنخواہ کے ہی ہزار بارہ سو روپے بچے ہوں گے اور ابھی ایک ہفتے بعد تنخواہ ملنی ہے۔ تم بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ بولو۔ جواب دو مجھے''...... سوپر فیاض نے اس بار تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کب کہا ہے کہ تم اپنی تنخواہ میں سے مجھے کچھ دے کر میری تنہائی دور کرو۔ ایک ماہ پہلے اے ڈی وائٹ پلازہ برانچ میں بھابھی سلمیٰ اور تمہارے مشترکہ نام سے ایک کروڑ روپے کا اکاؤنٹ کھولا گیا ہے اور سنا ہے قانون کے مطابق تم نے بنک میں ڈیکلریشن داخل کیا ہے کہ سلمیٰ بھابھی کو اس کے والد کی طرف سے وارثت میں ملنے والی زرعی اراضی فروخت کر کے یہ اکاؤنٹ کھولا گیا ہے۔ مینجر عاصم نثار کو اس پر شک تھا۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ ڈیڈی سے کنفرم کرائے لیکن پھر شاید وہ ڈیڈی کے عہدے سے ڈر گیا اس لئے اس نے مجھے فون کر کے پوچھا کہ سلمیٰ بھابھی کی زرعی اراضی کہاں پر تھی اور کتنی تھی اور اب اتنی بات تو مجھے بھی معلوم ہے کہ سلمیٰ بھابھی کے والد تو ساری عمر ملازمت ہی کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے تو کبھی ایک مرلے کی رہائش گاہ بھی نہیں خریدی۔ لیکن میں نے مینجر عاصم نثار کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ میں ساری تفصیلات معلوم کر کے اسے مہیا کر دوں گا۔ اب تم بتاؤ کہ میں اسے تفصیل مہیا کر دوں یا اس اکاؤنٹ کے بارے میں انسپکٹر شاہین خان کے ذریعے ڈیڈی تک اطلاع پہنچا دوں۔ تم میرے دوست ہو بلکہ بڑے بھائی ہو۔ بتاؤ میں اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔ یقین کرو مجھے یہ سوچ کر ساری ساری رات نیند نہیں آتی کہ اگر ڈیڈی تک اس اکاؤنٹ کی اطلاع پہنچ گئی تو میرے دوست میرے بڑے بھائی کے ساتھ کیا ہو گا

"......عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی۔

"تم جن ہو۔ بھوت ہو۔ جادوگر ہو یا مافوق الفطرت مخلوق ہو۔ بتاؤ تو سہی کہ آخر تم ہو کیا۔ تم سے جس قدر چھپ کر خفیہ کام کیا جائے تمہیں نہ صرف پتہ ہوتا ہے بلکہ اس کی تفصیل بھی معلوم ہوتی ہے"......سوپر فیاض نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ارے۔ اگر میں جن بھوت یا جادوگر ہوتا تو اس طرح تنہائی کا شکار کیوں ہوتا۔ ساری کی ساری دولت چپکے سے تمہارے اور بھابھی کے اکاؤنٹ سے نکال کر اپنے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر نہ کرا لیتا۔ اب کیا کروں ساری دنیا کو معلوم ہے کہ تم جیسا بڑا افسر مجھ جیسا تنہائی کے شکار آدمی کا دوست ہے اس لئے وہ بے چارے تم جیسے بڑے افسر سے تو بات نہیں کر سکتے ہیں اور مجھ جیسے حقیر فقیر سے بڑی آسانی سے بات کر لیتے ہیں"......عمران نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اب تو میں دعا ہی کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے شر سے مجھے بلکہ سب کو ہی بچائے"......سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آمین۔ ثم آمین"......عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سوپر فیاض بھی ہنس پڑا لیکن اس کی ہنسی میں بے بسی کا تاثر نمایاں تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ تمہارے فلیٹ پر"......سوپر فیاض

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ضرور آؤ۔ کم از کم دس لاکھ کا چیک لے کر آنا۔ اس سے کم میں میری تنہائی دور نہیں ہو سکتی"...... عمران نے کہا۔

"دس لاکھ۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ دس لاکھ تمہارے نزدیک کوئی رقم ہی نہیں ہے جو منہ پھاڑ کر مانگ لیتے ہو۔ نانسنس"...... سوپر فیاض نے چیختے ہوئے کہا۔

"اب تم نے چونکہ میرے دماغ کی سلامتی کے بارے میں شک کا اظہار کیا ہے اس لئے اب دماغ کی صحت کے لئے پانچ لاکھ مزید بھی لے آنا۔ اب پندرہ لاکھ سے کم پر بات نہیں ہو گی ورنہ تم خود سوچو کہ انسپکٹر شاہین خان مجھے پندرہ لاکھ آسانی سے دے سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں اسے اور تمہیں دونوں کو گولی مار دوں گا۔ سمجھے۔ میں دس ہزار روپے دے سکتا ہوں۔ اس سے ایک پیسہ بھی زیادہ نہیں دے سکتا بس"...... سوپر فیاض نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دس ہزار کا چیک اپنے دفتر کے باہر کھڑے چپڑاسی کو دے دینا۔ بے چارہ دعائیں دیتا رہے گا کیونکہ جلد ہی تمہیں ان کی ضرورت پڑے گی جب تمہارے اس اکاؤنٹ کے ساتھ ساتھ امباری برانچ میں پچاس لاکھ کا اکاؤنٹ، کلائیڈ برانچ میں اسی لاکھ کے اکاؤنٹ اور جوساری برانچ میں پانچ کروڑ کے اکاؤنٹ کے بارے میں ڈیڈی کو اطلاعات ملیں گی تو پھر دعائیں

ہی تمہارے کام آئیں گی"...... عمران نے شرارت بھرے انداز میں آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تت تت۔ تم۔ تم۔ یہ سب کیا ہے۔ آخر یہ سب کیسے تمہیں معلوم ہو جاتا ہے۔ کیسے۔ آخر کیسے"...... سوپر فیاض کی آواز سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کا دماغ پھٹنے کے قریب پہنچ چکا ہے۔

"ارے۔ میرا سینہ تو اکاؤنٹس کا مدفن ہے۔ ویسے بھی کہا جاتا ہے کہ حساب دوستانہ در دل۔ یعنی دوستوں کے حساب کتاب دلوں میں رہتے ہیں۔ دلوں سے باہر نہیں آتے اور تم تو میرے بڑے پیارے اور عزیز دوست اور بہت بڑے بھائی بھی ہو۔ کیوں ہو نا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک لاکھ کا چیک دے دوں گا۔ اب کیا کروں۔ بس اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا۔ یہ فائنل ہے بالکل فائنل"...... سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ایک ایک لاکھ کے پندرہ یا پندرہ لاکھ کا ایک چیک۔ یہ تم پر منحصر ہے۔ اگر تمہیں دستخط کرنے کا شوق ہے تو پندرہ چیک لیتے آنا اور اگر نہیں تو پھر ایک ہی پندرہ لاکھ کا چیک لکھ لینا۔ جلدی آؤ۔ تنہائی واقعی مجھے بری طرح کاٹ رہی ہے ایسا نہ ہو کہ اس تنہائی میں میرا درد بڑھ جائے۔ درد بڑھ گیا تو چیک کی رقم بھی بڑھنے کا امکان ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر ایک بجے سے پہلے اپنے رہائشی کمرے سے باہر نہیں آتا اس لئے ابھی وہ اپنے کمرے میں ہی ہوگا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”یس باس۔ حکم“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ بتاؤ کہ ایگل کلب جس کا مالک اور جنرل منیجر ہڈسن ہے، کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ایسا تو کوئی کلب یہاں نہیں ہے باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو جبکہ نارگا لینڈ سے سنٹرل انٹیلی جنس کو باقاعدہ اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا دارالحکومت میں ایگل کلب کا مالک اور منیجر ہڈسن انتہائی حساس قسم کے اسلحہ کی سمگلنگ میں ملوث ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نو باس۔ اس نام کا کوئی کلب یہاں نہیں ہے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے کوڈ نام رکھے ہوں۔ اسلحہ اور منشیات کی اسمگلنگ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اصل نام اور ہوتے ہیں اور کوڈ نام اور

ہوتے ہیں اور یہ ہڈسن اور ایگل کلب بھی صرف کوڈ کے لئے استعمال کئے جاتے ہوں“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”تو کیا۔ تمہیں یقین ہے کہ ہڈسن نام کا کوئی آدمی بھی نہیں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”باس۔ یہاں زیر زمین دنیا میں ایک ہی نہیں ایک ہزار ہڈسن ہوں گے لیکن ایسا کوئی ہڈسن نہیں ہے جو کسی کلب کا مالک یا جنرل منیجر ہو“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”مروا دیا تم نے بھائی۔ میں نے سوپر فیاض سے کہہ دیا ہے کہ میں جانتا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ اس کے آنے سے پہلے تم سے پوچھ لوں گا لیکن تم نے تو لٹیا ہی ڈبو دی اب وہ پندرہ لاکھ کا چیک تو کیا جیب سے پندرہ روپے بھی نکال کر نہیں دے گا“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ کو بتا دوں گا کہ اصل صورتحال کیا ہے“...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ہاں ضرور۔ دارالحکومت میں اسلحے سے متعلق جتنے بھی گروپ ہیں سب کو چیک کراؤ“...... عمران نے کہا۔

”لیکن اس میں تو بہت وقت لگے گا باس۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو اسلحہ کے سلسلے میں ہر بات جانتا ہے۔ اسے رقم

دے کر اس سے اصل بات معلوم ہو جائے گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کتنی رقم دینا پڑے گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کم از کم ایک لاکھ روپے تو اسے دینے ہی پڑیں گے۔ باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں یہ رقم دے دی جائے''...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں باس۔ میں نے ان لوگوں کے لئے علیحدہ اکاؤنٹ کھولا ہوا ہے۔ آپ کی طرح میں بھی کنویں کی مٹی کنویں میں ہی برابر کر دیتا ہوں۔ کبھی کبھار میں اس سیکرٹ اکاؤنٹ میں مشینوں کو آپریٹ کر کے دو چار کروڑ روپے جیت کر جمع کرا دیتا ہوں''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ویل ڈن۔ بالکل ٹھیک ہے۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے معلوم کر کے مجھے فلیٹ پر فون کرو''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ اب اسے سوپر فیاض کا انتظار تھا۔

نیلے رنگ کی کار ایک بڑی اور جدید طرز کے رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں رکی اور اس میں سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی باہر آ گئی۔ لڑکی نے جینز کی پینٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کے سر کے سنہری بال بڑے خوبصورت انداز میں تراشے ہوئے تھے۔

اس لڑکی کے دونوں کانوں میں جگمگاتے ہوئے ہیروں کے ٹاپس اور ناک میں بھی ہیرے کی تھلی تھی۔ اس نے لیدر کا ایک بریف کیس کار سے نکال کر نیچے رکھا اور پھر کار کو لاک کر کے وہ بریف کیس اٹھائے بڑے اطمینان بھرے انداز میں تیز تیز قدم اٹھاتی استقبالیہ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''ہیلو مس انازیہ۔ کیسی ہو۔ میری کوئی ڈاک۔ کوئی فون تو نہیں آیا''...... لڑکی نے استقبالیہ پر موجود لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوہ مس مارتھا۔ آپ آ گئیں واپس۔ ایک منٹ۔ میں چیک کر

لیتی ہوں‘‘...... استقبالیہ پر کھڑی لڑکی جسے مس انازیہ کہا گیا تھا، نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سامنے رکھے ہوئے کمپیوٹر کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

’’نو مس مارتھا۔ آپ کے لئے نہ تو کوئی فون آیا ہے اور نہ ہی کوئی ڈاک‘‘...... مس انازیہ نے چند لمحوں بعد اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’او کے۔ ٹھیک ہے۔ گڈ بائی‘‘...... مس مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور بریف کیس اٹھائے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی قریبی لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چوتھی منزل پر اپنے کمرے کے بند دروازے کے سامنے موجود تھی۔ اس نے جیب سے چابی نکالی اور دروازے کے کی ہول میں چابی ڈال کر اسے مخصوص انداز میں گھمایا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔

اس نے چابی نکالی اور پھر بریف کیس اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ یہ لگژری فلیٹ تھا۔ اس کے اندر تین کمرے تھے۔ دو بیڈ روم اور ایک سٹنگ روم۔ مارتھا نے لائٹس آن کیں اور پھر دروازہ لاک کر کے وہ سٹنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے بریف کیس کرسی کے ساتھ فرش پر رکھا اور ایک کرسی پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’یس۔ ماسٹر سپیکنگ‘‘...... رابطہ ہوتے ہی ایک بھاری مردانہ

آواز سنائی دی۔

’’مارتھا بول رہی ہوں۔ باس سے بات کراؤ‘‘...... مارتھا نے نرم لہجے میں کہا۔

’’آپ آ گئی ہیں واپس‘‘...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

’’ہاں۔ ابھی پہنچی ہوں اور فلیٹ سے ہی بول رہی ہوں‘‘۔ مارتھا نے جواب دیا۔

’’او کے۔ ہولڈ کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’یس۔ باس سپیکنگ‘‘...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

’’مارتھا بول رہی ہوں باس‘‘...... مارتھا نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’کیا رپورٹ ہے‘‘...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

’’ڈیل مکمل ہو گئی ہے باس۔ البتہ وہاں نارگا لینڈ میں ہمارا ایک آدمی انٹیلی جنس کی نظروں میں آ گیا اور اسے گرفتار کر لیا گیا لیکن مجھے معلوم ہو گیا جس پر ہیڈلی نے اسے فوری طور پر انٹیلی جنس کی تحویل میں ہی گولی مروا دی لیکن ہیڈلی کو اطلاع مل گئی کہ اس آدمی نے انٹیلی جنس کو بیان دیا ہے کہ انتہائی حساس اسلحہ کی ڈیل پاکیشیا کا ایگل کلب اور اس کا جنرل مینجر ہڈسن کر رہا ہے‘‘...... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر وہ یہاں انٹیلی جنس کو اطلاع بھی دے دیں گے تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہڈسن اور ایگل کلب دونوں کوڈ نام ہیں۔ ان کے اصل ناموں کے بارے میں کوئی نہیں جانتا"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ اسی لئے تو ہم بھی مطمئن ہیں"...... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ تمہیں جو لسٹ مہیا کی گئی تھی اس لسٹ میں درج تمام اسلحہ مل گیا ہے یا نہیں"...... باس نے پوچھا۔

"یس باس۔ سارا اسلحہ مل گیا ہے"...... مارتھا نے جواب دیا۔

"اس کی شپمنٹ کب ہو گی"...... باس نے پوچھا۔

"اس کی شپمنٹ مخصوص ذریعے سے کل ہو جائے گی۔ پھر اسے تھری ایس پہنچا دیا جائے گا"...... مارتھا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ یہ کام ہڈسن کا ہے۔ وہ خود ہی کر لے گا۔ تم فی الحال چند روز ریسٹ کرو۔ اس کے بعد تم نے کاراسیا جانا ہے اور وہاں بھی ایک سپیشل ڈیل کرنی ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ جب آپ حکم دیں گے میں حاضر ہوں"...... مارتھا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ابھی اس ڈیل کے لئے بات چیت ہو رہی ہے۔ اسے مکمل ہونے میں چند روز لگ جائیں گے۔ تب تک تم ریسٹ کرو۔ پھر تم سے بات ہو گی۔ اوکے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو

مارتھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے نیچے پڑا ہوا بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک فائل نکال کر وہ اٹھی اور بیڈ روم میں گئی اور وہاں دیوار پر موجود ایک تصویر ہٹا کر دیوار پر اپنی دائیں ہتھیلی رکھ کر دبائی تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ایک طرف کو ہٹ گئی۔

اب وہاں ایک سیف موجود تھا۔ اس نے سیف کھول کر اس کے نچلے خانے میں موجود فائلوں کے اوپر اس فائل کو رکھا اور دوسرے خانے میں پڑی ہوئی کرنسی نوٹوں کی گڈیوں میں سے چار پانچ گڈیاں نکال کر باہر رکھیں اور پھر سیف بند کر کے اس نے بائیں ہتھیلی کو سائیڈ دیوار پر رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ اس نے تصویر اٹھا کر واپس اس کی جگہ پر لٹکائی اور پھر گڈیاں اٹھا کر وہ واپس سٹنگ روم میں آ گئی۔

سٹنگ روم کی الماری کھول کر اس نے گڈیاں الماری کے ایک خانے میں رکھ کر الماری بند کر دی اور پھر بریف کیس اٹھا کر وہ سائیڈ پر موجود ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے بریف کیس الماری کے نچلے خانے میں رکھا اور دوسرا لباس نکال کر وہ واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واش روم سے باہر آئی تو اس کا نہ صرف ہیئر سٹائل بدلا ہوا تھا بلکہ اس نے لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔ یہ مقامی لباس تھا۔

اس پر اس نے ایک خوبصورت لیڈیز جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

ایک الماری سے اس نے شراب کی بوتل اور گلاس نکالا اور سائیڈ میز پر انہیں رکھ کر خود کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ریموٹ کنٹرول نکالا اور اس کی مدد سے سامنے کونے میں موجود ٹی وی آن کر دیا۔ پھر اس نے بٹن دبا کر اپنا پسندیدہ چینل ٹی وی پر ٹیون کیا اور پھر ریموٹ کنٹرول رکھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور شراب گلاس میں ڈال کر اس نے بوتل کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس میز پر رکھا اور گلاس اٹھا کر اس نے شراب سپ کرنی شروع کر دی۔

اس کی نظریں ٹی وی پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اس نے گھونٹ گھونٹ شراب پی کر گلاس ختم کیا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ٹی وی کی آواز بند کر دی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ مارتھا بول رہی ہوں''...... مارتھا نے کہا۔

''ریونڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو مارتھا بے اختیار چونک پڑی۔

''ریونڈ تم۔ کیسے فون کیا ہے''...... مارتھا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ایک رپورٹ دینی ہے''...... ریونڈ کی آواز آئی۔

''کیا رپورٹ ہے''...... مارتھا نے پوچھا۔

''ایک آدمی ہڈسن اور ایگل کلب کے بارے میں پوچھتا پھر رہا

ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارتھا بے اختیار اچھل پڑی۔

''اوہ اوہ۔ کون ہے وہ آدمی اور کس سے پوچھ رہا تھا''۔ مارتھا نے حیران ہو کر کہا۔

''مجھ سے پوچھنے آیا تھا۔ میں نے تو انکار کر دیا کہ ایسا تو کوئی کلب یہاں نہیں ہے لیکن میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ وہ آدمی انتہائی خطرناک ہے اس لئے تم اپنے باس کو اطلاع کر دو''...... ریونڈ نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ خطرناک سے تمہارا کیا مطلب ہے''۔ مارتھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس کا نام ٹائیگر ہے اور زیر زمین دنیا کے بڑے بڑے بدمعاشوں میں اس کا شمار کیا جاتا ہے۔ انتہائی تیز طرار، ذہین اور فعال آدمی ہے''...... ریونڈ نے کہا۔

''ایسے تو سب ہوتے ہیں۔ یہ کیا بات ہوئی۔ کھل کر بات کرو ریونڈ''...... مارتھا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے دنیا کے خطرناک ترین آدمی علی عمران سے ہے اور عمران ایسا آدمی ہے جو اگر کسی کے پیچھے لگ جائے تو سمجھ لو کہ اس کا خاتمہ یقینی ہو جاتا ہے''...... ریونڈ نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ لیکن ہمارا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ اسلحے کا بزنس تو سیکرٹ سروس کے دائرہ

کار میں نہیں آتا''...... مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''علی عمران کا والد سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہے اور بیورو کا سپرنٹنڈنٹ فیاض اس کا گہرا دوست ہے اور ویسے بھی یہ علی عمران فری لانسر ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسے ہر پرائے پھڈے میں ٹانگ اڑانے کی عادت ہے۔ اس لئے وہ تمہارے خلاف بھی کام کر سکتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر وہ اس معاملے میں واقعی سیرئیس ہو گیا تو پھر ایگل کلب تو کیا، ہڈسن بھی اس کی نظروں سے زیادہ دیر تک چھپا نہ رہ سکے گا اور وہ ہر بات کی جڑ تک پہنچ جائے گا پھر سارا معاملہ ختم سمجھو''...... ریونڈ نے کہا۔

''اوہ۔ پھر اب مجھے کیا کرنا چاہئے''...... مارتھا نے کہا۔

''کچھ نہیں۔ تم اپنے چیف کو اطلاع دے دو۔ وہ خود ہی سب کچھ کر لے گا''...... ریونڈ نے کہا۔

''اوکے۔ میں اطلاع کر دیتی ہوں''...... مارتھا نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ماسٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''مارتھا بول رہی ہوں۔ اپنے فلیٹ سے۔ باس سے بات کراؤ''...... مارتھا نے کہا۔

''اچھا۔ ہولڈ کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد باس کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''مارتھا بول رہی ہو باس''...... مارتھا نے کہا۔

''کیوں کال کی ہے''...... باس کا لہجہ سرد تھا اور مارتھا نے ریونڈ کی کال آنے سے لے کر اس سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے بتا دی۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ نارگا لینڈ حکومت نے یہاں سنٹرل انٹیلی جنس کو اطلاع دے دی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''باس۔ ریونڈ تو اس علی عمران نامی آدمی سے بے حد خوفزدہ نظر آ رہا تھا''...... مارتھا نے کہا۔

''ہاں۔ وہ درست کہہ رہا ہے۔ یہ علی عمران دنیا کا خطرناک ترین آدمی ہے لیکن ہمارا یہ کاروبار سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا اس لئے لامحالہ یہ کام سپرنٹنڈنٹ فیاض کا ہو گا۔ وہ عمران کا دوست ہے۔ اس نے اس سے بات کی ہو گی''...... باس نے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے باس''...... مارتھا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہڈسن کی اس سپرنٹنڈنٹ سے سیٹنگ ہے۔ وہ خود ہی اسے ہینڈل کر لے گا اس

طرح یہ معاملات خودبخود ختم ہو جائیں گے''...... باس نے کہا۔

''باس۔ جو ڈیل آ رہی ہے اسے ہڈسن نے آگے پہنچانا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس ہڈسن کی وجہ سے یہ ڈیل ہی خطرے میں پڑ جائے''...... مارتھا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں پورے سیٹ اپ کو انڈر گراؤنڈ کر دیتا ہوں اور یہ سپلائی بھی اب ہڈسن کی بجائے دوسرا گروپ کرے گا۔ عمران سے بچنے کے لئے یہ سب بہت ضروری ہے ورنہ سب کچھ اوپن ہو جائے گا اور میں نہیں چاہتا کہ ہمارا کام شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے''...... باس نے کہا۔

''اگر آپ اجازت دیں تو میں خود اس سپیشل سپلائی کو مکمل کرا دوں''...... مارتھا نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں مارتھا۔ ایسا سوچو بھی مت۔ تم جس کام میں ماہر ہو بس وہیں تک رہو۔ تم اگر سامنے آ گئی تو پھر ہمارا پورا بزنس ہی ختم ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو۔ یہ کام آسانی سے ہو جائے گا اور اگر زیادہ خطرہ محسوس ہوا تو اس ہڈسن کو ہی آف کر دیا جائے گا تاکہ کوئی خطرہ ہی باقی نہ رہے۔ میں اس معاملے میں کوئی رسک لینا پسند نہیں کروں گا''...... باس نے کہا۔

''اوکے باس''...... مارتھا نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور مارتھا نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ

دیا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک حیرت اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران کا نام پہلی بار اس نے سنا تھا اور پہلے جس انداز میں ریونڈ نے اور پھر جس انداز میں باس نے بات کی تھی اور جس طرح وہ ہڈسن جیسے اپنے آدمی کو آف کرنے پر تیار ہو گیا تھا ان سب باتوں نے اس کو تجسس میں مبتلا کر دیا تھا۔

''حیرت ہے۔ آخر کون ہے یہ علی عمران۔ آخر انسان ہی ہو گا۔ باس اسے ہلاک کرنے کی بجائے اپنے ہی آدمی کو مارنے پر تل گیا ہے۔ حیرت ہے۔ واقعی حیرت ہے''...... مارتھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ٹیری کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مارتھا بول رہی ہوں۔ جیفرے سے بات کراؤ''...... مارتھا نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہیلو۔ جیفرے بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''مارتھا بول رہی ہوں جیفرے''...... مارتھا نے کہا۔

''اوہ۔ مارتھا تم۔ کل میں نے فون کیا تھا لیکن تم نے کال اٹنڈ ہی نہیں کی تو میں سمجھ گیا کہ تم کہیں باہر گئی ہوئی ہو گی''......

جیفرے نے کہا۔

”تم استقبالیہ پر معلوم کر لیتے تو تمہیں بتا دیا جاتا کہ میں ملک سے باہر گئی ہوئی تھی۔ ٹوائے بزنس کے سلسلے میں۔ آج ہی واپس آئی ہوں“...... مارتھا نے کہا۔

”تو پھر آ جاؤ۔ کال کیوں کر رہی ہو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں تمہارا ہر وقت منتظر رہتا ہوں“...... جیفرے نے کہا تو مارتھا بے اختیار ہنس پڑی۔

”میں نے بھی آتے ہی تمہیں فون کیا ہے۔ رات کو آؤں گی تاکہ کچھ تفریح بھی ہو سکے۔ ویسے ایک بات تو بتاؤ کیا تم کسی علی عمران کو جانتے ہو جو سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے“...... مارتھا نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم نے یہ نام کہاں سے سن لیا“...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص آدمی ہے یہ۔ ویسے میں نے سنا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے“...... مارتھا نے کہا۔

”ویری بیڈ مارتھا۔ رئیلی ویری بیڈ۔ یہ کسی عام سے آدمی کا نام نہیں ہے بلکہ عفریت کا نام ہے۔ ایک بھیانک عفریت۔ اگر یہ تمہارے سیٹ اپ کے پیچھے لگ گیا تو فوری طور پر اپنی جان بچاؤ اور ملک سے باہر چلی جاؤ ورنہ یہ پاتال سے بھی تمہیں کھینچ نکالے گا۔ اس سے بچ کر بھاگ جاؤ۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ میری

بات کا یقین کرو میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ آدمی نہیں خوفناک عفریت ہے“...... جیفرے نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”ارے۔ ارے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ تم تو اس سے واقعی بے حد خوفزدہ ہو۔ میں تو فیئر بزنس کرتی ہوں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا امپورٹ ایکسپورٹ بزنس سے تعلق ہے۔ ٹوائے بزنس سے۔ میں آرڈر بک کرتی ہوں“...... مارتھا نے کہا۔

”مجھے سب معلوم ہے مارتھا۔ یہ باتیں کسی اور سے کیا کرو۔ بہرحال یہ آدمی دنیا کا خطرناک ترین آدمی ہے اس لئے اپنی جان بچا سکو تو بچا لو اور سنو۔ اب جب تک تمہاری پوزیشن کلیئر نہ ہو جائے تم نے میرے کلب میں بھی نہیں آنا۔ گڈ بائی“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارتھا اس طرح رسیور کو دیکھنے لگی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ جیفرے یہ بات کر کے اس طرح فون بھی آف کر سکتا ہے۔

اسے معلوم تھا کہ جیفرے ڈرگ بزنس کے چند بڑوں میں سے ایک ہے اور بین الاقوامی سطح پر اس کا کاروبار ہے اور وہ مافیا ٹائپ کی ایک بین الاقوامی تنظیم سے بھی منسلک ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اس کا بوائے فرینڈ بھی تھا لیکن اس عمران کا نام سنتے ہی اس نے جو انداز اپنایا تھا اس نے اسے حیرت زدہ کر دیا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مارتھا بول رہی ہوں"...... مارتھا نے کہا۔

"ماسٹر بول رہا ہوں مارتھا"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... مارتھا نے کہا۔

"باس سے بات کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارتھا۔ باس بول رہا ہوں"...... باس کی آواز سنائی دی۔

"یس باس"...... مارتھا نے کہا۔

"تم ایئر پورٹ پہنچ جاؤ۔ وہاں چارٹرڈ طیارہ تیار ہے۔ تم اور ہڈسن دونوں نے ایکریمیا جانا ہے اور اس وقت تک وہیں رہنا ہے جب تک میں تمہیں دوبارہ کال نہ کروں"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"مگر باس"...... مارتھا نے کچھ کہنا چاہا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل گئیں۔

"مارتھا۔ میں چاہتا تو ریونڈ کی طرح تمہیں بھی ہلاک کرا دیتا اور یہ میرے لئے تمہیں کہیں بھیجنے سے زیادہ آسان تھا لیکن تمہاری خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے تمہیں ایکریمیا بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آدھے گھنٹے کے اندر ایئر پورٹ پہنچ جاؤ۔ فیلر وہاں موجود ہوگا۔ اسے اپنے کاغذات دے دینا۔ وہ فوری طور پر سارے انتظامات مکمل کر دے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ لیکن ریونڈ کو ہلاک کیوں کیا گیا ہے"...... مارتھا

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ ان لوگوں کی نظروں میں آ گیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارتھا نے رسیور رکھا اور بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور اپنی روانگی کی تیاری کرنے میں مصروف ہو گئی۔ اس کے ذہن میں بار بار باس کی بات آ رہی تھی کہ اس کے لئے اسے ہلاک کرا دینا زیادہ آسان تھا۔ وہ اب واقعی خوفزدہ دکھائی دینے لگی تھی۔

عمران بدستور اپنے فلیٹ میں بیٹھا میگزین پڑھنے میں مصروف تھا لیکن اس کے کان دروازے کی طرف لگے ہوئے تھے کیونکہ سوپر فیاض نے آنا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کون ہے''...... عمران نے اپنی عادت کے مطابق پوچھا۔

''دروازہ کھولو''...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی غصیلی آواز سنائی دی تو عمران نے لاک کھول دیا۔

''نجانے یہ سلیمان کہاں مر جاتا ہے۔ تم نے اسے واقعی سر پر چڑھا رکھا ہے''...... سوپر فیاض نے اندر داخل ہوتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ نہ سلام نہ دعا۔ بس آتے ہی لٹھ مار دی اور تھانیدارانہ رویہ اختیار کر لیا۔ سلیمان گاؤں گیا ہوا ہے۔ اماں بی نے

کچھ چیزیں اس کے گاؤں کی بیواؤں کو بھجوانی تھیں اس لئے اسے بھیجا گیا ہے۔ اس کام کے لئے ہمیشہ وہی جاتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ پھر تم یہ دروازہ کھول کر رکھا کرو۔ خواہ مخواہ تمہاری پریڈ ہو جاتی ہو گی''...... سوپر فیاض نے سٹنگ روم میں آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''تم پریڈ کی بات کر رہے ہو۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ جب بھی تم اپنے فلیٹ پر آؤ تمہارے اعزاز میں گارڈ آف آنر دیا جائے۔ ویسے ایک بات بتاؤ۔ اپنے ہی فلیٹ کے بند دروازے کی گھنٹی بجاتے ہوئے تمہیں عجیب سا تو لگتا ہو گا''...... عمران نے فلاسک میں سے چائے پیالی میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''میں نے اب اسے اپنا فلیٹ سمجھنا ہی چھوڑ دیا ہے''...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو پھر کب میرے نام ٹرانسفر لیٹر بھجوا رہے ہو تاکہ میں شہر میں سینہ تان کر چلوں کہ میں اس فلیٹ کا اکلوتا مالک ہوں اس سے سوپر فیاض کا کوئی تعلق نہیں ہے اور''...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھا کر سوپر فیاض کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ڈیڈی ملک کے بڑے جاگیرداروں میں سے ایک ہیں اور تم ان کے اکلوتے بیٹے ہو۔ آخرکار تم نے ہی اس جاگیر کا مالک بننا ہے۔ ان کا سب کچھ تمہارا ہی تو ہو جانا ہے''...... سوپر

فیاض نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''ارے ارے۔ اب بس وہ نام کی جاگیر رہ گئی ہے۔ ڈیڈی نے اس کا ایک ٹرسٹ بنا دیا ہے اور اب جاگیر کی آدھی آمدنی اس ٹرسٹ کے ذریعے اس علاقے کے رہنے والے غریب لوگوں کو دی جاتی ہے۔ باقی آدھی رقم اماں بی کو مل جاتی ہے اور وہ بھی اماں بی کے ذریعے غریب غرباء تک پہنچ جاتی ہے باقی رہی سہی جاگیر پر ابھی ڈیڈی گزارہ کر رہے ہیں۔ میرے حصے میں تو کچھ بھی نہیں ہے''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ پھر تو تم پر واقعی ظلم کیا گیا ہے۔ آخر تم کب تک اس طرح زندگی گزارو گے''...... سوپر فیاض نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''جب تک فیاض زندہ ہے اور اس کی فیاضی قائم ہے۔ ہم جیسے ضرورت مند بھوکے نہیں مر سکتے۔ کیوں۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے پہلے تو بے اختیار ایک طویل سانس لیا پھر پھیکی سی ہنسی ہنس پڑا۔

''یوں کہوں کہ جب تک مجبور زندہ ہیں تم جیسے بلیک میلر بھوکے نہیں مر سکتے''...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''دس بنکوں میں اکاؤنٹ کھول کر بھی اگر تم مجبور ہو تو پھر اس ملک کی عوام کو کیا کہو گے جو صرف دکانوں کے بورڈ ہی پڑھ سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہرحال چھوڑو اور مجھے بتاؤ کہ کہاں ہے یہ ہڈسن اور ایگل کلب''...... اکاؤنٹ کی بات ہوتے ہی سوپر فیاض نے فوراً ہی موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

''پہلے بتاؤ کہ میرے لئے چیک لے آئے ہو یا نہیں۔ سچ بتانا''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لے آیا ہوں لیکن پہلے تم مجھے اس بارے میں بتاؤ۔ پھر چیک دوں گا ورنہ نہیں''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے سامنے انسپکٹر شاہین خان کو فون کر دوں۔ پھر دیکھو وہ کیسے ایک کی بجائے دو چیک اٹھائے آئے گا اور ایک تم ہو جو اپنے بھائی جیسے دوست پر اعتماد نہیں کر رہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اس انسپکٹر شاہین خان کو واقعی گولی مار دوں گا اور اس کی موت کا ذمہ دار تمہیں قرار دے دوں گا''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''مار دو۔ میرا اس سے کیا تعلق۔ میرا تعلق تو تم سے ہے پھر تم مجھ پر اس کا الزام کیسے تھوپ سکتے ہو''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے جیب سے چیک بک نکالی اور اسے سامنے رکھ کر اس نے جیب سے قلم بھی نکال لیا۔

''پندرہ لاکھ کا چیک لکھنا''...... عمران نے کہا۔

''صرف ایک لاکھ کا۔ بس۔ یہ آخری بات ہے اس سے زیادہ منہ کھولا تو یہ ایک لاکھ بھی نہیں ملے گا''...... سوپر فیاض نے کہا۔

”بس پھر مجھے نہیں چاہئے۔ تم اسے اپنے پاس رکھو۔ میں منیجر کو کہہ دوں گا کہ وہ اکاؤنٹ کی تصدیق ڈیڈی سے کرا لے۔ میں اس معاملے سے باہر ہو جانا پسند کروں گا“...... عمران نے کہا۔

”مم۔مم۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ تم اب ناقابل برداشت ہوتے جا رہے ہو۔ قطعی ناقابل برداشت“...... سوپر فیاض نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب مجھے واقعی چیک نہیں چاہئے۔ بس اسے واپس جیب میں رکھ لو اور چائے پیو۔ کہو تو تمہارے لئے باہر جا کر کسی دکاندار سے ادھار سنیکس لے آؤں“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا اب تم سب کچھ مجھے بغیر چیک کے بتاؤ گے“...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

”تم مجھ پر اعتماد نہیں کر رہے اور بداعتمادی مجھے پسند نہیں ہے۔ ویسے بھی ابھی تک مجھے علم نہیں ہے کہ یہ ہڈسن اور ایگل کلب کہاں ہے“...... عمران نے کہا۔

”ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم سیدھے اپنے ڈیڈی کے پاس پہنچ جاؤ گے اور پھر مجھے خودکشی کرنا پڑے گی۔ ٹھیک ہے۔ میں لکھ دیتا ہوں پندرہ لاکھ کا چیک۔ اب میری قسمت ہی خراب ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں“...... سوپر فیاض نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے چیک لکھا اور اسے چیک بک سے علیحدہ کر کے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر چیک کو دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

”یہ ہوئی نا بات۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم کب ریٹائر ہو رہے ہو“...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

”ریٹائر۔ کیا مطلب۔ یہ بات تم نے کیوں کی ہے۔ میں کیوں ہونے لگا ریٹائرڈ“...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس لئے کہ جس کے بچے بڑے ہو جائیں اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اس کی ریٹائرمنٹ قریب آ گئی ہے اور تم نے خود کہا تھا کہ تمہارے بچے اب بڑے ہو چکے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”تمہارے ڈیڈی تمہارے جوان ہونے کے باوجود اگر ابھی تک اپنے عہدے سے ریٹائر نہیں ہو رہے تو تم مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو یا مجھے ریٹائر کرانے کا کیوں سوچ رہے ہو“...... سوپر فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ڈیڈی کو حکومت خود ہی ملازمت میں توسیع دے دیتی ہے حالانکہ ڈیڈی کی بے حد خواہش ہے کہ اب وہ بوڑھے ہو چکے ہیں اس لئے انہیں واقعی ریٹائر کر دیا جائے لیکن حکومت مانتی ہی نہیں“...... عمران نے کہا۔

”رہنے دو۔ یہ سب باتیں ہیں۔ اس دور میں بھلا کس کا دل چاہتا ہے کہ اتنے بڑے عہدے سے ریٹائر ہونے کو“...... سوپر

فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا عہدہ تو اتنا بڑا نہیں ہے اس لئے تم تو آسانی سے ریٹائر ہو جاؤ گے۔ بولو۔ کب تک ہو رہے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''آخر تم میری ریٹائرمنٹ کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔ تم نے چیک لے لیا ہے۔ اب بولو کہاں ہے ہڈسن اور ایگل کلب''...... سوپر فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ابھی مجھے خود علم نہیں ہے اس لئے تو تم سے پوچھ رہا تھا کہ کب ریٹائر ہو رہے ہو تاکہ ریٹائرمنٹ سے پہلے میں معلوم کر کے تمہیں بتا سکوں کہ ہڈسن اور ایگل کلب کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا تم سنجیدگی سے یہ بات کہہ رہے ہو''...... سوپر فیاض کا چہرہ یکلخت پتھرا سا گیا تھا۔

''مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''نکالو میرا چیک واپس کرو۔ نکالو۔ تم بے ایمان، بلیک میلر ہو۔ نکالو چیک۔ جھوٹے''...... سوپر فیاض نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''واہ۔ بڑی خوبصورت اور جامع اصطلاح ہے۔ بے ایمان، بلیک میلر۔ واہ۔ جواب نہیں تمہارا۔ اس کا تو مطلب ہے کہ ایمان دار بلیک میلر بھی ہوتے ہیں۔ واہ۔ لطف آ گیا تمہاری زبان دانی

کا''...... عمران نے کہا۔

''میں کہہ رہا ہوں میرا چیک واپس کرو۔ ابھی اسی وقت۔ لاؤ دو مجھے۔ بس''...... سوپر فیاض نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''پھر تم مجھ سے تو نہیں پوچھو گے کہ ہڈسن اور ایگل کلب کہاں ہے اور وہ اراضی کہاں ہے جو فروخت کر کے بنک میں اکاؤنٹ کھولا گیا تھا''...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ سوپر فیاض کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بے ایمان، جھوٹا بلیک میلر بقول سوپر فیاض بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔ رسیور اٹھانے سے پہلے اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''ارے۔ واہ۔ میں نے تو لاؤڈر کا بٹن بھی بے خیالی میں پریس کر دیا ہے۔ چلو ٹھیک ہے۔ چیک تو وصول کر ہی چکا ہوں۔ اب کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بہرحال بتاؤ۔ کہاں ہے وہ ایگل کلب ورنہ سوپر فیاض ابھی اپنے سرکاری ریوالور سے مجھے شہادت کے درجے پر فائز کرنے کے لئے پوری طرح سے تیار بیٹھا ہے''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''باس۔ گول بازار میں ایک چھوٹا سا کلب ہے جس کا نام زیرو

کلب ہے۔ اسے کوڈ میں ایگل کلب کہا جاتا ہے اور اس کا مالک ایرک ہے اور ایرک کا کوڈ نام ہڈسن ہے‘‘...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

’’ویل ڈن۔ یہ بتاؤ کہ کیا یہ معلومات حتمی ہیں‘‘......عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’یس باس۔ یہ معلومات حتمی ہیں۔ ایرک بین الاقوامی اسلحہ ریکٹ کا آدمی ہے اور دنیا بھر سے انتہائی حساس اسلحہ اس ریکٹ کے ذریعے خرید کر کافرستان اور پاکیشیا کے شمالی علاقوں اور بہادرستان کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ پاکیشیا میں اس ریکٹ کا مین آدمی یہی ایرک ہے‘‘...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’او کے۔ ٹھیک ہے۔ ہاں۔ یہ بتاؤ کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم نے پچھلے دنوں ایک ادارے کا وزٹ کیا تھا جہاں معذور افراد کو مصنوعی اعضاء غیر ممالک سے منگوا کر مفت دیئے جاتے ہیں تا کہ معذور افراد اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس۔ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا تھا تو میں خود وہاں گیا تھا تا کہ حتمی معلومات حاصل ہو سکیں اور وہاں واقعی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی استطاعت کے مطابق وہاں عطیہ دیا اور واپس آ گیا لیکن آپ کو کس نے بتایا ہے باس‘‘...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’روزی راسکل نے‘‘...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا سوپر

فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

’’اوہ۔ اس کو کیسے معلوم ہو گیا اور اس نے آپ کو فون کیوں کیا ہے‘‘...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اس کا خیال تھا کہ تم نے خفیہ شادی کر رکھی ہے اور چونکہ تم بے حد ظالم ٹائپ آدمی ہو اس لئے تم نے اپنی بیوی کا بازو اور ہڈیاں توڑ دی ہوں گی اس لئے اب تم مصنوعی اعضاء خریدتے پھر رہے ہو‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’باس۔ آپ مجھے پلیز اجازت دے دیں‘‘...... ٹائیگر کے لہجے میں غصہ عود کر آیا تھا۔

’’تا کہ تم روزی راسکل کی ہڈیاں توڑ سکو اور پھر اس ادارے سے اتنی قیمت کے مفت مصنوعی اعضاء لے آؤ جتنا تم نے عطیہ دیا ہے‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’باس۔ اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں‘‘...... ٹائیگر نے بے بس سے لہجے میں کہا۔

’’میرے پاس سوپر فیاض کا پندرہ لاکھ کا چیک موجود ہے۔ آ کر لے جاؤ اور سوپر فیاض کے نام سے اسے وہاں جمع کرا کر اس کی رسید سوپر فیاض کو پہنچا دینا تا کہ سوپر فیاض کے ساتھ صحیح معنوں میں دوستی نبھائی جا سکے۔ اس کی دنیا تو تباہ ہو رہی ہے کچھ عاقبت ہی سنوار جائے‘‘...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”تم۔ تم۔ چیک اس ادارے کو دے دو گے۔ اتنی بھاری مالیت کا۔ کیا مطلب“...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ عمران پندرہ لاکھ روپے بھی کسی فلاحی ادارے کو عطیہ دے سکتا ہے۔

”تم اسے بھاری مالیت کا چیک کہہ رہے ہو۔ صرف پندرہ لاکھ روپے۔ تم سے زیادہ تو سلیمان وہاں رقم جمع کراتا ہے۔ تم تو پھر سنٹرل انٹیلی جنس بیورو میں سپرنٹنڈنٹ ہو تمہارے لئے بھلا یہ رقم کیا حیثیت رکھتی ہے۔ تمہیں تو چاہئے کہ تم پندرہ لاکھ کی بجائے پندرہ کروڑ کا چیک عطیہ کرو تاکہ تمہاری عاقبت مکمل طور پر سدھر جائے اور تم نیکو کاروں میں شامل ہو جاؤ“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سلیمان۔ کیا مطلب۔ سلیمان کے پاس اتنی رقم کہاں سے آ گئی“...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

”ظاہر ہے اماں بی اور ڈیڈی سے لے آتا ہو گا۔ وہ ان کا لاڈلا ہے اور اماں بی کی نظروں میں وہ غریبوں کا بے حد ہمدرد ہے اس لئے اور بھی لاڈلا بن گیا ہے اور اماں بی کے ساتھ ساتھ ڈیڈی بھی اس پر بے حد اعتماد کرتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”چھوڑو ان باتوں کو اور مجھے بتاؤ کہ کیا ٹائیگر نے درست بتایا ہے“...... سوپر فیاض نے شاید موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ وہ کم از کم مجھ سے غلط بیانی نہیں کر سکتا۔ لیکن ایک

بات سن لو۔ اگر تم نے اس ہڈسن سے بھی پندرہ لاکھ وصول کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہیں بذات خود اس مصنوعی اعضاء فراہم کرنے والے ادارے میں جانا پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”تم نے مجھے اس قدر گھٹیا سمجھ رکھا ہے۔ نانسنس“...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور چند لمحوں بعد عمران کو دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے میز پر رکھی ہوئی کتاب دوبارہ اٹھائی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر آیا ہو گا۔ اس نے کتاب کو بند کر کے دوبارہ میز پر رکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کون ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ٹائیگر ہوں باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے دروازہ کھول دیا۔ سلام دعا کے بعد وہ دونوں سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔

”یہ لو چیک۔ اسے جمع کرا دینا“...... عمران نے جیب سے سوپر فیاض کا دیا ہوا چیک نکال کر ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ میں ابھی جا کر جمع کرا دیتا ہوں“...... ٹائیگر نے جواب دیا اور چیک کو ایک نظر دیکھ کر اس نے اسے تہہ کر کے جیب میں رکھ لیا۔

''باس۔ کیا واقعی روزی راسکل نے آپ کو بتایا تھا لیکن اسے کیسے علم ہو گیا''...... ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جھجکتے ہوئے کہا۔

''کیا تم روزی راسکل سے ملتے رہتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں باس۔ بس کبھی کبھار اتفاقاً اس سے ملاقات ہو جاتی ہے اور بس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''مجھے سلیمان نے بتایا تھا۔ وہ اماں بی سے رقم لے کر اس ادارے میں جمع کرانے گیا تھا تو اس نے وہاں رجسٹر میں تمہارا نام بھی عطیہ دینے والوں کی لسٹ میں دیکھا تھا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

''تھینک یو باس۔ اب مجھے اجازت دیں''...... اس بار ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''روزی راسکل بنیادی طور پر اچھی لڑکی ہے اس لئے اس پر غصہ کرنے کی ضرورت نہیں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور عمران نے ایک بار پھر میز پر رکھی ہوئی کتاب اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر اس نے کتاب ختم کی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''فیاض بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

''ارے پندرہ لاکھ دینے کے باوجود بول رہے ہو۔ لگتا ہے نیکی کے کاموں کے لئے تمہارے دل میں ہمدردی جاگ اٹھی ہے تم مزید پندرہ لاکھ کا چیک دینا چاہتے ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''بکواس مت کرو۔ اور میری بات سنو''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''سناؤ۔ پندرہ لاکھ کا چیک دے کر تم مجھے کھری کھری بھی سناؤ گے تو مجھے برا نہیں لگے گا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''وہ ہڈسن یا ایرک تو کلب میں موجود نہیں ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ وہ ایک ماہ کے لئے ایکریمیا چلا گیا ہے۔ میں نے اس کی آفس کی تلاشی لی ہے۔ ہمیں وہاں پر ایک خفیہ سیف سے ایک فائل ملی ہے جس کے مطابق یہ لوگ واقعی انتہائی حساس اسلحے کو ڈیل کرتے ہیں اس لئے اس کے عملے کو گرفتار کر کے کلب کو سیل کر دیا گیا ہے''...... سوپر فیاض نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''تو پھر مجھے کیوں فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے کیا''...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایک تو میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تم یہ بات معلوم کراؤ کہ یہ ایرک ایکریمیا میں کہاں ہو گا تاکہ ایکریمین انٹیلی جنس کو اطلاع دے کر اسے وہاں گرفتار کرایا جا سکے اور دوسری بات یہ کہ اس فائل کے ساتھ ایک اور فائل بھی ملی ہے اور یہ فائل پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر افتخار حیدر کی ہلاکت کی منصوبہ بندی کے متعلق ہے اور اس میں ایک نام ریڈ اسپائیڈر بھی لکھا ہوا ہے۔ اب پتہ نہیں کہ یہ کسی کلب کا نام ہے یا کسی تنظیم کا۔ اس فائل کے آخر میں صرف ایک لائن درج ہے کہ منصوبے کو کامیابی سے مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس کے نیچے دو ہفتے پہلے کی تاریخ بھی لکھی ہوئی ہے“...... سوپر فیاض نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ یہ فائل کہاں ہے“...... عمران نے کہا۔

”میرے پاس ہے“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”اور تم کہاں سے بول رہے ہو“...... عمران نے کہا۔

”میں اپنے آفس سے بول رہا ہوں“...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

”تم یہ فائل میرے فلیٹ پر بھجوا دو“...... عمران نے کہا۔

”ضرور دوں گا لیکن ایسے نہیں“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”تو کیسے دو گے بڑے بھائی“...... عمران نے کہا۔

”یہ بتاؤ کہ فائل کی کتنی رقم دو گے“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سوپر فیاض اب

اس سے بدلہ لینا چاہتا ہے۔

”معاوضہ تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف، ڈیڈی کی معرفت دے گا۔ میں نے تو صرف اسے اطلاع دینی ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”ارے۔ ارے۔ ٹھیک ہے۔ میں بھجوا دیتا ہوں فائل۔ لیکن اس ایرک کا کیا ہو گا“...... سوپر فیاض نے چیف کا نام سن کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم ڈیڈی کو رپورٹ دے دو۔ ڈیڈی خود ہی معلوم کرا لیں گے۔ ویسے ائیر پورٹ سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”ائیر پورٹ سے معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ وہاں سے رپورٹ ملی ہے کہ ایرک ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا گیا ہے۔ ائیر پورٹ سے جو کاغذات ان کے بارے میں ملے ہیں ان کے مطابق اس لڑکی کا نام مارتھا ہے اور مرد کا نام ایرک ہے لیکن دونوں کا پتہ یہاں پاکیشیا کا ہی تھا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ ایکریمیا میں کہاں گئے ہیں“...... سوپر فیاض نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم فائل مجھے بھجوا دو۔ میں چیف کو بھجوا دوں گا۔ اگر چیف نے اس کیس پر کام کرایا تو پھر خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ یہ ایرک کہاں گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

"پھر مجھے بتا دینا تاکہ میں تمہارے ڈیڈی کو تفصیلی رپورٹ دے سکوں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"انہیں بتا دو کہ وہ ایکریمیا فرار ہو گیا ہے۔ ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"او کے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہ بزبان خود کا کیا مطلب ہوا"...... سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جیسے لکھنے کے بعد جب دستخط کئے جاتے ہیں تو لکھا جاتا ہے بقلم خود۔ یعنی میں نے اپنے قلم سے دستخط کئے ہیں کسی سے مانگ کر قلم نہیں لیا۔ اس طرح بزبان خود کا مطلب ہے کہ میں اپنی زبان سے ہی بول رہا ہوں کسی سے ادھار نہیں لی ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم بولو گے تو اپنی زبان سے ہی۔ دوسرے کی زبان سے کیسے

بول سکتے ہو"...... سر داور نے کہا۔

"میں تو آپ کی زبان سے بھی بول سکتا ہوں"...... عمران نے اس بار سر داور کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ ٹھیک ہے تم بول سکتے ہو۔ تم واقعی بول سکتے ہو۔ بہرحال بتاؤ کیوں کال کی ہے"...... سر داور اپنی آواز اور لہجہ سن کر حقیقتاً بوکھلا گئے تھے۔

"کوئی سائنس دان ہیں ڈاکٹر افتخار حیدر۔ جن کا شاید دو ہفتے پہلے انتقال ہوا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں انہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر افتخار حیدر اینٹی میزائل سسٹم میں اتھارٹی تھے۔ وہ اچانک ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ ان کی ہلاکت پاکیشیا کے لئے بہت بڑا نقصان اور المیہ ہے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... سر داور نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ایک فائل ملی ہے جس میں ڈاکٹر افتخار حیدر کو ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی تھی اور اس کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ مشن مکمل کر لیا گیا ہے اور نیچے دو ہفتے پہلے کی تاریخ درج ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر افتخار حیدر کی ہلاکت کے بارے میں ڈاکٹروں نے باقاعدہ چیک کر کے رپورٹ دی ہے کہ انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ وہ اپنے گھر میں تھے کہ اچانک ان

کی طبیعت بگڑ گئی۔ وہ گھر میں اکیلے تھے کیونکہ ان کی فیملی کسی فنکشن میں دارالحکومت سے باہر گئی ہوئی تھی۔ انہوں نے خود فون کر کے ڈاکٹر کو کال کیا لیکن جب ڈاکٹر وہاں پہنچا تو تب تک ان کا انتقال ہو چکا تھا پھر حکومت نے باقاعدہ ان کا پوسٹ مارٹم کرایا جس سے پتہ چلا کہ وہ واقعی زبردست ہارٹ اٹیک کا شکار ہو گئے تھے''...... سر داور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جس سسٹم پر وہ کام کر رہے تھے اس کا کیا ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ بند ہو گیا ہے کیونکہ وہ خود ہی اس اینٹی میزائل سسٹم کے خالق تھے۔ البتہ ان کا فارمولا باقاعدہ ریسرچ کونسل نے پاس کیا اور پھر حکومت کی طرف سے اس پر کام شروع ہو گیا لیکن ان کی وفات کے بعد چیکنگ کی گئی تو لیبارٹری میں ان کا فارمولا موجود نہ تھا۔ ریسرچ کونسل کے پاس جو فارمولا تھا وہ بھی غائب تھا۔ ان کی رہائش گاہ کو بھی چیک کیا گیا لیکن وہاں بھی فارمولا موجود نہ تھا اس لئے مجبوراً اس منصوبے کو ہی ڈراپ کرنا پڑا۔ حکومت کا کثیر سرمایہ بھی ضائع ہو گیا لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے اس لئے سب خاموش ہو گئے''...... سر داور نے کہا۔

''کیوں خاموش ہو گئے۔ فارمولا غائب ہونے کا مطلب ہے کہ سازش ہوئی ہے۔ آپ کو اس بارے میں ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع دینی چاہئے تھی''...... عمران نے کہا۔

''دی تھی اطلاع اور ملٹری انٹیلی جنس نے تحقیقات بھی کی تھیں۔ اس کے نتیجے میں یہی معلوم ہوا کہ لیبارٹری سے فارمولا بھی ڈاکٹر افتخار حیدر خود اپنے ساتھ لے گئے تھے اور انہوں نے ریسرچ کونسل سے بھی فارمولا خود منگوا لیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس فارمولے میں کوئی خامی سامنے آئی ہے جسے وہ درست کر کے فارمولا واپس کر دیں گے۔ چونکہ فارمولا ان کا ہی تھا اس لئے کسی نے اعتراض بھی نہیں کیا۔ اس کے بعد وہ فوت ہو گئے اور ملٹری انٹیلی جنس نے رپورٹ دی ہے کہ ان کی رہائش گاہ سے ایسے آثار ملے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے دونوں فارمولے خود ہی جلا دیئے تھے۔ شاید انہیں فارمولا مکمل نہ ہونے کا دکھ تھا اور وہ اس سے مایوس ہو گئے تھے''...... سر داور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اس سسٹم کی اور بھی کوئی اہمیت تھی یا اس پر حکومت کا صرف لاکھوں روپیہ ہی خرچ ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران بیٹے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اسرائیل اور ایکریمیا میزائل سازی میں سب سے آگے ہیں اور یہ حتمی اطلاع ملی ہے کہ اسرائیلی سائنس دانوں نے ایسا اٹیمک میزائل تیار کیا ہے جو جدید ترین اینٹی میزائل سسٹم کو بھی کراس کر سکتا ہے اور یہ بھی اطلاعات ملی ہیں کہ کافرستان بھی اسرائیل سے اس میزائل کے جسے کوڈ میں ہارڈ بلاسٹر میزائل کہا جاتا ہے، حصول کے لئے کوشش کر رہا ہے اور ڈاکٹر افتخار حیدر نے اس ہارڈ بلاسٹر میزائل کے خلاف انتہائی مؤثر اینٹی میزائل

سسٹم کا فارمولا تیار کیا تھا اور ریسرچ کونسل نے اسے اس لئے کامیاب قرار دیا تھا کہ واقعی یہ سسٹم ہارڈ بلاسٹر میزائل کو بھی تباہ کر سکتا تھا اور اسی لئے حکومت نے اس کی تیاری کا فیصلہ کیا تھا لیکن ابتدائی مراحل میں ہی معاملہ ختم ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر افتخار حیدر فوت ہو گئے اور فارمولے غائب ہو گئے''..... سر داور نے جواب دیا۔

''اس کا صریحاً یہی مطلب نکلتا ہے کہ ڈاکٹر افتخار حیدر کو سازش کے تحت ہلاک کیا گیا ہے اور فارمولے بھی غائب کئے گئے ہیں۔ آپ نے سر سلطان کو رپورٹ دے کر چیف تک یہ بات پہنچائی تھی''..... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''میرا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ سب کچھ تو وزارت ایڈوانس سائنس اینڈ ریسرچ کے تحت ہو رہا تھا''..... سر داور نے جواب دیا۔

''یہ وزارت کب قائم ہوئی ہے''..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''تقریباً چھ ماہ پہلے۔ ڈاکٹر اشفاق الرحمٰن اس کے پہلے وزیر ہیں''..... سر داور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ شکریہ''..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اگر سوپر فیاض اس فائل کے بارے میں نہ بتاتا تو لامحالہ اس کا علم اسے بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا

ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کون ہے''..... عمران نے پوچھا۔

''میں انسپکٹر کریم ہوں جناب۔ سوپر فیاض صاحب نے بھیجا ہے مجھے''..... باہر سے آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھول دیا۔ سامنے ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا۔ عمران اسے پہچانتا تھا۔

''آؤ انسپکٹر کریم۔ اندر آ جاؤ''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ عمران صاحب۔ میں نے ایک ریڈ پر جانا ہے۔ سوپر فیاض صاحب نے فائل بھجوائی ہے۔ یہ آپ لے لیں''..... انسپکٹر کریم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک پیکٹ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''اوکے۔ میری طرف سے اپنے سوپر کا شکریہ ضرور ادا کر دینا''..... عمران نے کہا تو انسپکٹر کریم بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ ان کے لئے یہ لفظ کہہ سکتے ہیں عمران صاحب۔ ہم نہیں۔ اللہ حافظ''..... انسپکٹر کریم نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مڑ کر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر واپس آ کر اس نے پیکٹ کھولا۔ اس میں ایک فائل موجود تھی۔ عمران نے فائل کھولی اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں صرف دو کاغذ تھے جن پر گو ویسے تو مکمل تفصیل درج تھی لیکن بنیادی بات یہی تھی کہ ڈاکٹر افتخار

حیدر کو اغوا کر کے اس سے فارمولا حاصل کر کے اسے جلا دیا جائے اور آخر میں صرف دو لائنیں لکھی ہوئی تھیں کہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر افتخار حیدر ہلاک ہو چکا ہے اور فارمولے جلا دیئے گئے ہیں۔ اس کے نیچے ہڈسن نام کے شخص کے دستخط اور دو ہفتے پہلے کی تاریخ درج تھی۔ اس فائل میں واقعی ریڈ اسپائیڈر کا نام بھی درج تھا لیکن واقعی یہ پتہ نہ چل رہا تھا کہ یہ کوئی تنظیم ہے یا کسی کلب کا نام ہے۔ اس نے فائل بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں''......عمران نے کہا۔

''اوہ عمران صاحب۔ اب تو آپ نے دانش منزل آنا ہی چھوڑ دیا ہے''...... اس بار بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز اور لہجے میں کہا۔

''دانش منزل آنے کے لئے دانش کی ضرورت پڑتی ہے اور کہا تو یہی جاتا ہے کہ دانش مطالعے سے ہی ملتی ہے اس لئے ایک ہفتے سے دانش کے حصول میں کوشاں ہوں لیکن اب پتہ چلا ہے کہ دانش کتابوں سے نہیں بلکہ فائلوں سے بھی مل جاتی ہے''......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''فائلوں سے۔ کیا مطلب''...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے سوپر فیاض کے فون سے لے کر فائل ملنے اور

اس میں درج تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ یہ تو انتہائی اہم معاملہ ہے۔ لیکن کیا واقعی فارمولے جلا دیئے گئے ہوں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ صرف ڈاجنگ کے لئے لکھا گیا ہے اور شاید ڈاجنگ کے لئے ہی ڈاکٹر افتخار حیدر کی رہائش گاہ میں بھی کاغذ جلائے گئے ہوں گے ورنہ یہ بات حلق سے نیچے نہیں اترتی کہ اس ٹائپ کے فارمولے حاصل کر لینے کے بعد انہیں اس طرح سے جلا کر راکھ کر دیا جائے''......عمران نے کہا۔

''بہرحال اس کی تحقیقات تو ہونی چاہئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ تم ایسا کرو کہ ٹیم کے ذریعے ائیر پورٹ سے اس ایرک اور اس کی ساتھی لڑکی مارتھا کے کاغذات منگواؤ اور پھر ان دونوں کی رہائش گاہیں چیک کراؤ۔ اس کے ساتھ ساتھ زیرو لائن پر یہ کاغذات ایکریمیا میں مائیکل کو بھجوا دو تا کہ وہاں سے وہ ان دونوں کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کر سکے''......عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر اس نے عقبی الماری سے ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے

اسے آن کیا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ ایرک کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ فوری طور پر ایک لڑکی مارتھا کے ہمراہ چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا چلا گیا ہے۔ سوپر فیاض نے ایرک کے آفس سے ایک فائل ٹریس کی ہے۔ یہ فائل حکومت کی طرف سے سیکرٹ سروس کے چیف کو بھجوائی گئی ہے۔ اس فائل کے مطابق ایک سائنس دان ڈاکٹر افتخار حیدر کو ہلاک کیا گیا ہے۔ اس فائل میں ایک نام ریڈ اسپائیڈر کا بھی لکھا ہوا ہے۔تم معلوم کر کے بتاؤ کہ یہ ریڈ اسپائیڈر یہاں کوئی تنظیم ہے یا کوئی خفیہ کلب ہے اور دوسری بات یہ کہ ائیر پورٹ سے اس لڑکی مارتھا کے کاغذات کی نقول حاصل کر کے اس کا سراغ لگاؤ کہ یہ لڑکی مارتھا کون ہے اور یہ کیوں فرار ہوئی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا

ہوں۔ کیا دربار شاہی میں مجھ حقیر پر تقصیر بندہ ناداں کو عرض کرنے کی اجازت مل سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں اور آپ کو کون روک سکتا ہے عمران صاحب۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ وبرکاۂ۔ آپ کی خیریت نیک دختر، اختر۔ اوہ سوری۔ نیک اختر تو شاید دختر کے بعد بولا جاتا ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"وعلیکم اسلام و رحمتہ اللہ وبرکاۂ ۔تم دختر اختر وغیرہ کو چھوڑو۔ اصل بات کرو کیونکہ میرے پاس وقت نہیں ہے"...... سر سلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"ارے۔ تو کیا ہوا جناب۔ وقت کا میرے پاس بہت بڑا سٹاک وافر مقدار میں ہے۔ آپ کو جتنا وقت چاہئے آپ مجھ سے خرید لیں۔ یقین کریں آپ کو وقت ہول سیل ریٹ پر فروخت کیا جائے گا اور منافع بھی نہیں لیا جائے گا"...... عمران نے وقت کی خرید و فروخت پر کاروباری انداز میں بات کرنا شروع کر دی تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سر سلطان واقعی بے حد مصروف ہوں گے۔ اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ سر سلطان کے نمبر

پریس کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ ہوتے ہی پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ۔ میں نے انہیں چیف کا خصوصی پیغام دینا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا پیغام ہے"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"حکومت نے نئی وزارت ایڈوانس سائنس اینڈ ریسرچ بنائی ہے جس کے وزیر اشفاق الرحمٰن ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں"...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"چیف کو اس وزارت کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی کیوں"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

"یہ انتظامی معاملات ہیں اس لئے ایسے معاملات کا چیف سے کیا تعلق"...... سر سلطان نے بھی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف کو رپورٹ ملی ہے کہ اس وزارت کے تحت کام کرنے

والے سائنس دان ڈاکٹر افتخار حیدر کو ہلاک کیا گیا ہے اور اسرائیل اور ایکریمیا کے ہارڈ بلاسٹر میزائل کے خلاف اینٹی میزائل سسٹم کے فارمولے اڑا لئے گئے ہیں اس لئے وزارت ایڈوانس سائنس نے یہ پراجیکٹ ہی بند کر دیا ہے۔ اس پر پاکیشیا کے کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں اور اس کے علاوہ اس اینٹی میزائل سسٹم کے بغیر پاکیشیا ہر وقت اسرائیل، ایکریمیا اور کافرستان کے ان ہارڈ بلاسٹر میزائلوں کی زد میں رہے گا کیونکہ اس وزارت کی رپورٹ کے مطابق کافرستان نے بھی اسرائیل سے یہ میزائل حاصل کرنے کے لئے رابطہ کیا تھا۔ یہ ساری کارروائی ہوتی رہی لیکن چیف تک اس کی کوئی رپورٹ نہیں پہنچائی گئی اور کسی ڈاکٹر کی رپورٹ پر اکتفاء کر لیا گیا کہ ڈاکٹر افتخار حیدر ہارٹ اٹیک سے ہلاک ہوئے ہیں"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہوتا چلا گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے تو اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... سر سلطان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیا ان وزیر صاحب اور اس وزارت کے اعلیٰ حکام کو پاکیشیا کا یہ قانون نہیں بتایا گیا کہ ایسے معاملات کو وہ آپ کے نوٹس میں لے آئیں تاکہ آپ اسے چیف کے نوٹس میں لا سکیں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"بتایا تو گیا تھا لیکن نئے لوگ ہیں شاید انہیں خیال نہیں رہا ہو گا"...... اس بار سر سلطان نے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"آپ اور آپ کی وزارت تو نئے لوگوں پر مشتمل نہیں ہے۔ آپ نے انہیں اس قانون پر عمل کرنے کے لئے کیوں سرکاری طور پر پابند نہیں کیا جبکہ یہ ثقافت اور کلچر کی وزارت نہیں تھی۔ ایڈوانس سائنس اینڈ ریسرچ کی وزارت تھی جس نے پاکیشیا کی سلامتی اور تحفظ کے مہنگے پراجیکٹ پر عمل درآمد کرنا اور کرانا ہے کیا آپ اتنا بھی نہیں سمجھتے ہیں"...... عمران کا لہجہ مزید سخت ہو گیا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ یہ میری کوتاہی ہے اور میں اس کے لئے ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں"...... سر سلطان نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو سزا ملنے سے پاکیشیا کے جو مفادات مجروح ہوئے ہیں وہ درست ہو جائیں گے۔ یہ سزا دینے یا نہ دینے کا مسئلہ نہیں ہے سر سلطان صاحب۔ پاکیشیا کی سلامتی اور تحفظ کا مسئلہ ہے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس دن رات اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھے ملک کی سلامتی اور تحفظ کے لئے جدوجہد کرتی رہتی ہے تو آپ جو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں آپ کو بھی ان معاملات میں چوکنا رہنا چاہئے۔ اب چیف کا پیغام سن لیں۔ اس کیس کی انکوائری ملٹری انٹیلی جنس نے کی ہے۔ اس کی تفصیلی رپورٹ اور فائل آپ چیف کے نمائندے کو اس کے فلیٹ پر بھجوا دیں گے اور چیف کا یہ پیغام بھی سن لیں کہ اگر آپ نے استعفیٰ دیا یا استعفیٰ دینے کی دھمکی دی تو اسے بھی پاکیشیا کے مفادات کے

خلاف سمجھا جائے گا اس بات کو ذہن میں اچھی طرح سے بٹھا لیں یا اسے چیف کا حکم سمجھ لیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے مزید کوئی بات کہے بغیر رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا لیکن جلد ہی اس نے خود کو نارمل کر لیا۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ سر سلطان کس قدر محب الوطن ہیں اور وہ اس اہم ترین پوسٹ پر کس طرح دن رات کام کر کے پاکیشیا کے مفادات کی نگہبانی کرتے ہیں۔ سر سلطان واقعی انتہائی مصروف ہو سکتے ہیں اور بہرحال ان کی مصروفیت ذاتی مفاد کے لئے نہیں ہو گی پاکیشیا کے مفاد کے لئے ہی ہو گی۔ اس لئے وہ ان پر بھلا کیا غصہ کرتا۔

مارتھا ناراک کے ایک ہوٹل کے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھی گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں شراب سے بھرا ایک گلاس تھا جسے وہ چسکی چسکی پی رہی تھی۔

مارتھا کو پاکیشیا سے یہاں آئے ہوئے آج تیسرا روز تھا۔ پاکیشیا سے ایرک کے ساتھ وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن پہنچی تھی اور پھر ایرک یہاں سے علیحدہ ہو گیا تھا جبکہ مارتھا نے ائیر پورٹ سے باس کو فون کیا اور اس سے اجازت لی کہ وہ ولنگٹن کی بجائے ناراک میں رہنا چاہتی ہے کیونکہ یہ اس کا پسندیدہ شہر ہے تو باس نے اسے اجازت دے دی اور وہ وہیں سے ایک لوکل فلائٹ کے ذریعے یہاں ناراک میں آ گئی تھی۔

گو اس کا موڈ تو یہی تھا کہ وہ یہاں خوب دل بھر کر تفریح کرے گی لیکن یہاں پہنچنے کے بعد اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کسی خوفزدہ چوہیا کی طرح کسی بل میں چھپنے کے لئے یہاں آئی تھی۔

اس سوچ اور احساس نے اس کا سارا مزہ غارت کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ جب سے یہاں آئی تھی کمرے سے باہر نہ نکلی تھی۔ اس نے کھانا بھی اپنے کمرے میں ہی منگوا لیا تھا۔ البتہ چیف کو فون کر کے اس نے بتا دیا تھا کہ وہ کس ہوٹل کے کس کمرے میں ہے۔

''ہونہہ۔ آخر یہ صورتحال کب تک رہے گی اور میں کب تک خوفزدہ چوہیا کی طرح اس بل میں چھپ کر بیٹھی رہوں گی۔ اس طرح تو میں کچھ بھی نہیں کر سکوں گی''...... اچانک مارتھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اسے اس بات کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ مارتھا بول رہی ہوں''...... مارتھا نے کہا۔

''چیف بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف''...... مارتھا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مارتھا یہ بتاؤ کہ پاکیشیا میں ڈاکٹر افتخار حیدر کو تم نے کور کیا تھا یا ایرک نے''...... چیف نے پوچھا۔

''اسے میں نے کور کیا تھا باس۔ البتہ اس کے احکامات ایرک نے دیئے تھے۔ کیوں باس۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس ایرک نے انتہائی حماقت کا ثبوت دیا ہے مارتھا۔ اس نے

اس مشن کی فائل احکامات کے مطابق جلانے کی بجائے اپنے سیف میں رکھ دی تھی اور یہ فائل سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ کے ہاتھ لگ گئی اور جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران تک پہنچ گئی ہے اور اب وہاں تمہاری اور ایرک کی تلاش کے ساتھ ساتھ اس ڈاکٹر افتخار حیدر کی ہلاکت اور ان کے فارمولوں کے بارے میں بھی تحقیقات ہو رہی ہے اور خاص طور پر ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں بھی''...... چیف نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن میری تلاش کیوں ہو رہی ہے باس۔ میں تو کبھی ایرک سے وہاں نہیں ملی۔ اس سے میرا رابطہ صرف فون پر ہی ہوتا رہا تھا۔ پہلی بار میری ملاقات اس سے ائیر پورٹ پر ہی ہوئی ہے بس''...... مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم دونوں چونکہ چارٹرڈ طیارے پر اکٹھے ایکریمیا گئے تھے اور انہوں نے ایرک کے بارے میں ائیر پورٹ سے چیکنگ کی تو تم بھی ساتھ ہی ان کی نظروں میں آ گئی ہو''...... باس نے جواب دیا۔

''لیکن میرے بارے میں وہ کچھ بھی معلوم نہیں کر سکتے باس۔ کیونکہ ڈاکٹر افتخار حیدر پر میں نے اس انداز میں جال ڈالا تھا کہ وہ یا تو میرے فلیٹ میں خود آتا تھا یا مجھے اس وقت اپنی رہائش گاہ پر بلاتا تھا جب وہ اکیلا ہوتا تھا۔ آخری روز بھی جب میں وہاں گئی وہ

وہاں اکیلا تھا اور چونکہ وہ میرے کہنے پر دونوں فارمولے لے آیا تھا کیونکہ وہ میرے لئے پاگل ہو رہا تھا لیکن میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ اس کی خواہش اس وقت پوری ہو سکتی ہے جب وہ ان فارمولوں کی کاپی مجھے دے گا اور ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی تھی کہ کاپی میں خود کراؤں گی تاکہ میری تسلی ہو جائے۔ پہلے تو وہ میری بات ماننے پر تیار نہ تھا لیکن جب میں نے اس پر اپنے مخصوص حربے استعمال کئے تو وہ مجبور ہو گیا۔ میں نے اسے اپنی ٹرانس میں لیا تھا اور پھر میں نے اسے ایک مخصوص کیمیکل کا انجکشن لگا دیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا تو میں نے ان دونوں فارمولوں کی اپنے مخصوص کیمرے سے فلم بنائی اور پھر ہدایات کے مطابق دونوں فارمولوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اس کے بعد میں خاموشی سے واپس آ گئی۔ نہ مجھے کسی نے جاتے دیکھا اور نہ ہی آتے دیکھا۔ اس زہر کی وجہ سے اسے ہارٹ اٹیک کا کیس سمجھا گیا اور مزید کنفرمیشن اس لئے ہو گئی کہ انجکشن لگتے ہی اس کی حالت بگڑنے لگی تو اس نے خود ہی ڈاکٹر کو فون کر دیا لیکن پھر وہ ہلاک ہو گیا۔ میں نے اس ڈاکٹر کے آنے سے پہلے اپنا کام مکمل کیا اور عقبی گلی سے نکل گئی۔ میرے بارے میں تو انہیں کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا''...... مارتھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہ ساری تفصیل تمہاری رپورٹ پڑھ کر پہلے سے معلوم ہے لیکن چونکہ اب تم سامنے آ گئی ہو تو اب یہی ہو سکتا ہے کہ تم

آئندہ واپس پاکیشیا نہیں جاؤ گی''...... باس نے کہا۔
''وہ کیوں باس''...... مارتھا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
''اس لئے کہ تم ریڈ اسپائیڈر کی ایجنٹ ہو اور ریڈ اسپائیڈر کی تنظیم کسی کے سامنے نہیں آنا چاہتی۔ اریک کو ہلاک کر دیا گیا ہے کیونکہ صرف وہی جانتا تھا کہ تم ریڈ اسپائیڈر کی ایجنٹ ہو اور اس نے فائل کو نہ جلا کر حکم کی خلاف ورزی کی تھی اس لئے اسے موت کی سزا دے دی گئی ہے''...... باس نے کہا۔
''اوہ باس۔ کیا یہ لوگ اس قدر خطرناک ہیں''...... مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''تمہارے تصور سے بھی زیادہ خطرناک ہیں یہ لوگ مارتھا۔ تمہیں بھی اریک کے ساتھ ہی ہلاک کیا جا سکتا تھا لیکن تمہاری کارکردگی اور ذہانت نے ریڈ اسپائیڈر کے سپر چیف کو تمہارے بارے میں مختلف فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ البتہ اب تم مستقل طور پر اپنا چہرہ اور ہیئر سٹائل وغیرہ تبدیل کر لو گی۔ تمہارا نام بھی نیا ہو گا اور کاغذات بھی نئے ہوں گے۔ تمہارے چہرے کی باقاعدہ سرجری کی جائے گی تاکہ تمہارا چہرہ مستقل طور پر تبدیل کر دیا جائے۔ اس کے لئے تم تیار رہنا۔ ایک گھنٹے بعد ایک آدمی راجر تمہارے پاس آئے گا اور وہ یہ سارے کام کرے گا۔ اپنی زندگی بچ جانے پر شکر ادا کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارتھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

رسیور رکھ دیا لیکن اریک کو ہلاک کر دینے کی بات سن کر اس کے چہرے پر ہلکا سا پسینہ آ گیا تھا۔
''حیرت ہے کہ چیف اور سپر چیف سب ان لوگوں سے اس قدر خوفزدہ ہیں۔ آخر وہ لوگ ہیں کون۔ کیا وہ جن بھوت ہیں یا پھر جادوگر''...... مارتھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک گھنٹے بعد راجر آ گیا۔ وہ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بیگ تھا۔
''مادام۔ میں نے آپ کا چہرہ بدلنا ہے۔ آپ کس قسم کا چہرہ پسند کریں گی''...... راجر نے بیگ کی سائیڈ سے ایک البم نکال کر مارتھا کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ مارتھا نے اس البم کو کھولا تو اس میں مختلف لڑکیوں کے چہروں کی تصاویر تھیں اور پھر ایک تصویر دیکھ کر وہ رک گئی کیونکہ یہ چہرہ واقعی اس کا آئیڈیل چہرہ تھا۔
''کیا تم میک اپ کرو گے''...... مارتھا نے راجر سے پوچھا۔
''مادام۔ یہ مخصوص ٹائپ کا میک اپ ہے جس میں سرجری بھی شامل ہے۔ آپ کو تکلیف نہیں ہو گی لیکن کم از کم دو گھنٹوں تک آپ اس کمرے سے باہر نہ جا سکیں گی۔ اس کے بعد چاہے آپ کے چہرے کو کسی بھی میک اپ واشر سے چیک کیا جائے وہ اصل ہی رہے گا''...... راجر نے بدستور مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
''او کے۔ تو پھر یہ چہرہ بنا دو۔ کیا بن جائے گا یہ چہرہ''...... مارتھا نے اس تصویر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ آپ کا چہرہ دیکھنے کے بعد ہی میں نے یہ البم آپ کو دکھائی ہے۔ اس البم میں جتنے چہرے ہیں وہ آپ کے بنائے جا سکتے ہیں۔ اگر آپ کے خدوخال ان چہروں سے مختلف ہوتے تو میں دوسری ٹائپ کی البم آپ کو دکھاتا"...... راجر نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم تو واقعی اس معاملے میں ماہر ہو۔ کیا فلم انڈسٹری میں کام کرتے رہے ہو"...... مارتھا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام۔ میرا اپنا کلینک ہے۔ بے شمار خواتین بھاری فیسیں دے کر اپنے خدوخال مجھ سے ٹھیک کراتی ہیں"...... راجر نے جواب دیا تو مارتھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر راجر نے اسے کرسی پر بٹھا کر اپنا بیگ کھولا اور پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ مارتھا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

راجر نے اس کے چہرے کی کھال میں مخصوص انجکشن لگائے تھے اس لئے اسے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو رہی تھی۔ راجر تقریباً دو گھنٹوں تک کام کرتا رہا اور مارتھا کا چہرہ پٹیوں سے ڈھک سا گیا۔ صرف اس کی آنکھوں کی پتلیاں ہی پٹیوں سے باہر تھیں۔

"او کے مادام۔ آپ نے جو چہرہ پسند کیا تھا اب آپ اس چہرے کی مالک ہیں۔ البتہ آپ نے دو گھنٹوں تک کمرے سے باہر نہیں جانا۔ دو گھنٹوں بعد آپ پٹیاں اتار دیں گی اور چہرے کو واش کر لیں گی اور بس"...... راجر نے کہا تو مارتھا نے اثبات میں سر

ہلا دیا کیونکہ اس کے منہ اور ناک پر بھی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں لیکن پٹیاں اس انداز میں بندھی ہوئی تھیں کہ وہ آسانی سے سانس لے سکتی تھی۔ راجر نے اپنا سامان سمیٹا اور پھر خاموشی سے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد مارتھا کرسی سے اٹھی اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ پھر اس نے اسی طرح خاموش بیٹھے بیٹھے دو گھنٹے گزار دیئے۔ دو گھنٹے بعد اس نے واش روم میں جا کر جب پٹیاں اتاریں اور چہرے کو واش کیا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا۔ راجر واقعی اپنے فن میں ماہر تھا۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ ایسی تبدیلی۔ یہ راجر تو واقعی کوئی جادوگر معلوم ہوتا ہے"...... مارتھا نے کہا اور پھر وہ واش روم سے باہر آئی تو اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"کون ہے"...... مارتھا نے دروازے کے قریب پہنچ کر کہا۔

"راجر ہوں مادام"...... باہر سے راجر کی آواز سنائی دی تو مارتھا نے دروازہ کھول دیا اور راجر اندر داخل ہوا۔ اب اس کے ہاتھ میں پہلے سے مختلف بیگ تھا۔

"آپ نے دیکھا ہے اپنا چہرہ مادام"...... راجر نے غور سے مارتھا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے تو کمال کر دیا ہے۔ تم واقعی جادوگر ہو۔ بہت بڑے جادوگر۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا

ہے۔ تم نے تو مجھے مکمل طور پر ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن''...... مارتھا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''آپ کا شکریہ مادام۔ ویسے آپ میری واپسی پر حیران ہوں گی۔ میں اسی لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی اس نئے چہرے کی تصویر لے جاؤں تاکہ آپ کے نئے کاغذات تیار ہو سکیں۔ آپ اپنا کیا نام پسند کریں گی''...... راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا کیمرہ نکال لیا۔

''اگر نام بدلنا ضروری ہے تو پھر میرا نیا نام سارتھا ہو گا۔ یہ میری بہن کا نام تھا جو روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی تھی اور ہماری آپس میں بے حد دوستی تھی''...... مارتھا نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ کرسی پر بیٹھ جائیں تاکہ میں آپ کی تصویر بنا سکوں''...... راجر نے کہا تو مارتھا کرسی پر بیٹھ گئی اور راجر نے کیمرے سے اس کی مختلف انداز میں تصاویر بنانا شروع کر دیں۔

''اوکے مادام۔ اب سے دو گھنٹے بعد آپ کو نئے کاغذات مل جائیں گے۔ سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے لیکن چونکہ کمرہ آپ کے سابقہ نام سے بک ہے اس لئے یہ پیکٹ بھی آپ کے سابقہ نام پر ہی آئے گا''...... راجر نے کیمرہ واپس بیگ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... مارتھا نے کہا تو راجر اسے سلام کر کے واپس چلا گیا۔ مارتھا نے دروازہ بند کیا اور پھر کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں

بعد وہ اٹھی اور دوبارہ واش روم میں چلی گئی۔ وہ بار بار اپنا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ اسے اپنا یہ چہرہ اجنبی سا محسوس ہو رہا تھا۔

''ہونہہ۔ اب یہ میرا مستقل چہرہ ہے اور پہلے سے بہتر ہے ۔اب میں پہلے سے زیادہ ینگ لگ رہی ہوں اور حسین بھی''...... تھوڑی دیر بعد مارتھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر واش روم سے نکل کر واپس آ کر اس نے ٹی وی آن کر دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد ایک بار پھر دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو اس نے ٹی وی آف کیا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''کون ہے''...... مارتھا نے پوچھا۔

''سپیشل کوریئر سروس مادام''...... باہر سے ایک اجنبی سی آواز سنائی دی تو مارتھا نے دروازہ کھول دیا۔ باہر یونیفارم میں ملبوس ایک آدمی موجود تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔ اس نے پیکٹ مارتھا کی طرف بڑھا دیا۔

''اس پر دستخط کر دیں''...... اس آدمی نے کہا اور ساتھ ہی رسید بک اور بال پوائنٹ بھی مارتھا کی طرف بڑھا دیا۔ مارتھا نے دستخط کر کے رسید بک واپس کر دی۔

''تھینک یو مادام''...... اس آدمی نے بال پوائنٹ واپس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ سلام کر کے واپس چلا گیا تو مارتھا نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ کر اس نے پیکٹ کھولا۔ پیکٹ میں

اس کی نئی تصویروں پر مبنی کاغذات تھے۔ اس کا نام سمارتھا درج تھا اور کاغذات کی رو سے وہ ایکریمیا کی شہری تھی اور ایکریمیا کی ریاست ہیگرڈر کی ایک یونیورسٹی میں پڑھاتی تھی۔ کاغذات کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی سیاحتی ادارے کی طرف سے ایک تصدیق شدہ سیاحتی کارڈ بھی تھا۔ وہ کافی دیر تک ان کاغذات کو غور سے دیکھتی رہی۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے انہیں میز پر رکھ دیا۔

"یہ واقعی میرا نیا جنم ہے"...... مارتھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے نام لینے کی بجائے صرف یس کہنے پر ہی اکتفاء کیا تھا۔

"چیف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ میں سمارتھا بول رہی ہوں"...... مارتھا نے اپنا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تم نے یہ نام لے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم واقعی ذہین ہو۔ اب تم یہ ہوٹل چھوڑ دو۔ تمہاری رہائش گاہ کا انتظام مستقل طور پر کر دیا گیا ہے"...... چیف نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی اور مارتھا غور سے سننے لگی۔

عمران نے دانش منزل میں داخل ہو کر کار مخصوص جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مائیکل کی طرف سے کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اس نے بتایا ہے کہ ان دونوں میں سے تو لڑکی لوکل فلائٹ سے ناراک چلی گئی جبکہ وہ آدمی ایرک ونگٹن میں ہی ڈراپ ہو گیا لیکن اب ونگٹن یا ناراک میں کسی کلیو کے بغیر تو ان دونوں کو ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ میں نے اسے ویسے ہی کہہ دیا تھا کہ ان کے حلیئے بتا کر وہ وہاں کسی مخبری کرنے والے ادارے

کے ذریعے معلومات حاصل کرے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک طرف رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ تم نے کال ہی نہیں کی۔ اوور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کے فلیٹ فون کیا تھا باس۔ لیکن سلیمان نے بتایا کہ آپ کہیں گئے ہوئے ہیں۔ جس آدمی سے میں نے معلومات حاصل کی تھیں اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا جبکہ مارتھا کے بارے میں ابھی تک صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس کا تعلق انتہائی حساس اسلحہ کی ڈیل کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ریڈ بلیو سے ہے۔ اس ریڈ بلیو کا چیف ایک آدمی گریک ہے جو امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتا تھا لیکن وہ اپنا بزنس کلوز کر کے مستقل ایکریمیا چلا گیا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تم

حرکت میں ہو اور تمہارے ساتھ انہوں نے میرا رابطہ جوڑتے ہوئے فوری کارروائی کر ڈالی۔ اس آدمی کو ہلاک کر دیا گیا۔ اور مارتھا کو فوری چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا سے نکال دیا گیا اور اس گریگ نے شاید پہلے سے ہی ایسا سیٹ اپ کر رکھا تھا کہ فوری طور پر نکل جائے اور کہا یہ جائے کہ وہ سب کچھ فروخت کر کے نکل گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میرا خیال ہے کہ وہ آدمی جس نے مجھ سے بھاری رقم لے کر یہ معلومات دی تھیں۔ اس نے خود ہی انہیں اطلاع دے دی ورنہ اس کے علاوہ اور کوئی اس بات سے واقف ہی نہ تھا۔ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تم نے اس مارتھا کی رہائش گاہ ٹریس کی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ وہ برائٹ سٹار پلازہ کے ایک فلیٹ میں رہتی تھی۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ویل ڈن۔ اس کے فلیٹ کی بھرپور انداز میں تلاشی لو۔ میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر افتخار حیدر کی ہلاکت میں ضرور اس لڑکی کا ہاتھ ہے اور اس سارے معاملے میں یہ لڑکی ملوث ہو گی اس لئے اسے فوری طور پر یہاں سے نکالا گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جس قدر جلد ہو سکے اس بارے میں مجھے حتمی رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔ ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل نعمان اسلم سے ڈاکٹر افتخار حیدر کی ہلاکت کی انکوائری رپورٹ تو منگوا لیں۔ شاید اس سے کوئی کلیو مل جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"اب تک کی تفصیل کیا ہے۔ کیا آپ نے سر سلطان سے بات کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو واقعی یہ لڑکی مشکوک ہے یقیناً یہ ساری کارروائی اسی نے کی ہے اسی لئے اسے فوری طور پر منظر سے ہٹا دیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس لڑکی کو ٹریس کرنا بے حد ضروری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اصل فارمولا اسی کے پاس ہے۔ ہمیں ہر صورت میں اس سے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے اس کے لئے چاہے ہمیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا کریں گے آپ۔ اگر اس لڑکی کو ہی ہلاک کر دیا گیا تو پھر آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ فارمولا کہاں ہے"...... بلیک زیرو ن پوچھا۔

"لڑکی مل جائے چاہے وہ لاش میں ہی کیوں نہ بدل چکی ہو۔

میں اس کی لاش سے بھی معلوم کر لوں گا کہ اس نے فارمولا کسے دیا ہے اور وہ کس ملک اور کس ایجنسی کے لئے کام کرتی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عجیب ڈرامہ ہے۔ سب کچھ ہو گیا اور ہمیں پتہ ہی نہیں چلا۔ اس لڑکی نے یہاں آ کر ڈاکٹر افتخار حیدر کو کور کیا اس سے فارمولا حاصل کیا اور اسے ہلاک کر کے واپس بھی چلی گئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈرامہ نہیں۔ اسے نوٹنکی کہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ نوٹنکی کیا ہوتی ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"پرانے دور میں تھیٹر کو نوٹنکی کہا جاتا تھا اور چونکہ اس دور میں عورتیں گھروں سے باہر نہ نکلتی تھیں اس لئے مرد ہی عورتوں کا روپ دھار کر نوٹنکی میں کام کرتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر کی کال ہو گی کیونکہ اس نے ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''باس۔ میں نے اس مارتھا کے فلیٹ کی تلاشی لی ہے۔ وہاں سے صرف ایک کارڈ ملا ہے جس پر سرخ رنگ کی مکڑی بنی ہوئی ہے۔ اس کے نیچے کسی نامعلوم زبان میں چند الفاظ لکھے ہوئے ہیں اور کوئی چیز نہیں ملی۔ اوور''...... ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی کوئی پرسنل ڈائری۔ کوئی فائل یا اس کے کسی ملنے والے کا کوئی خط۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''نو باس۔ میں نے یہ چیزیں تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن سوائے اس کارڈ کے اور کچھ نہیں ملا۔ یہ کارڈ بھی میز کی دراز کی سائیڈ پر موجود درز میں پھنسا ہوا تھا۔ اچانک مجھے اس کا کونہ نظر آ گیا ورنہ شاید مجھے بھی یہ نظر نہ آتا لیکن آپ کے حکم کے تحت میں نے ہر چیز کا باریک بینی سے جائزہ لیا ہے اس لئے یہ کارڈ مل گیا۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا فون چیک کیا ہے۔ اس میں میموری تو نہیں ہے۔ اوور''......عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ میں نے چیک کیا ہے باس۔ عام سا فون ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ یہ کارڈ فلیٹ پر سلیمان کو پہنچا دو۔ میں جب فلیٹ پر جاؤں گا تو چیک کر لوں گا۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے

اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سلیمان بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''تو تم واپس آ گئے ہو''......عمران نے کہا۔

''جی صاحب۔ ابھی پہنچا ہوں''......سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''اچھا سنو۔ ابھی ٹائیگر ایک کارڈ تمہیں دے جائے گا۔ جیسے ہی وہ تمہیں کارڈ دے کر جائے تم نے فوری طور پر یہ کارڈ دانش منزل پہنچانا ہے۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''جی اچھا صاحب''......سلیمان نے جواب دیا۔

جتنی سعادت مندی سے تم نے جی اچھا صاحب کہا ہے اس سے لگتا ہے کہ تم بڑے دل کے مالک ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب تم اپنے تمام بقایاجات معاف کر دو گے''......عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''بقایاجات کی فہرست میرے دل سے کہیں بڑی ہے اس لئے مجبوری ہے''......سلیمان نے جواب دیا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اسے کارڈ فوری پہنچانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد آپریشن روم میں تیز سیٹی بج اٹھی تو وہ دونوں چونک پڑے کیونکہ اس سیٹی کا مطلب تھا کہ باہر مخصوص خانے میں کوئی چیز ڈالی گئی ہے۔ چند

لمحوں بعد جب سیٹی کی آواز بند ہوئی تو بلیک زیرو نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے پیکٹ اٹھا کر اسے کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا کارڈ نکال کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''میں لائبریری میں جا کر اس کارڈ کے نیچے لکھے ہوئے الفاظ چیک کر لوں۔ شاید کوئی کام بن جائے''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لائبریری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا تو اس دوران بلیک زیرو کچن سے چائے بنا کر لے آیا تھا۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ معلوم ہوا ہے کچھ''...... بلیک زیرو نے چائے کی پیالی اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ان الفاظ کا مطلب ہے ہیروں کا جزیرہ''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

''ہیروں کا جزیرہ۔ اس کا کیا مطلب ہوا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''بڑی مشکل سے اس کا مطلب ٹریس ہوا ہے۔ قدیم دور میں جزائر غرب الہند کے ایک جزیرے کو ہیروں کا جزیرہ کہا جاتا تھا کیونکہ اس جزیرے میں ہیرے کی کانیں دریافت ہوئی تھیں۔ اس جزیرے کا موجودہ نام ہیگرڈانا ہے۔ یہ ایکریمین ریاست مشی گن

کے قریب بحراوقیانوس میں ہے''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو آپ کے خیال میں ریڈ اسپائیڈر کا کیا مطلب ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کارڈ پر جس انداز میں یہ مخصوص نشان بنا ہوا ہے یہ کسی تنظیم کا مخصوص نشان ہو سکتا ہے جس کا نام ریڈ اسپائیڈر ہے اور میں نے اس بات کا پتہ بھی چلا لیا ہے کہ ایکریمیا میں ایک خفیہ تنظیم ریڈ اسپائیڈر موجود ہے لیکن اس کے بارے میں ہمارے پاس کوئی تفصیل موجود نہیں ہے کہ ریڈ اسپائیڈر ایکریمیا کے کس حصے میں ہے اس کا دائرہ کار کیا ہے اور اس کا چیف کون ہے''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اس سے تو یہی واضح ہوتا ہے کہ اس ریڈ اسپائیڈر تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہیگرڈانا میں ہے اور مارتھا اس تنظیم کی رکن تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں اور یقیناً فارمولا بھی وہاں پہنچ چکا ہو گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ خاصا سخت تھا۔

''چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکسٹو سپیکنگ''...... عمران

نے مخصوص لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل نعمان اسلم سے بات کرائیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کرنل نعمان اسلم بول رہا ہوں سر۔ حکم سر"...... چند لمحوں بعد ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل نعمان اسلم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر افتخار حیدر کی ہلاکت کی انکوائری آپ نے کرائی ہے۔ اس کی فائل سر سلطان کو بھجوا دیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان آفس میں ہیں یا گھر چلے گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ آفس میں ہیں جناب۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز

سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیسے فون کیا ہے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل نعمان اسلم کو حکم دیا ہے کہ وہ ڈاکٹر افتخار حیدر کی وفات کی انکوائری کی فائل فوری طور پر آپ کو بھجوا دیں اور ساتھ ہی چیف نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں دست بستہ درخواست کروں کہ جیسے ہی یہ فائل پہنچے آپ اسے میرے فلیٹ پر بھجوا دیں۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ آپ سے خود بات کریں لیکن انہوں نے کہا نہیں آپ کے غصے سے ڈر لگتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے میں فائل بھجوا دوں گا"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"سر سلطان کافی سنجیدہ معلوم ہو رہے ہیں۔ آپ ان سے مذاق نہ کیا کریں۔ ان کا انداز ایسا تھا کہ وہ آپ پر بگڑ بھی سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی یہی محسوس کیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی سلیمان کی آواز

سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان کے آفس سے ایک فائل تمہارے پاس پہنچے گی اور تم نے اسے فوری دانش منزل پہنچانا ہے۔ میں اس فائل کا انتظار کر رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے صاحب“...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد ایک بار پھر مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو سمجھ گئے کہ سلیمان نے فائل کا پیکٹ باہر مخصوص خانے میں ڈالا ہو گا۔

جب سیٹی کی آواز بند ہو گئی تو بلیک زیرو نے میز کی نچلی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک پیکٹ اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ پیکٹ پر وزارت خارجہ کی سرکاری سلپ لگی ہوئی تھی۔ عمران نے میز پر پڑا ہوا پیپر کٹر اٹھا کر پیکٹ کو ایک سائیڈ سے کاٹ دیا۔ اندر ایک اور پیکٹ تھا۔ اس نے وہ پیکٹ باہر نکالا تو اس پر ملٹری انٹیلی جنس کی مخصوص سلپ لگی ہوئی تھی۔

عمران نے ایک بار پھر پیپر کٹر کی مدد سے پیکٹ کھولا اور اندر موجود سرخ رنگ کی فائل باہر نکال لی۔ فائل پر ملٹری انٹیلی جنس کا مخصوص مونوگرام موجود تھا۔ عمران نے فائل کھولی تو فائل میں بارہ صفحات تھے۔ عمران نے فائل پڑھنا شروع کر دی جبکہ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کافی دیر بعد عمران نے فائل بند کر دی۔

”کوئی خاص بات عمران صاحب“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ملٹری انٹیلی جنس نے اس نظریئے کے تحت ساری کارروائی یا انکوائری کی ہے کہ ڈاکٹر افتخار حیدر ہارٹ اٹیک سے ہلاک ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ بھی فائل میں موجود ہے۔ البتہ انہوں نے یہ درج کیا ہے کہ ڈاکٹر افتخار حیدر کے کمرے میں موجود آتش دان کے اندر جلے ہوئے کاغذات کو چیک کیا گیا تو یہ فارمولے کے کاغذات تھے اور ان کاغذات میں فارمولے کے آغاز کے بھی کاغذات موجود تھے۔ فارمولے کے درمیان کے بھی اور فارمولے کے آخری کاغذات بھی۔ ان کی چیکنگ ان کاغذات سے ہوئی ہے جو ادھ جلے یا کم جلے ہوئے تھے۔ اس طرح یہ بات طے کر لی گئی ہے کہ کسی نامعلوم وجہ کی بناء پر ڈاکٹر افتخار حیدر لیبارٹری سے اپنا اصل فارمولا اور ریسرچ کونسل میں موجود فارمولے کی کاپی دونوں گھر لے آئے اور انہوں نے خود ہی ان دونوں فائلوں کو اپنے کمرے کے آتش دان میں جلا دیا۔ اس کے بعد انہیں ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ ہلاک ہو گئے۔ اس سے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ واقعی دلبرداشتہ ہو گئے تھے اور انہیں اس بات کا غصہ تھا کہ وہ فارمولا مکمل نہ کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے غصے میں آ کر فارمولا ہی جلا دیا۔ فارمولا جلانے کے بعد انہیں دل کا دورہ پڑا جو ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا تھا“...... عمران نے بنیادی باتیں بتاتے ہوئے کہا۔

”انہوں نے یہ چیکنگ نہیں کی کہ کون کون اس وقت گھر میں

موجود تھا اور کون آیا اور کون گیا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''یہ کام پولیس کا ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس تو بڑا ادارہ ہے۔ یہ تو اس کی توہین ہے کہ وہ ڈاکٹر افتخار حیدر کی رہائش گاہ کے پاس موجود اردگرد کے لوگوں سے پوچھتی پھرتی۔ البتہ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ جب ڈاکٹر افتخار حیدر ہلاک ہوئے تو وہ اس وقت گھر میں اکیلے تھے اور فون میموری سے بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے خود ہی ڈاکٹر کو فون کر کے کہا تھا کہ ان کی طبیعت بگڑ رہی ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر کو جلد سے جلد گھر آنے کا کہا تھا لیکن پھر ڈاکٹر کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ ہلاک ہو گئے تھے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جبکہ موجودہ شواہد بتا رہے ہیں کہ انہیں ریڈ اسپائیڈر نے ہلاک کیا ہے۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آیا کہ آخر انہوں نے فارمولا کیوں جلایا ہے۔ اگر ان کا مقصد فارمولے کا حصول تھا تو وہ ڈاکٹر افتخار حیدر کو ہلاک کر کے فارمولا ساتھ لے جاتے پھر فارمولا جلانے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہی تو ان کی ذہانت ہے۔ انہوں نے فارمولے کی فلم یا پھر کاپی بنا لی ہو گی اور پھر فارمولے کو اس انداز میں جلا دیا کہ یہ سمجھا جائے کہ فارمولا ساتھ نہیں لے جایا گیا۔ اس طرح معاملات ختم ہو جائیں اور واقعی ختم بھی ہو گئے تھے اگر سوپر فیاض مجھ سے اس

ایگل کلب اور ہڈسن کے بارے میں معلوم نہ کرتا اور میں یہ کام ٹائیگر کے ذمے نہ لگاتا تو ڈاکٹر افتخار حیدر کی ہلاکت بھی خفیہ رہ جاتی اور ان کے فارمولے کا بھی پتہ نہ چلتا''...... عمران نے کہا۔

''تو اب یہ بات حتمی ہے کہ یہ کام ریڈ اسپائیڈر کا ہے اور اس مارتھا نے کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اس ساری رپورٹ کو پڑھنے کے بعد مجھے ایسا ہی لگتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''پھر تو اب تک یہ فارمولا لازماً اسرائیل یا ایکریمیا کی لیبارٹری کے ذریعے کافرستان پہنچ گیا ہو گا۔ اب آپ کیا کریں گے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''جہاں تک کافرستان کا تعلق ہے تو یہ صرف خیال ہے۔ اس نے اس سسٹم کے حصول کے لئے رابطہ کیا ہو گا کہ اسرائیل یا ایکریمیا دونوں کافرستان کے خلاف اپنے ہارڈ بلاسٹر میزائل کسی صورت استعمال نہیں کر سکتے اس لئے اسے تو اس فہرست سے نکال دو اس کے بعد رہ جاتے ہیں اسرائیل اور ایکریمیا۔ تو ان دونوں کے پاس یہ ہارڈ بلاسٹر میزائل ہو سکتے ہیں۔ انہیں اس کا اینٹی سسٹم بنانے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ انہوں نے تو خود یہ میزائل دوسروں کے خلاف استعمال کرنے ہیں۔ ہاں۔ اگر یہ میزائل پاکیشیا کے پاس ہوتے تو پھر لامحالہ وہ اس کا اینٹی سسٹم بناتے اس لئے انہوں نے اس فارمولے کو کسی سٹور میں رکھ دیا ہو گا۔ ان کا مقصد صرف

یہ ہو گا کہ پاکیشیا یہ اینٹی سسٹم نہ بنا سکے اور وہ جب چاہیں پاکیشیا ایٹمی مراکز پر ہارڈ بلاسٹر میزائلوں سے حملہ کر دیں اور ڈاکٹر افتخار حیدر کے فارمولے سے پاکیشیا کسی طور پر استفادہ نہ حاصل کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کیا یہ ہارڈ بلاسٹر میزائل وہ تیار کر چکے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو وہ اب تک پاکیشیا پر حملہ کر بھی چکے ہوتے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میرا تو خیال ہے کہ وہ اس پر ابھی کام کر رہے ہیں ورنہ واقعی تمہاری بات درست ہے کہ اگر یہ میزائل تیار ہو چکا ہوتا تو یہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر پاکیشیا پر فائر کر دیا جاتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بات ہے تو درست مگر میرے خیال میں ایک اور پہلو بھی سامنے آتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔ وہ واقعی آج بحث کے موڈ میں تھا۔

''کیا''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے واقعی ڈاکٹر افتخار حیدر کو ہلاک کر کے فارمولا جلا دیا تاکہ یہ اینٹی سسٹم بن ہی نہ سکے کیونکہ جب انہوں نے اسے بنانا ہی نہیں تو پھر انہیں اس کا فارمولا حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ سب ہمارے خیالات اور ہماری سوچ ہے۔ کچھ بھی ہو سکتا

ہے۔ اب ہمیں اس ریڈ اسپائیڈر کی اس مارتھا کو تلاش کرنا ہو گا۔ تب جا کر اصل حقیقت سامنے آئے گی کیونکہ وہی ساری حقیقت بتا سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''وہ سرخ ڈائری مجھے دو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور سرخ رنگ کی جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔ عمران نے اسے کھولا اور پھر تیزی سے اس کے صفحے پلٹتا چلا گیا۔ پھر اس کی نظریں ایک صفحے پر جم سی گئیں۔ وہ کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھ دیا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ڈبل سٹار ورلڈ آرگنائزیشن''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ سپیشل لائف ممبر نمبر ون زیرو ون''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جیکال، آرگنائزیشن میں موجود ہے یا چھوڑ گیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''وہ سپیشل سیکشن کے انچارج ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ان سے بات کراؤ“...... عمران نے کہا۔

”یس سر۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ جیکال بول رہا ہوں۔ انچارج سپیشل سیکشن“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”ابھی دانت موجود ہیں یا سپیشل لگوائے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کون بول رہا ہے“...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”میرا خیال ہے کہ دانتوں کے ساتھ ساتھ انکل جیکال کے کان بھی متاثر ہوئے ہیں۔ تمہیں بتایا نہیں گیا کہ علی عمران پاکیشیا سے بات کر رہا ہے اور تم نے میری آواز بھی نہیں پہچانی“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ بھتیجے تم۔ اوہ۔ اس نے نام تو بتایا تھا لیکن میں ایک الجھن میں تھا اس لئے میں نے اس پر غور نہیں کیا اور پھر تم نے اتنے طویل عرصے بعد فون کیا ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ تم بوڑھے ہو کر اب تک کسی جنگل میں ڈیرا لگا چکے ہو گے۔ اسی لئے مجھے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ تم مجھے اتنے عرصے بعد کال کر سکتے ہو اور وہ بھی اپنے مخصوص انداز میں“...... جیکال نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اگر بھتیجا اتنا بوڑھا ہو سکتا ہے تو پھر انکل کی کیا پوزیشن ہو گی“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جیکال بے اختیار

کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”ارے۔ یہ تم نے مجھے زبردستی انکل بنا دیا ہے۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے“...... جیکال نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ابھی تمہارے دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے جبکہ اس کم عمری میں پانچ سات بیویاں زمین میں دفن کرا چکے ہو“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جیکال ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اب اس میں میرا کیا قصور ہے کہ شادی کے چند ماہ بعد وہ مر جاتی ہے اور ایک چلی جائے تو اس کی جگہ دوسری نے تو لینی ہی ہوتی ہے“...... جیکال نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تمہارا واقعی کوئی قصور نہیں ہے۔ سارا قصور ان کا ہی ہے کہ وہ تم جیسے زہریلے جیکال سے شادی کی غلطی کر بیٹھتی ہیں اور پھر بے چاری قبروں میں جا اترتی ہیں“...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے جیکال ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم سے باتوں میں جیتنا ممکن ہی نہیں ہے۔ بہرحال بتاؤ۔ کیوں فون کیا ہے“...... جیکال نے کہا۔

”میں سپیشل لائف ممبر ہوں اس لئے یہ میرا حق ہے کہ میں جب بھی بور ہوں تو تمہاری تنظیم کو فون کر کے کسی جیکال، کسی جیکل یا کسی ریٹ یا پھر کیٹ سے باتیں کر سکوں“...... عمران نے کہا۔

”تم نے سارے ہی ایسے جانور گنوائے ہیں۔ لائن، ٹائیگر

وغیرہ۔ یہ نام نہیں آتے تھے تمہیں''...... جیکال نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ میں نے سرفہرست تو تمہارا نام ہی لیا ہے''......عمران نے کہا تو جیکال ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''اوکے۔ پھر کیا خیال ہے۔ میں فون بند کر دوں کیونکہ یہاں بے شمار کام میرے منتظر ہیں اور میں نے جلدی جانا بھی ہے کیونکہ ان دنوں ایک نئی لڑکی کو ڈیٹس دے رہا ہوں ہوسکتا ہے کہ اس بار وہی تمہاری بھابھی بن جائے''...... جیکال نے کہا۔

''واہ۔ مطلب ہے کہ ساتویں مرنے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ بہرحال میں نے ایک تنظیم ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں''......عمران نے کہا۔

''ریڈ اسپائیڈر۔ کہاں کی تنظیم ہے''...... جیکال نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ تم تو ایسے چونک رہے ہو جیسے تم نے یہ نام پہلی بار سنا ہو''......عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ واقعی۔ یہ سچ ہے۔ میں ایسی کسی تنظیم کے بارے میں نہیں جانتا۔ ریڈ اسپائیڈر۔ نام تو اچھا ہے بہرحال تم اس بارے میں مزید کچھ بتاؤ تاکہ میں کمپیوٹر پر اسے چیک کر سکوں۔ اگر اس نام کی تنظیم ہوئی تو اس کی ساری تفصیل چند لمحوں میں سامنے آ جائے گی''...... جیکال نے کہا۔

''صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس کا ہیڈ کوارٹر جزائر غرب الہند کے جزیرے ہیگر ڈانا میں ہے''......عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ہولڈ کرو''...... جیکال نے کہا اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد جیکال کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''ہیلو۔ کیا تم لائن پر ہو''...... جیکال نے کہا۔

''لائن پر نہیں جیکال کے رحم وکرم پر ہوں''...... عمران نے جواب دیا تو جیکال بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم باز نہیں آؤ گے۔ بہرحال ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ یہ یہودیوں کی ایک تنظیم ہے جو دنیا بھر میں یہودیوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے کام کرتی ہے۔ یہ کام کسی بھی نوعیت کا ہو سکتا ہے''...... جیکال نے کہا۔

''کیا اس کا ہیڈ کوارٹر ہیگر ڈانا جزیرے پر ہے''......عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر صرف دکھاوے کے لئے ہے۔ اصل ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کی کسی ریاست میں ہے جس کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے''...... جیکال نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

''کیا یہ بات حتمی ہے کہ ہیگر ڈانا میں ہیڈ کوارٹر صرف دکھاوے کے لئے ہے''......عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ بات حتمی ہے کیونکہ یہاں فائل میں درج ہے اور

ڈبل سٹار ورلڈ آرگنائزیشن کی فائل میں اس وقت تک کچھ درج نہیں کیا جا سکتا جب تک وہ حتمی نہ ہو“...... جیکال نے جواب دیا۔

”کوئی ایسا کلیو جس سے اس بارے میں آگے بڑھا جا سکے۔ میرا مطلب ہے یہ پتہ چل سکے کہ ریڈ اسپائیڈر کا ہیڈ کوارٹر کہاں واقع ہے یا کہاں واقع ہونے کے امکانات ہو سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”یہاں فائل میں تو ایسا کوئی کلیو نہیں ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ناراک کے کازاک کلب کے مالک اور جنرل مینجر اینڈرسن کو اس بارے میں ضرور معلوم ہو گا۔ ویسے وہ یہودی ہے لیکن بھاری رقم کے عوض وہ اپنے بارے میں بھی معلومات مہیا کر سکتا ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ تم اسے فون کر لو اور اس کی ڈیمانڈ پوری کر دینا۔ وہ تمہیں بہت کچھ بتا سکتا ہے“...... جیکال نے کہا۔

”اوکے۔ بتاؤ۔ کیا نمبر ہے اس کا“...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا۔

”اوکے۔ میں نصف گھنٹے بعد اسے فون کر لوں گا“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ریڈ اسپائیڈر تنظیم واقعی موجود ہے۔ اب یہ بات تو کنفرم ہو گئی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں اور یہ بھی کہ یہ ہے بھی یہودیوں کی تنظیم“...... عمران نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ویسے یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے عمران صاحب کہ کوئی تنظیم باقاعدہ ایک مصنوعی ہیڈ کوارٹر بنائے۔ آج تک تو ایسا کبھی نہیں ہوا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ خاصے فعال اور تیز ہیں“...... عمران نے کہا اور پھر آدھے گھنٹے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری سے اس نے ناراک کا رابطہ نمبر معلوم کر کے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے ایکریمیا کا رابطہ نمبر پریس کیا اور پھر ناراک کا رابطہ نمبر پریس کر کے اس نے جیکال کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

”کازاک کلب“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ جناب اینڈرسن سے بات کرائیں۔ انہیں ڈبل سٹار آرگنائزیشن کے مسٹر جیکال کا ریفرنس دے دیں“...... عمران نے کہا۔

”یس سر۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ اینڈرسن بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈبل سٹار آرگنائزیشن کے مسٹر جیکال نے آپ کو میرے بارے میں فون کیا ہو گا“......

عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ ابھی انہوں نے فون کیا ہے۔ آپ فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں“...... اینڈرسن نے کہا۔

”ایک تنظیم ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں مجھے معلومات چاہئیں۔ مسٹر جیکال نے بتایا تھا کہ آپ کی ڈیمانڈ اگر پوری کر دی جائے تو آپ یقیناً اس سلسلے میں رہنمائی کر سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”آپ کس ٹائپ کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں“...... اینڈرسن نے کہا۔

”اس تنظیم کے بارے میں ایسی معلومات جس سے ان کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا جا سکے لیکن شرط یہی ہے کہ یہ معلومات حتمی ہوں“...... عمران نے کہا۔

”آپ کا تعلق کس تنظیم سے ہے“...... اینڈرسن نے پوچھا۔

”میں فری لانسر ہوں۔ میری پارٹیاں ایسی معلومات حاصل کرنے کے لئے مجھے ہائر کرتی رہتی ہے۔ ایسی ہی ایک پارٹی نے جس کا تعلق کافرستان سے ہے مجھے ہائر کیا ہے۔ انہوں نے اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کر کے انہیں کوئی خصوصی ٹاسک دینا ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیا آپ ایک لاکھ ڈالرز ادا کر سکتے ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کس ٹائپ کی معلومات آپ اس کے عیوض میں دے سکتے

ہیں“...... عمران نے کہا۔

”صرف اس حد تک کہ اس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کی کس ریاست میں ہے اور اس کا سپر چیف کون ہے“...... اینڈرسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بنک کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔ ایک لاکھ ڈالرز آپ کو مل جائیں گے۔ اگر آپ کو گارنٹی چاہئے تو آپ بے شک جیکال سے بات کر کے گارنٹی لے سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”انہوں نے پہلے ہی گارنٹی دے دی ہے۔ اکاؤنٹ اور بنک کے بارے میں تفصیل نوٹ کر لیں“...... اینڈرسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”ٹھیک ہے۔ میں نے نوٹ کر لی ہے۔ رقم آپ کو پہنچ جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر سن لیں کہ ریڈ اسپائیڈر انتہائی طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے لیکن اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔ یہ تنظیم یہودیوں کے ہر قسم کے مفادات کے تحفظ کے لئے بنائی گئی ہے اور گزشتہ دس سالوں سے کام کر رہی ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کی ریاست کارٹاما کے مشہور شہر اراکو میں ہے لیکن کہاں ہے یہ مجھے نہیں معلوم۔ البتہ کہا جاتا ہے کہ اس کا سپر چیف لوئس لوئے ہے جو اراکو میں ویسٹرن کلب کا مالک ہے اور پوری ریاست کا سب سے بڑا گینگسٹر

اور بدمعاش ہے۔ وہ کسی کے سامنے نہیں آتا اور نہ ہی اس کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم ہے۔ صرف اس کی آواز سب پہچانتے ہیں اور اس کے احکامات کی فوری تعمیل ہوتی ہے۔ ویسے وہ ویسٹرن نامی سینڈیکیٹ کا چیف بھی ہے۔ بس اس کے علاوہ کوئی تفصیل نہیں ہے''...... اینڈرسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''مزید کچھ''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ میں نے کہا ہے نا کہ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے اور اتنا بھی میں نے صرف جیکال کی وجہ سے بتایا ہے کیونکہ جیکال نے مجھے گارنٹی دی ہے کہ مجھے رقم بھی ملے گی اور میرا نام بھی سامنے نہیں آئے گا اس لئے میں نے آپ پر اعتبار کیا اور آپ کو تفصیل بتا دی ہے''...... اینڈرسن نے جواب دیا۔

''ریڈ اسپائیڈر کے لئے ایک آدمی ایرک اور ایک لڑکی مارتھا بھی کام کرتے ہیں۔ کیا آپ کو ان کے بارے میں کچھ معلوم ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ تو عام سے نام ہیں۔ یہاں ناراک میں ہزاروں آدمیوں کے نام ایرک اور ہزاروں لڑکیوں کے نام مارتھا ہوں گے''...... اینڈرسن نے جواب دیا۔

''یہ دونوں پاکیشیا میں کام کرتے رہے ہیں اور اب پاکیشیا سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا واپس چلے گئے ہیں۔ ایرک تو ولنگٹن میں ڈراپ ہو گیا جبکہ مارتھا ناراک پہنچی ہے۔ ان کے بارے

میں کچھ تو معلومات ہوں گی آپ کے پاس''...... عمران نے کہا۔

''اس سلسلے میں اگر آپ کو کوئی کچھ بتا سکتا ہے تو ناراک کا اولڈ تھامسن بتا سکتا ہے۔ وہ ناراک کا انسائیکلو پیڈیا کہلاتا ہے اور واقعی ہے بھی وہ انسائیکلو پیڈیا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اولڈ تھامسن۔ وہی جو کسی زمانے میں معروف شکاری ہوا کرتا تھا۔ شیروں کا شکاری''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں''...... اینڈرسن نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں۔ میں اسے ذاتی طور پر تو نہیں جانتا ہوں البتہ میں نے اس کے شکار کی کہانیاں پڑھی ہوئی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ وہی ہے۔ وہ ناراک کے گلیڈ کلب میں مستقل رہتا ہے۔ اس کلب کا فون نمبر میں بتا دیتا ہوں''...... اینڈرسن نے کہا اور پھر اس نے فون نمبر بتا دیا۔

''اوکے۔ شکریہ۔ آپ کی رقم پہنچ جائے گی اور آپ کا نام بھی سامنے نہیں آئے گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا۔

''تم نے تفصیلات درج کر لی ہیں۔ رقم بھجوا دینا''...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا۔

''یس سر''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گلیڈ کلب"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ اولڈ تھامسن سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"اچھا ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اولڈ تھامسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ناٹی بائے تم۔تمہاری ڈگریوں کی وجہ سے میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ کہاں ہوتم۔ اب تو تم نے اولڈ تھامسن کو اہمیت دینی ہی چھوڑ دی ہے۔ پہلے تو چھوٹی بڑی بات کے لئے تم اولڈ تھامسن کے آگے پیچھے گھومتے رہتے تھے۔ اب توتم مجھے بھول ہی گئے ہو۔ بڑے بے مروت ہوتم"...... اولڈ تھامسن نے لہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ یکلخت جوان ہو گیا ہو۔

"اس وقت اولڈ تھامسن شیروں کا شکاری تھا جبکہ اب اولڈ تھامسن صرف لومڑیوں میرا مطلب ہے کہ صرف صنف نازک کا شکاری رہ گیا ہے تو میں اس بے چارے سے کیسے رابطہ کروں کیونکہ میں صرف لومڑیوں سے ہی ڈرتا ہوں"......عمران نے جواب دیا تو

اولڈ تھامسن بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تم نے ٹھیک کہا ہے۔ یہ صنف نازک بھی لومڑیوں سے کم نہیں ہوتیں"...... اولڈ تھامسن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"یہ بات اگر میں اولڈ لیڈی تھامسن کو بتا دوں تو پھر"...... عمران نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ وہ میں نے اس لئے تو نہیں کہا۔ سنو۔ خبردار۔ اگر تم نے اسے یہ بات بتائی ۔ وہ تو میری جان کو آ جائے گی اور اب تو اس نے ایک پسٹل بھی خرید کر اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ اگر اسے کچھ بھی معلوم ہوا تو سمجھ لو کہ اس کے پسٹل میں موجود ساری گولیاں میرے ہی سینے میں غائب ہو جائیں گی اور میں اس دنیا سے ہی غائب ہو جاؤں گا"...... اولڈ تھامسن نے بری طرح گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر ایک شرط ہے کہ جو میں پوچھوں اس کا بغیر معاوضہ کے جواب دو"......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بغیر معاوضے کے تو میں اپنے باپ کو بھی کچھ نہیں بتاتا۔تمہیں کیا بتاؤں گا اورتم غریب تو نہیں ہو۔ پرنس ہو۔ معاوضے کی بات کرو تو میں تمہیں کچھ بھی بتا سکتا ہوں"...... اولڈ تھامسن کا لہجہ فوراً ہی کاروباری ہو گیا تھا۔

"چلو۔ پھرتم معاوضہ لے لو اور مجھے اجازت دے دو کہ میں لیڈی اولڈ تھامسن کو فون کر لوں"......عمران نے کہا۔

''تم باز نہیں آؤ گے۔ تم اس بڑھاپے میں مجھے لازماً ذلیل کراؤ گے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہاری شیطانی باتوں پر اس نے آنکھیں بند کر کے یقین کر لینا ہے۔ ٹھیک ہے۔ مجبوری ہے۔ زندگی میں یہ تجربہ بھی سہی کہ بغیر معاوضہ لئے کچھ بتا دوں۔ بولو۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو''...... اولڈ تھامسن نے اس قدر مایوسانہ لہجے میں کہا جیسے یہ فیصلہ اس کی زندگی کا سب سے مایوس کن فیصلہ ہو۔

''ارے۔ اس قدر مایوسی بھی اچھی نہیں ہوتی۔ چلو میں ہی اپنی مونچھوں کو نیچا کر لیتا ہوں۔ معاوضہ بھی دوں گا اور اولڈ لیڈی تھامسن کو بھی فون نہیں کروں گا۔ اب تو خوش ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم واقعی بنیادی طور پر اچھے انسان ہو۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ بولو۔ کیا پوچھنا ہے تمہیں''...... اس بار اولڈ تھامسن کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہودیوں کی ایک تنظیم ہے ریڈ اسپائیڈر۔ بتایا گیا ہے کہ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ایکریمی ریاست کارٹاما کے شہر ارا کو میں ہے اور اس کے سپر چیف کا نام لوئس لوئے ہے۔ کیا تم اس بارے میں جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن صرف اتنا جتنا تم نے بتایا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں کیونکہ کارٹاما سے میرا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے''...... اولڈ تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس تنظیم کی ایک رکن ہے جس کا نام مارتھا ہے۔ یہ مارتھا پاکیشیا میں کام کرتی رہی ہے۔ اس کے سامان سے سیاہ رنگ کا ایک کارڈ ملا ہے جس پر سرخ رنگ کی مکڑی بنی ہے اور نیچے عبرانی زبان کے الفاظ درج ہیں۔ میں نے جب ان الفاظ کا ترجمہ کیا تو پتہ چلا کہ اس کا مطلب ہے ہیروں کا جزیرہ اور یہ بات مجھے معلوم ہے کہ غرب الہند کے ایک جزیرے کو ہیروں کا جزیرہ کہا جاتا ہے۔ میں نے سوچا کہ یہاں اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہو گا لیکن پھر مجھے بتایا گیا کہ یہاں ہیڈ کوارٹر تو ہے لیکن یہ مصنوعی ہیڈ کوارٹر ہے۔ صرف ڈاج دینے کے لئے جبکہ اصل ہیڈ کوارٹر ریاست کارٹاما کے شہر ارا کو میں ہے۔ یہ لڑکی مارتھا ریڈ اسپائیڈر کے لئے کام کرنے والے ایک اہم آدمی ایرک کے ساتھ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پاکیشیا سے ایکریمیا پہنچی ہے۔ وہ ایرک تو ولنگٹن میں ڈراپ ہو گیا جبکہ یہ مارتھا ولنگٹن سے ناراک آ گئی ہے۔ میں اس مارتھا کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اس کے بارے میں معلومات فراہم کر دو تو میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ دوں گا لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اس مارتھا کے بارے میں تو مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ ناراک میں اس ریڈ اسپائیڈر کا ایک اہم عہدیدار سارگم ہے۔ سارگم ناراک کا انچارج ہے۔ اسے لازماً اس مارتھا کے بارے میں علم ہو گا''...... اولڈ تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس سارگم کا کیا حدود اربعہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سٹار کیمیکلز انڈسٹریز کا مین آفس ڈریگن بزنس پلازہ میں ہے اور سارگم اس کا جنرل منیجر ہے۔ سارگم کاروبار بھی کرتا ہے اور ریڈ اسپائیڈر کا مقامی انچارج بھی ہے لیکن اس کی اس حیثیت کو سوائے چند افراد کے اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ صرف فون پر احکامات دیتا ہے اور بس''...... اولڈ تھامسن نے جواب دیا۔

''اس کی رہائش گاہ کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''زارک کالونی کوٹھی نمبر سات سو سات۔ ڈی بلاک''...... اولڈ تھامسن نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب یہ بتا دو کہ کتنا معاوضہ بھجوا دوں''...... عمران نے کہا۔

''ارے چھوڑو نانی بوائے۔ یہ تو معمولی سی معلومات تھیں۔ کوئی بڑا کام ہوتا تو میں تم سے بڑا معاوضہ مانگتا۔ چھوٹے سے کام کے لئے اب تم سے معاوضہ لے کر میں نے اولڈ لیڈی سے جوتیاں تو نہیں کھانی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم مجسم شیطان ہو۔ اسے ایسی پٹی پڑھاؤ گے کہ وہ میرا یہاں رہنا دوبھر کر دے گی۔ البتہ ایک بات بتا دوں کہ سارگم کو آسان شکار نہ سمجھنا۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اور اس نے اپنی حفاظت کے لئے انتہائی سخت ترین انتظامات کر رکھے ہیں''...... اولڈ تھامسن نے جواب دیا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اولڈ لیڈی کو میرا سلام کہہ دینا۔ صرف

سلام۔ باقی وہ خود ہی سمجھ جائیں گی۔ پھر تم جانو اور وہ جانے۔ گڈ بائی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

''پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو ہلاک کر کے انتہائی اہم ڈیفنس میزائل سسٹم کا فارمولا اڑا لیا گیا ہے اور یہ کارروائی یہودیوں کے مفادات کا تحفظ کرنے والی ایک خفیہ تنظیم ریڈ اسپائیڈر نے کی ہے۔ اس فارمولے کی واپسی اور اس ریڈ اسپائیڈر کے خاتمہ کے لئے میں نے ٹیم بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا۔ تم صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو فوری طور پر تیار رہنے کا کہہ دو اور خود بھی تیاری کر لو۔ کسی بھی وقت روانگی ہو سکتی ہے۔ عمران تمہیں خود ہی مزید تفصیل بتا دے گا''...... عمران نے کہا۔

''یس چیف''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑے ایک صوفے پر نیم درازانداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے موجود ٹی وی سکرین روشن تھی اور اس آدمی کی نظریں اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ ٹی وی دیکھنے کے ساتھ ساتھ شراب کی چسکیاں بھی لے رہا تھا۔

اس آدمی کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔ اچانک ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر سائیڈ پر پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی کی آواز بند کی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... اس آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

''سارگم بول رہا ہوں سپر چیف۔ ناراک سے''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس''...... سپر چیف نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''سپر چیف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ اسپائیڈر کے خلاف حرکت میں آ گئی ہے''...... سارگم نے کہا تو سپر چیف بے اختیار چونک پڑا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیوں''...... سپر چیف نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا کہ پاکیشیا کے ڈاکٹر افتخار حیدر کی ہلاکت میں ریڈ اسپائیڈر کا ہاتھ ہے اور ریڈ اسپائیڈر ہارڈ بلاسٹر میزائل کے اینٹی سسٹم کا فارمولا بھی لے گئی ہے''...... سارگم نے جواب دیا۔

''انہیں کیسے معلوم ہوا جبکہ پہلے تم نے ہی رپورٹ دی تھی کہ ملٹری انٹیلی جنس نے تفصیلی انکوائری کر کے کیس کو فائل کر دیا ہے اور تمہارے ایجنٹوں نے وہاں کسی قسم کا کوئی کلیو نہیں چھوڑا پھر سیکرٹ سروس کے حرکت میں آنے کا کیا مطلب ہے۔ بولو''۔ سپر چیف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سپر چیف۔ تمام کام انتہائی خفیہ انداز میں کیا گیا تھا اور وہاں کی مستقل ایجنٹ مارتھا نے یہ مشن مکمل کیا تھا لیکن پھر اچانک وہاں جب ہلچل سی پیدا ہوئی تو میں نے مارتھا اور ایرک کو جو وہاں کا انچارج تھا ایکریمیا بلا لیا لیکن بعد میں ایرک کو ہلاک کرانا پڑا تاکہ ہمارے بارے میں کوئی کلیو باقی نہ رہے البتہ مارتھا کا سپیشل

فیس سرجری سے چہرہ بدل دیا گیا اور اس کے اس چہرے کے مطابق نئے کاغذات تیار کرائے گئے کیونکہ مارتھا ہماری ایسی ایجنٹ ہے جو ریڈ اسپائیڈر کے ساتھ ساتھ اسلحے کے ریکٹ کو بھی انتہائی کامیابی سے ڈیل کرتی چلی آ رہی ہے اس لئے میں اسے ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مارتھا کا چہرہ تبدیل کر کے اسے نئے نام اور نئے کاغذات کے ساتھ واپس بھجوا دیا گیا ہے۔ اس طرح وہ لوگ اب کبھی مارتھا کو ٹریس نہ کر سکیں گے لیکن ابھی ابھی مجھے یہاں کی ایک مخبری کرنے والی تنظیم کے انچارج اولڈ تھامسن نے فون کر کے بتایا ہے کہ پاکیشیا سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ نے اسے یہ تصدیق کرنے کے لئے فون کیا تھا کہ کیا ریڈ اسپائیڈر کا ہیڈ کوارٹر کارٹاما کے شہر اراکو میں ہے اور اس کے سپر چیف کا نام لوئس لوئے ہے اور کیا ناراک میں ریڈ اسپائیڈر کا انچارج سارگم ہے اور وہ سٹار کیمیکلز انڈسٹریز کا جنرل منیجر ہے۔ اس نے اس سے مارتھا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی اور یہ بھی بتایا کہ اسے معلوم ہے کہ ڈاج دینے کے لئے جزائر غرب الہند کے جزیرے میں نقلی ہیڈ کوارٹر قائم کیا گیا ہے اور اس نے بتایا کہ مارتھا نے ڈاکٹر افتخار حیدر سے فارمولا حاصل کیا ہے لیکن تھامسن نے اسے بتایا کہ سارگم صرف کاروباری آدمی ہے۔اب تک اس کی کوئی غلط بات نہیں سنی گئی اور پھر اس اولڈ تھامسن نے جب اس خطرناک ایجنٹ عمران سے پوچھا کہ وہ

کیوں یہ سب پوچھ رہا ہے تو اس نے بتایا کہ وہ یہ فارمولا واپس حاصل کرنا اور ریڈ اسپائیڈر تنظیم کو ختم کرنا چاہتا ہے''...... سارگم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی اہم اطلاع ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ریڈ اسپائیڈر کے خلاف حرکت میں آنا بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ بہرحال تم اپنے تمام ایجنٹوں کو انڈر گراؤنڈ کر دو۔ میں اس تنظیم کے خاتمہ کے لئے کام کرتا ہوں۔ اگر ان کا خاتمہ نہ کیا گیا تو ان کے ہاتھوں ریڈ اسپائیڈر کو ختم ہونے سے کوئی نہیں بچا سکے گا''...... لوئس لوئے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ تنظیم تو انتہائی تیز اور خطرناک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ریڈ اسپائیڈر کا وجود اب واقعی خطرے میں پڑ گیا ہے۔ انتہائی خطرے میں''...... لوئس لوئے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر اسی طرح بیٹھے رہنے کے بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہارٹ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''رچرڈ سے بات کراؤ۔ میں لوئس لوئے بول رہا ہوں''...... لوئس لوئے نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔رچرڈ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''لوئس لوئے بول رہا ہوں رچرڈ۔ تم غیر ملکی سیکرٹ سروسز کے ساتھ ڈیل کرتے رہتے ہو۔ کیا تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات ہیں''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن تم کس قسم کی معلومات چاہتے ہو۔ کیا ہوا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا کوئی آدمی جس کا نام علی عمران ہے وہ ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے حالانکہ ریڈ اسپائیڈر کا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس نے ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور وہ ریڈ اسپائیڈر کے خلاف کام کرنے کے لئے آ رہا ہے''...... لوئس لوئے نے جان بوجھ کر اصل بات چھپاتے ہوئے کہا۔

''تم مجھ سے اصل بات چھپا رہے ہو لوئس لوئے کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس بغیر کسی وجہ کے تمہارے خلاف کام کرے۔ بہرحال اتنا بتا دیتا ہوں کہ اگر تم نے پاکیشیا سے کوئی سائنس دان اغوا کیا ہے یا کوئی فارمولا اڑایا ہے تو یہ سب کچھ خود ہی واپس کر دو ورنہ تم سمیت تمہاری تنظیم چاہے وہ کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو مکمل طور پر تباہ کر دی جائے گی۔ ان سے بچنے

کے لئے تمہارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ تمہیں کوئی ایسا راستہ دے گا کہ تم بچ سکو یا اپنی ریڈ اسپائیڈر تنظیم کو اس کے ہاتھوں تباہی سے بچا سکو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو رچرڈ۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہماری تنظیم کس قدر طاقتور ہے''...... لوئس لوئے نے تیز لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے لوئس لوئے۔ لیکن تمہیں معلوم نہیں ہے کہ عمران کون ہے اور کیا کر سکتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کس انداز میں کام کرتی ہے اس لئے میں تمہارے مفاد میں ہی مشورہ دے رہا ہوں۔ میری بات مان لینے میں ہی تمہاری اور ریڈ اسپائیڈر کی بھلائی ہے۔ باقی تمہاری مرضی''...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور کوئی طریقہ ہے اس سے بچنے کا''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''ایک طریقہ اور ہے کہ تم معاملات کا رخ بدل دو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف اپنے مقصد پر نگاہ رکھتی ہے۔ اسے کسی تنظیم سے براہ راست ٹکرانے کا کوئی شوق نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی ذاتی دشمنی کی بناء پر کام کرتی ہے۔ اس صورت میں وہ لوگ تمہیں چھوڑ کر دوسری طرف لگ جائیں گے اور کوئی صورت نہیں ہے''...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مثلاً کس طرح معاملات کا رخ بدلا جا سکتا ہے''...... لوئس لوئے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی رچرڈ کی بات سمجھ

نہ آئی تھی۔

''مجھے معلوم ہے کہ تمہاری تنظیم یہودیوں کے مفادات کے لئے کام کرتی ہے اور ایک لحاظ سے اسرائیل کے لئے کام کرتی ہے اور اسرائیل اور پاکیشیا کے درمیان شروع سے ہی مخالفت چل رہی ہے اس لئے تم نے جو کچھ بھی پاکیشیا میں کیا ہو گا اسرائیل کے تحت کیا ہو گا۔ اب اگر تم یہ بات عمران تک پہنچا دو کہ جو کچھ حاصل کیا گیا ہے وہ اسرائیل پہنچ چکا ہے تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارا پیچھا چھوڑ کر اسرائیل روانہ ہو جائے گی اس طرح عمران اور اس کے ساتھی ڈائریکٹ ریڈ اسپائیڈر کے خلاف حرکت میں نہ آئیں گے اور اسرائیل میں عمران کا ازلی دشمن جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اسے خود ہی سنبھال لے گا''...... رچرڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''کسی طرح اس تنظیم کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''تم ناراض نہ ہونا۔ میرے خیال میں ایسا ممکن ہی نہیں ہے''...... رچرڈ نے دوٹوک الفاظ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ۔ میں کچھ سوچتا ہوں''۔ لوئس لوئے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ریڈ اسپائیڈرز کو خطرہ تو ہے لیکن اس احمق رچرڈ کو ریڈ اسپائیڈر کی طاقت کا علم ہی نہیں ہے۔ نانسنس۔

جب ایکریمیا اور اس کی بڑی بڑی تنظیمیں آج تک ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارا کیا بگاڑ لے گی''...... لوئس لوئے نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ سپر چیف کالنگ۔ اوور''...... لوئس لوئے نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ رونالڈ اٹنڈنگ یو سپر چیف۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''رونالڈ۔ تمام ڈائریکٹران کی فوری میٹنگ کال کرو اور پھر مجھے کال کرو۔ اوور''...... لوئس لوئے نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سپر چیف۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لوئس لوئے نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''بہرحال خطرہ تو درپیش ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اسے میٹنگ میں کھل کر ڈسکس کر لیا جائے''...... لوئس لوئے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اسے رونالڈ کی طرف سے اطلاع ملی کہ تمام ڈائریکٹران سپیشل میٹنگ ہال میں پہنچ چکے ہیں تو وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آفس سے نکل کر میٹنگ ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

سپیشل میٹنگ ہال کے بند دروازے کے باہر دو مسلح افراد موجود

تھے۔ انہوں نے لوئس لوئے کو سلام کیا اور لوئس لوئے نے سر ہلا کر جواب دیا اور پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ وہ ہال میں داخل ہوا تو ہال میں ایک مستطیل شکل کی میز کے گرد ایک عورت اور دو مرد بیٹھے ہوئے تھے جو لوئس لوئے کے اندر داخل ہوتے ہی احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھیں"...... لوئس لوئے نے ان کے درمیان موجود اپنی مخصوص کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود بھی بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کے بعد عورت اور دونوں مرد بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ریڈ اسپائیڈر کے ڈائریکٹران کی یہ اہم ترین میٹنگ اس لئے کال کی گئی ہے کہ ریڈ اسپائیڈر کو ایک ایسا حقیقی خطرہ درپیش ہے جس کی وجہ سے ریڈ اسپائیڈر کا وجود خطرے میں پڑ گیا ہے"...... لوئس لوئے نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا تو اس عورت اور دونوں مردوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے سپر چیف کہ ریڈ اسپائیڈر کو اس انداز کا خطرہ درپیش آ سکے۔ ریڈ اسپائیڈر انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ اس کے ممبران اپنی شناخت بھی کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتے"...... اس عورت نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر سمجھ گیا ہوں کہ تمہیں میری بات پر یقین نہیں آ رہا لیکن حقیقت واقعی یہی

ہے کہ اگر ہم نے کوئی مؤثر لائحہ عمل فوری طور پر اختیار نہ کیا اور اس لائحہ علم پر عملدرآمد نہ کیا تو ریڈ اسپائیڈر کا یقینی طور پر خاتمہ ہو سکتا ہے اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے"......لوئس لوئے نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ اپنی بات کی وضاحت کریں گے سپر چیف۔ یہ سب آپ کس بناء پر کہہ رہے ہیں"...... ایک مرد نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم سب اس کے ڈائریکٹرز ہو۔ البتہ ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے بارے میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں لیکن پہلے تم بتاؤ کہ تم میں سے کوئی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتا ہے"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"نہیں سپر چیف۔ ہم تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہے ہیں"۔ دوسرے مرد نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"یہ خطرہ اسی سروس کی طرف سے ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہماری تنظیم پوری دنیا کے یہودیوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی ہے اور ہم صرف تنظیمی انتظامات کے اخراجات کے لئے انتہائی حساس اسلحے کا بین الاقوامی سطح پر بزنس کرتے ہیں لیکن ہماری تنظیم کے قیام کا اصل مقصد حساس اسلحہ اسمگلنگ کرنا نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودیوں کے مفادات کا

تحفظ ہے۔ یہودیوں کا اصل ٹکراؤ اسلام سے ہے۔ تمام اسلامی ممالک اور ان میں بسنے والے کروڑوں مسلمان بھی یہودیوں کو ہی اپنا دشمن نمبر ون سمجھتے ہیں اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایک لحاظ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کی نمائندگی بھی حاصل ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اسرائیل کی ایجنسیوں کے درمیان کئی بار ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کئی بار اسرائیل میں انتہائی خوفناک مشن مکمل کر چکی ہے جس سے اسرائیل کو بے پناہ نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے اسرائیل کے پرائم منسٹر کسی صورت بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اپنی کسی ایجنسی کا ٹکراؤ نہیں چاہتے لیکن انہیں ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کا ایک سائنس دان ڈاکٹر افتخار حیدر ایک ایسا اینٹی میزائل سسٹم تخلیق کرنے میں مصروف ہے کہ اس کے بعد اسرائیل اور ایکریمیا کے ایجاد کردہ ہارڈ بلاسٹر میزائل کو بھی روکا جا سکے گا کیونکہ یہ ہارڈ بلاسٹر میزائل دنیا کے کسی بھی اینٹی میزائل سسٹم سے روکے نہ جا سکتے تھے اور اسرائیل کی شدید ترین خواہش تھی کہ جیسے ہی یہ میزائل ورکنگ آرڈر میں آئیں انہیں پاکیشیا پر فائر کر دیا جائے اور پاکیشیا کے تمام ایٹمی مراکز کو مکمل طور پر تباہ کر کے اسے بے دست و پا کر دیا جائے۔ اس کے لئے پاکیشیا کے ہمسایہ اور دشمن ملک کافرستان کی مدد حاصل کی گئی تھی۔ ہارڈ بلاسٹر میزائل کافرستان سے فائر کئے جا سکتے تھے لیکن جب اس ڈاکٹر افتخار حیدر کے اینٹی میزائل سسٹم کے بارے میں پتہ چلا تو اسرائیل کو اپنا یہ

خواب بکھرتا نظر آنے لگا لیکن اسرائیل براہ راست پاکیشیا سے نہ الجھنا چاہتا تھا کیونکہ ردعمل کے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل کے ہارڈ بلاسٹر میزائل اور دوسری اہم ترین تنصیبات کو تباہ کر سکتی تھی۔ چنانچہ اسرائیل کے پرائم منسٹر نے ریڈ اسپائیڈر کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو یہ کہ ریڈ اسپائیڈر خفیہ تنظیم تھی اور دوسری اس تنظیم کا براہ راست کوئی تعلق اسرائیل سے نہیں تھا۔ چنانچہ یہ مشن ریڈ اسپائیڈر کو دے دیا گیا اور میں اس سلسلے میں خود جا کر اسرائیل کے پرائم منسٹر صاحب سے ملا۔ ہمارے درمیان تفصیلی مذاکرات ہوئے۔ میں نے پرائم منسٹر صاحب کو یقین دلایا کہ ریڈ اسپائیڈر اس انداز میں کام کرے گی کہ اسرائیل تو ایک طرف ریڈ اسپائیڈر کا نام بھی سامنے نہیں آئے گا۔ چنانچہ میں نے یہ مشن ناراک کے سارگم کے ذمے لگایا کیونکہ سارگم کا سیٹ اپ پاکیشیا میں اسلحے کی اسمگلنگ کے سلسلے میں تھا اور وہاں اس کی خصوصی ایجنٹ مارتھا موجود تھی۔ چنانچہ اس مارتھا نے حیرت انگیز انداز میں وہاں کامیابی حاصل کر لی۔ ڈاکٹر افتخار حیدر کو اس انداز میں ہلاک کیا گیا کہ اس کی موت طبی طور پر ہارٹ اٹیک سمجھی گئی۔ مارتھا نے ڈاکٹر افتخار حیدر کو پہلے مخصوص انداز میں شیشے میں اتارا کہ اس نے مارتھا کے کہنے پر نہ صرف لیبارٹری میں موجود فارمولا اپنی رہائش گاہ پر منگوا لیا بلکہ فارمولے کی ایک کاپی جو پاکیشیا ریسرچ کونسل کے پاس تھی وہ بھی منگوا لی تھی۔ پھر ڈاکٹر افتخار

حیدر کو ہلاک کر دیا گیا اور اس فارمولے کی فلم بنا کر ان فارمولوں کو اس انداز میں جلا دیا گیا کہ یہی سمجھا جا سکے کہ ڈاکٹر افتخار حیدر نے خود ہی یہ فارمولے جلا دیئے ہیں۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے پیچھے نہ آ سکتی تھی لیکن یہ فارمولا اسرائیل یا کسی یہودی کے کام کا نہ تھا کیونکہ یہ ہارڈ بلاسٹر میزائل کے اینٹی نظام پر مشتمل تھا جبکہ اسرائیل اور ایکریمیا کے پاس ہارڈ بلاسٹر میزائل تھے۔ اسرائیل کو اس کے اینٹی میزائل سسٹم کی ضرورت نہ تھی اس لئے اس فارمولے کی فلم اسرائیل کے صدر نے میری موجودگی میں ضائع کر دی۔ پاکیشیا سے یہ رپورٹ مل گئی کہ وہاں ملٹری انٹیلی جنس نے انکوائری کر کے ڈاکٹر افتخار حیدر کی موت کو قدرتی قرار دیا ہے اور یہ کیس فائل کر دیا گیا ہے۔ ہم اور اسرائیل کے پرائم منسٹر بھی مطمئن ہو گئے۔ ہارڈ بلاسٹر میزائل پر ابھی کام ہو رہا ہے۔ اس کی تکمیل میں ابھی کچھ عرصہ لگ سکتا ہے لیکن پھر مجھے اطلاعات ملنا شروع ہو گئیں کہ اچانک پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ڈاکٹر افتخار حیدر کے کیس میں کارروائی شروع کر دی ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی سارگم نے فوری طور پر پاکیشیا سے اپنے مین آدمی ایرک اور مارتھا کو ایکریمیا بلوا لیا۔ اس آدمی کو ایکریمیا پہنچنے پر ہلاک کر دیا گیا لیکن مارتھا چونکہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اور پاکیشیا میں اس کی کارکردگی طویل عرصے سے بے داغ رہی ہے اس لئے مارتھا کو واپس پاکیشیا بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا کیونکہ مارتھا حساس اسلحہ کے

بزنس میں بھی انتہائی کامیاب ثابت ہوتی رہی ہے اور اپنے مخصوص انداز میں ایسی ڈیل کرتی ہے کہ حساس اسلحہ کے بڑے بڑے آرڈرز ریڈ اسپائیڈر کو مل جاتے تھے اور دوسری تنظیمیں منہ دیکھتی ہی رہ جاتی تھیں اس لئے مارتھا کی فیس سرجری کر کے اس کا چہرہ مستقل طور پر یکسر بدل دیا گیا ہے۔ اس کو نئے نام اور نئے کاغذات سے واپس پاکیشیا بھجوا دیا گیا لیکن اسے حکم دیا گیا کہ وہ وہاں اب ریڈ اسپائیڈر کی نہ ہی نمائندگی کرے گی اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی کام کرے گی بلکہ اس کا کام اب صرف حساس اسلحے کی ڈیلنگ ہو گا اور مارتھا کو ایرک کی جگہ دے دی گئی ہے کیونکہ ایرک کے بعد وہی اس تمام نیٹ ورک سے واقف ہے۔ اس کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ناراک میں ایک آدمی سے ریڈ اسپائیڈر اور مارتھا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس آدمی نے اسے تو انکار کر دیا لیکن مجھے اطلاع دے دی۔ اس نے بتایا کہ یہ معلومات حاصل کرنے والے عمران کو یہ بھی معلوم تھا کہ ریڈ اسپائیڈر کا ہیڈ کوارٹر ریاست کارٹاما کے شہر اراکو میں ہے اور جزائر غرب الہند کے ایک جزیدے پر ڈاجنگ ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے۔ اسے مارتھا اور ایرک کے بارے میں بھی معلوم تھا کہ ایرک ونگٹن میں ڈراپ ہو گیا اور مارتھا ناراک پہنچ گئی ہے۔ اس اطلاع کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ خصوصی میٹنگ کال کی جائے اور ایسے لائحہ عمل طے کیا جائے جس سے

پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کیا جا سکے اور یہ ساری تفصیل بھی میں نے اس لئے بتائی ہے کہ آپ کو اس بارے میں پوری آ گاہی ہو سکے۔ پوری دنیا کے ایجنٹ اس عمران سے خوفزدہ رہتے ہیں اور میں نے جن جن سے بھی اس سلسلے میں بات کی ہے ان سب نے بتایا ہے کہ اگر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ریڈ اسپائیڈر کے خلاف کام شروع کر دیا تو پھر وہ لازماً سب کچھ تباہ کر دیں گے۔ ان کی شہرت ہی ایسی ہے''...... لوئس لوئے نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''سپر چیف۔ ہمارا ٹارگٹ اب کیا ہے''...... اس عورت نے کہا۔

''ظاہر ہے ہمارا ٹارگٹ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس عمران کا خاتمہ ہے اور کیا ہوسکتا ہے''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''سپر چیف۔ میرے خیال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کی واپسی کے لئے کام کر رہی ہے ورنہ اسے براہ راست ہمارے ساتھ کیا دشمنی ہو سکتی ہے اور ہمارا شاید بطور ریڈ اسپائیڈر پاکیشیا میں یہ پہلا مشن تھا۔ وہاں اصل کام تو حساس اسلحے کا ہے کیونکہ پاکیشیا حدود اربعہ کے لحاظ سے ایک ایسی جگہ ہے کہ اس کے اردگرد علاقوں میں انتہائی حساس اسلحہ کی مسلسل اور بے پناہ کھپت ہے۔ اسرائیل کا کام ہو چکا ہے لیکن ہمارے پاس ایسے لوگ نہیں ہیں جو اس سیکرٹ سروس کا اس انداز میں مقابلہ کر سکیں۔

زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ہم سب انڈر گراؤنڈ ہو جائیں گے لیکن اس طرح پوری دنیا میں ہمارا حساس اسلحے کا بزنس مکمل طور پر تباہ ہو کر رہ جائے گا اور دوسری تنظیمیں اس بزنس میں اتنی آگے بڑھ جائیں گی کہ پھر ہمیں دوبارہ ان کا مقابلہ کرنے کی ہمت ہی نہ ہو سکے گی''...... اس عورت نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے فلوریا۔ لیکن اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ یہ بتاؤ''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''سپر چیف۔ اگر یہ فارمولا بچ جاتا تو ہم یہ فارمولا پاکیشیا کو واپس دے کر اپنی جان چھڑا لیتے۔ پھر یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کام نہ کرتی لیکن اب جبکہ فارمولا ضائع ہو چکا ہے تو اب آپ ہی بتائیں کہ کیا کیا جائے''...... فلوریا نے کہا۔

''یہی بات میں نے بھی سوچی تھی لیکن کوئی حل سمجھ میں نہیں آیا اسی لئے میں نے یہ میٹنگ کال کی ہے''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''سپر چیف۔ میرے خیال میں اب یہی ہوسکتا ہے کہ ہم ان تک یہ بات پہنچا دیں کہ ہم نے فارمولا اسرائیل پہنچا دیا ہے۔ اس طرح ان کا رخ اسرائیل کی طرف ہو جائے گا اور اسرائیل بہرحال ایک بڑا ملک ہے اور اس کے پاس ایسے وسائل ہیں کہ وہ ان سب کا خاتمہ کر دے''...... ایک آدمی نے کہا۔

''لیکن کیا اس طرح ہم یہودیوں کے خلاف کام نہیں کریں گے''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"کروشر کی بات درست ہے۔ اس طرح ہم واقعی یہودیوں کے مفادات کے خلاف کام کریں گے اور ایسا کرنا ناممکن ہے"...... لوئس لوئے نے جواب دیا۔

"باس۔ ایک اور حل ہوسکتا ہے"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"کیا"...... لوئس لوئے نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ یقین دلایا جائے کہ اسرائیل کے پرائم منسٹر نے فارمولا ضائع کر دیا ہے پھر وہ یقیناً خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ سے باز آ جائیں گے"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے گریک۔ لیکن یہ کام کس طرح ہوسکتا ہے"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"جس آدمی نے آپ کو بتایا ہے کہ عمران نے اس سے رابطہ کیا ہے اسے استعمال کیا جائے۔ یقیناً اس عمران کو اس پر اعتماد ہو گا"...... گریک نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی قابل عمل حل ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں لیکن فوری طور پر ہمیں بہرحال انڈر گراؤنڈ ہونا پڑے گا۔ ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر کلوز کر دو اور تم خود بھی انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ میں بھی انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں گا۔ جب مجھے حتمی اطلاع مل جائے گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب ہمارے خلاف کام نہیں کرے گی تو ہم دوبارہ سیٹ اپ قائم کر لیں گے"...... لوئس لوئے نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"پورے سیٹ اپ کو بچانے کے لئے یہ ضروری ہے باس۔ لیکن آپ ابھی ایک ماہ کے لئے ایسا حکم دیں البتہ اسلحے کے بزنس کو کلوز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ہیڈ کوارٹر کو کلوز کر دیا جائے اور آپ سمیت ہم تینوں بھی انڈر گراؤنڈ ہو جائیں لیکن اسلحے کا کام چلتا رہے"...... فلوریا نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ یہ طے ہوگیا۔ اب آپ جا کر اس فیصلے پر فوری عمل کریں۔ میں اس آدمی سے رابطہ کر کے اس عمران تک فارمولے کے ضائع ہونے کی بات پہنچاتا ہوں"...... لوئس لوئے نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

ٹائیگر نے اپنی کار رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ یہاں ایک آدمی سے ملنے آیا تھا۔

اس آدمی کا نام کنگ تھا اور کنگ کا تعلق ایک کلب سے تھا اور ٹائیگر کے نوٹس میں یہ بات آئی تھی کہ کنگ نے کسی غیر ملکی سے نہ صرف طویل ملاقات کی ہے بلکہ اس غیر ملکی سے اس نے بہت بھاری رقم بھی وصول کی ہے اور ٹائیگر کا اصل کام ہی چونکہ ایسے معاملات کا کھوج لگانا تھا اس لئے وہ اس اطلاع پر چونک پڑا تھا۔

اس نے کنگ کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ کنگ اپنے فلیٹ میں ہے تو ٹائیگر اس رہائشی پلازہ میں پہنچ گیا تھا تاکہ کنگ سے اس کے فلیٹ میں ملاقات کر سکے۔

کنگ اس کا دوست تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ کنگ سے اصل بات معلوم کر لے گا کہ غیر ملکی نے اسے ایسا کون سا مشن دیا

ہے جس کے عیوض اسے اس قدر بھاری رقم مل گئی ہے۔

استقبالیہ سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کنگ اپنے فلیٹ میں ہی موجود ہے تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لفٹ میں اس کے ساتھ دو مرد اور ایک عورت بھی تھی۔ انہوں نے پانچویں فلور پر جانا تھا جبکہ ٹائیگر نے چوتھے فلور پر اترنا تھا کیونکہ کنگ کا فلیٹ فورتھ فلور پر تھا۔ لفٹ سے اتر کر وہ راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ کنگ کا فلیٹ سب سے آخر میں تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اس فلور پر ہی اس لڑکی مارتھا کا فلیٹ تھا جسے اس نے چیک کیا تھا اور جہاں سے اسے ریڈ اسپائیڈر کا کارڈ ملا تھا۔

فلیٹ کا دروازہ بند تھا اور سائیڈ پلیٹ پر سمارتھا کے نام کا کارڈ موجود تھا لیکن جیسے ہی ٹائیگر آگے بڑھا اسے فلیٹ کے اندر سے کنگ کی مخصوص آواز سنائی دی۔ آواز تالے میں چابی گھومنے اور دروازہ کھلنے کی تھی۔

ٹائیگر ابھی دو قدم ہی آگے بڑھا ہو گا کہ اس نے اپنے عقب میں دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو وہ آگے جا کر کنگ کے فلیٹ کے دروازے پر رک گیا۔ اسی لمحے مارتھا کے فلیٹ کا دروازہ کھل گیا اور ایک لڑکی باہر آ گئی۔ اس نے بڑے پر اسرار انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور ٹائیگر کو دیکھ کر وہ چونک پڑی لیکن ٹائیگر نے اسی لمحے ہاتھ اٹھا کر کنگ کے فلیٹ کی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا تو لڑکی اطمینان بھرے انداز میں مڑی اور دروازہ لاک کر کے وہ تیز تیز

قدم اٹھاتی ہوئی لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے کنگ کی آواز سنائی دی لیکن ٹائیگر نے جواب نہ دیا اور تیزی سے مڑ کر اس لڑکی کے پیچھے چلتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن اتنی دیر میں لفٹ اس لڑکی کو لے کر نیچے جا چکی تھی۔ ٹائیگر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکا اور پھر بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا وہ نیچے اترتا چلا گیا اور پھر جب وہ گراؤنڈ فلور پر پہنچا تو اس نے اس لڑکی کو پارکنگ کی طرف جاتے دیکھا۔

ٹائیگر نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ وہ واپس چلا جائے کیونکہ یہ لڑکی مارتھا نہیں تھی۔ مارتھا کی تصویر اس نے ائیر پورٹ کے کاغذات میں دیکھی ہوئی تھی۔ اس لڑکی کا چہرہ مارتھا سے یکسر مختلف تھا۔ اسی طرح اس کا ہیئر سٹائل بھی اس سے مختلف تھا لیکن اس کے اس انداز میں فلیٹ سے نکلنے پر اس کے دل میں ایک کھٹک سی پیدا ہو گئی تھی۔

گو یہ لڑکی مارتھا نہیں تھی لیکن بہرحال اس کا کوئی قریبی تعلق اس سے ضرور تھا کہ اس کے پاس مارتھا کے فلیٹ کی باقاعدہ چابی موجود تھی اور اس کا نام سمارتھا بھی مارتھا سے ملتا جلتا تھا اس لئے اس نے اس لڑکی کے بارے میں مکمل چھان بین کا فیصلہ کر لیا۔ کنگ سے تو بعد میں بھی وہ مل سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ لڑکی نیلے رنگ کی کار میں سوار پارکنگ سے

نکلی تو اس کا رخ بیرونی گیٹ کی طرف تھا۔ ٹائیگر نے کار کا نمبر چیک کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کار کے عقبی شیشے پر لگا ہوا ایک مخصوص اسٹیکر بھی اس نے دیکھ لیا۔

اس اسٹیکر کی وجہ سے وہ آسانی سے اس کار کو پہچان سکتا تھا۔ کار کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر بائیں طرف کو مڑ کر آگے بڑھتی چلی گئی تو ٹائیگر دوڑتا ہوا پارکنگ میں پہنچا اور چند لمحوں بعد اس کی کار بھی کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر بائیں طرف مڑی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اس لڑکی کی کار کو چیک کر لیا لیکن اس کی کار چیک کرتے ہی اس نے اپنی کار کی رفتار آہستہ کر دی کیونکہ وہ لڑکی اسے دیکھ چکی تھی اس لئے ٹائیگر اس کے قریب نہ جانا چاہتا تھا۔

پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ لڑکی کی کار مورگن کلب کی عقبی گلی میں مڑ گئی جبکہ ٹائیگر اپنی کار آگے بڑھا لے گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مورگن کلب کی یہ عقبی گلی آگے جا کر بند ہو جاتی ہے۔

مورگن کلب کا مالک اور جنرل منیجر جیرم تھا جو ٹائیگر کا دوست تھا اس لئے ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اس کے آفس کا ایک خفیہ راستہ عقبی گلی سے بھی نکلتا ہے۔ لڑکی کا اس گلی میں کار لے جانے کا مطلب تھا کہ وہ اس خفیہ راستے سے جیرم کے پاس جا رہی ہے۔ ٹائیگر نے کافی آگے جا کر کار کو موڑا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کار کو

کلب کی سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لے گیا۔ وہ کافی عرصے بعد اس کلب میں آیا تھا کیونکہ جیرم کا دھندہ چھوٹے پیمانے پر منشیات اور اسلحے کا تھا اور ٹائیگر کو اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مین گیٹ سے وہ اندر ہال میں آیا تو ہال زیر زمین دنیا کے افراد سے بھرا ہوا تھا۔ وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا اور پھر کاؤنٹر پر پہنچ کر وہ چونک پڑا کیونکہ کاؤنٹر پر اس کا پرانا دوست ڈیگر کھڑا ہوا تھا۔ ڈیگر مختلف کلبوں میں کام کرتا رہتا تھا اور اکثر ٹائیگر سے اس کی ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ ڈیگر اس کی بے حد عزت کرتا تھا اس لئے ٹائیگر بھی اس کے ساتھ دوستانہ انداز میں پیش آتا تھا۔

''ارے۔ تم یہاں آگئے ہو ڈیگر''...... ٹائیگر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر کہا۔

''اوہ آپ۔ جی ہاں۔ میں گزشتہ پندرہ روز سے یہاں موجود ہوں''...... ڈیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آخری بار جب تم سے ملاقات ہوئی تھی تو تم لائٹ بار میں تھے اور جیرم کے بارے میں تو کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے ملازموں کو معاوضہ دینے میں خاصا کنجوس ہے۔ پھر تم لائٹ بار چھوڑ کر یہاں کیسے آگئے''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب جیرم اس کلب کا مالک نہیں ہے۔ وہ اسے فروخت کر

کے کافرستان چلا گیا ہے۔ اب اس کی نئی مالکہ مس سارتھا ہیں۔ وہ بے حد فیاض خاتون ہیں''...... ڈیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

''سارتھا۔ وہ کون ہے۔ نیا نام ہے''...... ٹائیگر نے لہجے میں حیرت بھرتے ہوئے کہا۔

''ابھی ایکریمیا سے آئی ہیں اور انہوں نے آتے ہی یہ کلب خرید لیا ہے۔ خاصی سمجھدار خاتون ہیں۔ کلب کا کام اچھا جا رہا ہے۔ آپ بتائیں آج ادھر کیسے آگئے''...... ڈیگر نے ایپل جوس کا ایک گلاس تیار کر کے ٹائیگر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''میں تو جیرم سے ملنے آیا تھا۔ کافی عرصہ ہو گیا تھا اس سے ملے ہوئے۔ آج ادھر سے گزرا تو میں نے سوچا کہ چلو اس سے ملاقات کر لوں اور اس جوس کا بے حد شکریہ''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوس کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔

''تو پھر آپ مس سارتھا سے مل لیں''...... ڈیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مل تو لوں لیکن اب اس سے میرا تعارف کون کرائے گا اور وہ مجھ سے نہ ملنا چاہے تو''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کا تعارف کرا دیتا ہوں۔ اچھی خاتون ہیں وہ آپ سے مل کر یقیناً خوش ہوں گی''...... ڈیگر نے کہا۔

"کیا یہ بھی جیرم کی طرح منشیات اور اسلحے کے دھندے میں ملوث ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے لیکن ایک کال میں نے ویسے ہی گزرتے ہوئے سن لی تھی۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ مس سمارتھا اسلحے کے سلسلے میں کوئی نہ کوئی کام کرتی ہے"...... ڈیگر نے آہستہ سے کہا۔

"یہ کلب لائن ہی ایسی ہے۔ چاہے مرد ہو یا عورت۔ صرف کلب تک محدود نہیں رہ سکتے"...... ٹائیگر نے جوس کا گلاس خالی کر کے کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اگر آپ ملنا چاہتے ہیں تو میں کروں بات"...... ڈیگر نے کہا۔

"لیکن کہو گے کیا اس سے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ انڈر ورلڈ کے بڑے معروف آدمی ہیں۔ آپ کے تعلقات بے حد وسیع ہیں"...... ڈیگر نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ کرو فون۔ اب اگر میں یہاں آ گیا ہوں تو پھر مل ہی لیتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو ڈیگر نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے ڈیگر بول رہا ہوں مادام"...... ڈیگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام۔ یہاں کاؤنٹر پر انڈر ورلڈ کے معروف آدمی جناب

ٹائیگر موجود ہیں۔ وہ جیرم کے بڑے گہرے دوست ہیں۔ وہ ان سے ملنے آئے تھے۔ آپ کے بارے میں انہیں علم ہی نہ تھا۔ وہ تو واپس جا رہے تھے لیکن میں نے انہیں آپ سے ملاقات پر آمادہ کر لیا ہے۔ وہ بہت اچھے دوست ہیں۔ آپ کو ان سے مل کر یقیناً مسرت ہو گی۔ اس لئے پلیز میرے کہنے پر ایک بار ان سے ملاقات کر لیں"...... ڈیگر نے دوسری طرف سے بات سن کر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ تھینک یو مادام"...... ڈیگر نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مادام بخوشی آپ سے ملنے پر تیار ہو گئی ہیں جناب"...... ڈیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو تم اسے مس کہہ رہے تھے۔ اب اتنی جلدی وہ مس سے مادام کیسے بن گئی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے آپ کے سامنے اسے مس اس لئے کہا تھا کہ آپ انہیں بوڑھی نہ سمجھ لیں۔ ویسے وہ مادام ہی کہلوانا پسند کرتی ہیں"...... ڈیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی ہنس پڑا۔

"او کے۔ تو پھر میں مل آؤں تمہاری اس مس مادام سمارتھا سے"...... ٹائیگر نے کہا تو اس کے مس مادام کہنے پر ڈیگر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ ٹائیگر آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ جیرم کا

دفتر کہاں ہے اس لئے وہ درمیان سے سائیڈ راہداری سے گزر کر آگے بڑھ گیا۔ راہداری خالی پڑی تھی۔

ٹائیگر نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ماسک میک اپ باکس نکال کر اس نے اس میں سے ایک ماسک نکالا اور اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر تیزی سے دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ اس معاملے میں اس کی مہارت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ اسے اب آئینے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ چند لمحوں بعد اس کا چہرہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا اور بالوں کا انداز بھی بدل گیا تھا۔

ٹائیگر آگے بڑھ گیا اور پھر آفس کے دروازے پر پہنچ کر اس نے دروازے کو دھکیلا اور اسے کھولتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ آفس ویسے ہی تھا جیسے جیرم کے وقت میں تھا۔ البتہ اب میز کے پیچھے جیرم کی بجائے وہی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کا تعاقب کرتا ہوا وہ یہاں تک آیا تھا۔

”میرا نام ٹائیگر ہے مادام۔ جیرم میرا بہت اچھا دوست تھا“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کئے بغیر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ڈیگر نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا دھندہ ہے تمہارا“...... سمارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”حساس اسلحے کا دھندہ مادام“...... ٹائیگر نے جواب دیا تو سمارتھا بے اختیار چونک پڑی اور غور سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

”اوہ۔ کس گروپ سے متعلق ہو“...... سمارتھا نے چونک کر پوچھا۔

”ایک بین الاقوامی تنظیم ریڈ اسپائیڈ سے“۔ ٹائیگر نے جان بوجھ کر ریڈ اسپائیڈر کا نام لیا تھا اور اس نام کا ردعمل اس کی توقع سے زیادہ شدید ثابت ہوا۔ سمارتھا اس طرح اچھلی جیسے کرسی میں اچانک الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگی۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا نام لیا ہے تم نے“...... چند لمحوں بعد سمارتھا نے رک رک کر کہا۔

”کیا بات ہے مادام سمارتھا۔ تم اس طرح چونکی کیوں ہو۔ کیا تم جانتی ہو ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں“...... چونکہ سمارتھا نے اسے تم کہا تھا اس لئے ٹائیگر بھی آپ کی بجائے تم پر اتر آیا تھا۔

”ہاں۔ میں نے سنا ہوا ہے کہ یہ انتہائی باوسائل اور بہت طاقتور تنظیم ہے۔ خاص طور پر یورپ اور ایکریمیا میں اس کا بڑا نام ہے۔ اسی لئے تو میں چونکی تھی کہ یہاں پاکیشیا میں بھی اس کا کیا کام ہے“......سمارتھا نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اب اتنی بڑی تنظیم بھی نہیں ہے جتنا شدید ردعمل تم نے ظاہر کیا ہے۔ بہرحال گزارا ہو ہی جاتا ہے“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بہرحال چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کیا پینا پسند کرو گے“......سمارتھا نے

کہا۔

''کچھ نہیں۔ میں برائٹ سٹار پلازہ سے کھا پی کر ہی آ رہا ہوں''...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر اس پلازہ کا نام لے دیا جہاں اس نے سارتھا کو دیکھا تھا اور برائٹ سٹار پلازہ کے نام کا ردعمل بھی سارتھا پر انتہائی شدید ہوا تھا۔

''تم۔ تم کون ہو۔ بولو۔ کون ہو تم''...... یکلخت میز کی کھلی دراز سے سارتھا نے مشین پسٹل اٹھا کر اس کا رخ ٹائیگر کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا تھا۔

''ارے۔ ارے۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ میں نے تو ایک رہائشی پلازہ کا نام لیا ہے۔ اس میں ایسی کیا بات ہے۔ میں وہاں مارتھا سے ملنے گیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا اور اسی لمحے وہ یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود پیپر ویٹ اڑتا ہوا سارتھا کے اس ہاتھ پر لگا جس میں مشین پسٹل تھا۔ سارتھا نے اس پر فائر کھول دیا تھا لیکن ٹائیگر کے اچانک ہٹ جانے کی وجہ سے گولیاں سیدھی سامنے دروازے میں جا لگیں جبکہ ٹائیگر کو پہلے ہی اندازہ ہوگیا تھا اس لئے اس نے پیپر ویٹ اٹھا کر اٹھتے ہی سارتھا کے ہاتھ میں مار دیا تھا ورنہ اس کے لئے مشین پسٹل کا رخ بدل دینا مشکل نہ تھا اور ٹائیگر لازماً ہٹ ہو جاتا۔

پھر جیسے ہی مشین پسٹل سارتھا کے ہاتھ سے نکلا ٹائیگر جو میز کی سائیڈ پر پہنچ چکا تھا اس نے بجلی کی سی تیزی سے سارتھا کی گردن

پکڑی اور پلک جھپکنے میں سارتھا چیختی ہوئی اچھل کر میز کے اوپر سے گھسٹتی ہوئی سامنے کرسی پر گری اور پھر کرسی سمیت نیچے قالین پر جا گری۔

ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے واپس پلٹا اور اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا کاندھے پر رکھا اور اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو سارتھا کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ ٹائیگر نے تیزی سے جھک کر اسے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ اس خفیہ راستے کی طرف بڑھتا چلا گیا جو عقبی گلی میں نکلتا تھا۔

میز کے ایک کونے میں کار کی چابیاں پڑی ہوئی اسے نظر آ گئی تھیں۔ چابیاں اس نے اٹھا لی تھیں۔ اس کا خیال تھا کہ سارتھا کی کار میں ہی اسے ڈال کر رانا ہاؤس لے جائے گا کیونکہ اس کی اپنی کار کلب کے سامنے پارکنگ میں موجود تھی اور اسے وہاں سے یہاں لانے میں کافی وقت لگ سکتا تھا اور اس دوران بے ہوش سارتھا کسی کی نظروں میں آ سکتی تھی۔ عقبی گلی میں پہنچ کر اس نے چابی کی مدد سے کار کا دروازہ کھولا اور بے ہوش سارتھا کو عقبی سیٹ کے درمیانی خلاء میں ٹھونس کر اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر رائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔

چونکہ اس کے چہرے پر ماسک میک اپ تھا اس لئے اسے اس ت کی کوئی فکر نہیں تھی کہ کوئی اسے دیکھ کر پہچان لے گا۔ مختلف

سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ رانا ہاؤس کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور جوزف باہر آ گیا۔

"میں ٹائیگر ہوں جوزف۔ پھاٹک کھولو"...... ٹائیگر نے اسے چونکتا دیکھ کر کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور چند لمحوں بعد جب بڑا پھاٹک کھل گیا تو ٹائیگر جو اس دوران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا کار کو آگے بڑھا کر وسیع و عریض گیراج میں لے گیا اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے اپنے سر اور چہرے پر موجود ماسک اتارا تو سامنے برآمدے میں موجود جوانا جو اجنبی کو دیکھ کر چوکنا سا ہو گیا تھا بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کار کی طرف بڑھنے لگا جبکہ جوزف بھی پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا تھا۔ ٹائیگر نے کار کا عقبی دروازہ کھولا۔

"اس لڑکی کو اٹھا کر بلیک روم میں لے جاؤ۔ اس کا میک اپ چیک کرو۔ میں اس دوران کلب سے اپنی کار لے آؤں"...... ٹائیگر نے جوزف سے کہا۔

"یہ ہے کون"...... جوزف نے پوچھا۔

"عمران صاحب کے ایک کیس کے سلسلے میں مشکوک ثابت ہوئی ہے۔ اسی لئے میں اسے یہاں لایا ہوں۔ اس سے تفصیلی پوچھ گچھ ہو گی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"...... جوانا نے کہا اور اس نے بے ہوش سارتھا کو

اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اندرونی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا تم یہ کار واپس لے جاؤ گے"...... جوزف نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کو راستے میں کہیں چھوڑ دوں گا۔ اس کا یہاں رہنا مناسب نہیں ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ماسک میک اپ باکس نکالا اور ایک اور ماسک نکال کر اس نے اسے اپنے سر اور چہرے پر چڑھایا اور وہیں کھڑے کھڑے اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو تھپتھپانا شروع کر دیا۔

پہلا ماسک اس نے اس لئے اتار دیا تھا کہ جوانا اور جوزف مطمئن ہو سکیں اور چونکہ اترا ہوا ماسک دوبارہ استعمال نہیں ہو سکتا تھا اس لئے اسے نیا ماسک چڑھانا پڑا تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سارتھا کی کار کو رانا ہاؤس سے نکال کر باہر آ گیا۔ کلب سے تقریباً دو سڑکیں پہلے اس نے کار ایک پبلک پارکنگ میں روکی اور پھر وہیں بیٹھے بیٹھے اس نے اپنا دوسرا ماسک بھی اتار دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پیدل چلتا ہوا کلب پہنچ گیا۔

اس نے پارکنگ بوائے کو پارکنگ کارڈ اور رقم دی اور پھر کار لے کر وہ واپس رانا ہاؤس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سارتھا اس کی نظروں میں کافی مشکوک ہو چکی تھی۔ اس نے ریڈ اسپائیڈر اور برائٹ سٹار پلازہ کے نام سن کر جس ردعمل کا اظہار کیا تھا اس نے

ٹائیگر کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اسے رانا ہاؤس لے جائے۔ گو اس کے اپنے خیال کے مطابق سارتھا میک اپ میں نہ تھی لیکن وہ اسے اچھی طرح چیک کر لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

"کیا تم نے اس کا میک اپ چیک کیا"...... ٹائیگر نے جوانا سے پوچھا جو باہر ہی موجود تھا۔

"ہاں۔ چیک کر لیا ہے اور یہ لڑکی میک اپ میں نہیں ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ خود ہی بتائے گی سب کچھ"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا اس کے ساتھ تھا۔ بلیک روم میں ایک کرسی پر سارتھا بے ہوشی کے عالم میں راڈز والی کرسی میں جکڑی ہوئی موجود تھی۔

"یہ لڑکی مجھے انتہائی تربیت یافتہ لگتی ہے اس لئے راڈز کو ڈبل لاکڈ کر دو تاکہ یہ کوئی جدوجہد نہ کر سکے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے کرسی کے عقب میں موجود ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ راڈز ڈبل ہوتے چلے گئے اور لڑکی کی گرفت مزید سخت ہو گئی۔ اب وہ لاکھ جدوجہد کرتی راڈز والی کرسی سے آزاد نہ ہو سکتی تھی۔

"گڈ۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے ماسٹر سے بات کر لو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ

خود اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہیں"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی مجھے اس پر صرف شک ہی ہے۔ جب کوئی خاص بات سامنے آئے گی تو پھر ہی میں باس سے بات کروں گا ورنہ انہیں خواہ مخواہ تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے سارتھا کا ناک اور منہ ایک ہاتھ سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب سارتھا کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر وہ ٹائیگر کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سارتھا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہوں۔ میں کہاں ہوں"...... سارتھا نے پوری طرح شعور میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے ٹائیگر اب اپنے اصل چہرے میں تھا اس لئے وہ اسے فوری طور پر پہچان نہ سکی تھی جبکہ جوانا کو وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔

"میرا نام ٹائیگر ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو سارتھا چونک پڑی۔ ں کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ٹائیگر۔نہیں۔تم ٹائیگر نہیں ہو۔ ہاں البتہ لباس وہی ہے''...... سمارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس وقت میں ماسک میک اپ میں تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوہ نہیں۔تم غلط کہہ رہے ہوایسا ہوتا تو مجھے فوراً معلوم ہو جاتا لیکن میں کہاں ہوں۔ میں تو اپنے آفس میں تھی اورتم نے مجھے یہاں کیوں جکڑ رکھا ہے اور یہ نیگرو کون ہے۔تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو اور کیسے لائے ہو''......سمارتھا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں تمہارے آفس کے خفیہ راستے سے اٹھا کر یہاں لے آیا ہوں۔ اس راستے کا مجھے علم تھا کیونکہ کلب کا پہلا مالک جیرم میرا دوست تھا اور یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جوانا۔ ایکریمیا کی مشہور زمانہ پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم جو سچ ہے وہ بتا دو ورنہ یہ تمہارا کیا حشر کرے گا اس کے بارے میں تم شاید سوچ بھی نہ سکو''...... ٹائیگر نے اس بار سنجیدہ لہجے مین کہا۔

''کیا بتاؤں۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ تم کیوں میرے خلاف ہو گئے۔ نجانے کیا چاہتے ہو تم مجھ سے''...... سمارتھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اب وہ ذہنی طور پر سنبھل گئی ہے۔

''گڈ شو۔ تم جس طرح سے کرسی کے راڈز کھولنے کے لئے ٹانگ پیچھے کی طرف لے جا رہی ہواس سے پتہ چلتا ہے کہ تم تربیت یافتہ ایجنٹ ہولیکن ٹانگ پیچھے لے جا کر بٹن پریس کرنے کی تکلیف مت کرنا سمارتھا۔ یہ کرسیاں ڈبل لاکڈ ہیں اس لئے تم یہ راڈز نہ کھول سکو گی''...... ٹائیگر نے کہا کیونکہ اس نے سمارتھا کی ٹانگ کو مڑتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

''مم۔مم۔ میں تو ویسے ہی ٹانگ میں درد کی وجہ سے اسے سیدھی کر رہی تھی۔ میں بے قصور ہوں۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں۔ میں''......سمارتھا نے کہا۔

''پہلے تم یہ بتاؤ کہ برائٹ سٹار پلازہ میں تم مارتھا کے فلیٹ میں کیا کر رہی تھی اور تمہارے پاس اس کی چابیاں کیسے آ گئیں''۔ ٹائیگر نے کہا تو سمارتھا بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ۔ اوہ۔ اب مجھے یاد آ گیا۔ جب میں اس فلیٹ سے نکل رہی تھی تو تم ساتھ والے فلیٹ کی ڈور بیل کا بٹن پریس کر رہے تھے۔ ہاں مجھے یاد آ گیا ہے۔ بالکل یاد آ گیا ہے''......سمارتھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔تمہاری بات درست ہے۔ میں نے تمہیں اس فلیٹ سے نکلتے دیکھ کر تمہارا پیچھا کیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مارتھا نے یہ فلیٹ مجھے ایکریمیا میں فروخت کر دیا تھا اور چابیاں مجھے دے دی تھیں لیکن میں نے ابھی وہاں رہائش نہیں

رکھی“...... سمارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم مارتھا سے یہ بات کنفرم کرا سکتی ہو“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کنفرم۔ وہ کیسے“...... سمارتھا نے چونک کر کہا۔

”فون کے ذریعے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ اب کہاں ہے۔ میری اس سے ملاقات ناراک میں ہوئی تھی۔ اس وقت میری جیرم سے کلب کے سلسلے میں بات چیت ہو رہی تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں مستقل پاکیشیا شفٹ ہو رہی ہوں تو اس نے مجھے اپنا فلیٹ خریدنے کے لئے کہا اور چونکہ میرے نزدیک جو قیمت مارتھا نے بتائی تھی وہ نہ ہونے کے برابر تھی اس لئے میں نے اسے رقم دے کر چابیاں لے لیں“...... سمارتھا نے کہا۔

”اس نے فلیٹ تمہارے نام ٹرانسفر کرنے کے لئے اس کی کوئی دستاویز دی ہوں گی“...... ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں۔ اس کی میں نے کوئی ضرورت ہی نہیں سمجھی تھی۔ کسی کو کیا اعتراض ہوسکتا تھا“...... سمارتھا نے کہا۔

”جوانا۔ یہ لڑکی مسلسل جھوٹ بول رہی ہے۔ میرے خیال میں یہ چاہتی ہے کہ تم اسے سچ بولنے پر مجبور کرو“...... ٹائیگر نے اس بار ساتھ بیٹھے ہوئے جوانا سے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں ابھی اس کی ہڈیاں توڑتا ہوں۔ ہڈیاں ٹوٹتے ہی یہ سچ بولنا شروع کر دے گی“...... جوانا نے

سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نن نن۔ نہیں۔ مت مارو مجھے۔ پلیز۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں بالکل بے گناہ ہوں“...... سمارتھا نے بری طرح سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب باس والا نسخہ استعمال کرنا پڑے گا ورنہ یہ زبان نہیں کھولے گی“...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکالا اور اٹھ کر سمارتھا کی طرف بڑھ گیا۔

”مت مارو مجھے۔ میں بے گناہ ہوں۔ مت مارو۔ فار گاڈ سیک مجھے مت مارو“...... سمارتھا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر نے انتہائی سرد مہری سے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر سے اس نے اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا۔ کمرہ سمارتھا کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔

ابھی اس کی چیخ گونج ہی رہی تھی کہ ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور سمارتھا کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹتا چلا گیا اور کمرہ سمارتھا کے پے در پے بھیانک اور انتہائی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے اس کے سر پر موجود ہاتھ اٹھانے کی بجائے خنجر کا دستہ اس کی پیشانی ابھر آنے والی نیلے رنگ کی رگ پر مار دیا اور سمارتھا کے حلق سے یکلخت ایسی آوازیں

نکلنے لگیں جیسے اس پر جان کنی کی کیفیت طاری ہوگئی ہو۔ اس کا پورا جسم بری طرح کانپنا اور لرزنا شروع ہوگیا تھا۔ اس کے چہرے پر پسینہ آبشار کی صورت میں بہنے لگا تھا۔ اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور اس کی حالت انتہائی خستہ ہو رہی تھی۔

''بولو۔ مارتھا کہاں ہے۔ بولو''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں مارتھا ہوں۔ میں مارتھا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ میری بات کا یقین کرو۔ میں مارتھا ہوں۔ میں میں''...... سمارتھا کے منہ سے رک کر الفاظ نکلے تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم مارتھا ہو۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں ہی مارتھا ہوں''...... مارتھا نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا اس کے بولنے کے انداز سے ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

''ہونہہ۔ تو پھر مجھے یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر افتخار حیدر کو کس نے ہلاک کیا تھا''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں نے۔ میں نے ہلاک کیا تھا ڈاکٹر افتخار حیدر کو۔ میں سچ بول رہی ہوں۔ میں نے مارا تھا ڈاکٹر افتخار حیدر کو''...... سمارتھا نے اسی طرح کانپتے ہوئے لہجے میں رک رک کر کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ لاشعوری طور پر بول رہی ہے۔

''تفصیل بتاؤ''...... ٹائیگر کا لہجہ مزید سرد ہوگیا۔

''مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں بتاتی ہوں۔ سب بتاتی ہوں''...... اچانک سمارتھا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہنا شروع کیا تو ٹائیگر نے خنجر کے دستے سے اس کی پیشانی پر دوسری ضرب لگا دی اور اس ضرب کے نتیجے میں سمارتھا کا جسم یکلخت تڑپا اور پھر ساکت ہوگیا۔ اس کا چہرہ یکلخت پتھریلا سا ہوگیا اور آنکھیں ایک زاویئے پر مرکوز ہوگئیں۔

''تفصیل بتاؤ۔ کیسے تم نے ڈاکٹر افتخار حیدر کو ہلاک کیا اور کیوں کیا تھا۔ بولو۔ جلدی بولو ورنہ......'' ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''وہ۔ وہ مجھے ریڈ اسپائیڈر کے باس نے حکم دیا تھا کہ میں ڈاکٹر افتخار حیدر کو ہلاک کر کے اور اس سے فامولا حاصل کر کے اس کی فلم بناؤں اور فارمولا وہیں جلا دوں اور ڈاکٹر افتخار حیدر کو اس انداز میں ہلاک کروں کہ اس کی موت قدرتی معلوم ہو۔ میں نے ڈاکٹر افتخار حیدر کو ٹریس کیا۔ وہ مجھے ایک کلب میں ملا تھا اور وہ عیاش طبع آدمی تھا۔ میں نے اس پر اپنے مخصوص نسوانی حربے آزمائے تو وہ میرے قابو میں آ گیا۔ پھر میں اس کی رہائش گاہ پر آنے جانے لگی۔ میں نے دو راتیں اس کے ساتھ گزاریں۔ میں نے شراب میں ایک مخصوص کیمیکل ملا کر اسے پلا دی اور پھر ڈاکٹر افتخار حیدر میرے ٹرانس میں آ گیا۔ میں نے اسے حکم دیا کہ وہ اینٹی میزائل

سسٹم کا فارمولا اور اس کی کاپی لے آئے اور وہ لے آیا۔ پھر میں نے اسے مخصوص دوا کا انجکشن لگا دیا اور اس پر ہلکا سا دل کا دورہ پڑا تو اس نے خود ہی ڈاکٹر کو فون کر دیا۔ پھر وہ ہلاک ہو گیا۔ میں نے اس فارمولے کی فلم بنائی اور فارمولے اور کاپی کو جلا کر واپس آ گئی۔ پھر میں نے یہ فلم ایکریمیا بھجوا دی۔ پھر مجھے فوری طور پر ایکریمیا پہنچنے کا کہا گیا اور میں وہاں پہنچ گئی۔ وہاں ایک ماہر نے میرے چہرے کی سرجری کر کے میرا چہرہ بدل دیا۔ میں نے اپنا ہیئر سٹائل بھی بدل دیا اور اپنی مردہ بہن سمارتھا کا نام اپنا لیا۔ مجھے نئے کاغذات مل گئے اور پھر میں واپس پاکیشیا آ گئی۔ یہاں میں نے اپنے آپ کو سب کی نظروں سے بچانے کے لئے جیرم کا کلب خرید لیا۔ پھر میں برائٹ سٹار پلازہ میں اپنے فلیٹ پر گئی۔ وہاں سے میں نے ایک اہم چیز اٹھانی تھی۔ وہ چیز اٹھا کر میں واپس نکلی تو تم نے مجھے دیکھ لیا اور اور......“ سمارتھا نے رک رک کر خود ہی ساری تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”کیا اہم چیز تم نے اٹھانی تھی فلیٹ سے بولو“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”اس فارمولے کی فلم کی دوسری کاپی“...... سمارتھا نے جواب دیا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

”دوسری کاپی۔ کیا مطلب۔ کھل کر بتاؤ“...... ٹائیگر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”میں نے فارمولے کی جو کاپی بنائی تھی اس کی ایک نقل میں نے اپنے پاس محفوظ کر لی تھی تاکہ اگر ایک کاپی گم ہو جائے تو میں دوسری کاپی ہیڈ کوارٹر بھجوا دوں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ میرے والی کاپی اسرائیل بھجوائی گئی ہے اور اسرائیل کے پرائم منسٹر نے یہ فلم ضائع کر دی ہے کیونکہ وہ اس فارمولے کو کسی صورت بھی کسی کے سامنے نہ لانا چاہتے تھے تاکہ کوئی ان کے میزائل کا اینٹی سسٹم نہ بنا سکے۔ مجھے چونکہ بطور مارتھا فوری طور پر ایکریمیا جانا پڑا تھا اس لئے میں دوسری کاپی ساتھ نہ لے جا سکتی تھی۔ اب یہاں واپس آ کر میں نے سوچا کہ اس کاپی کو وہاں سے نکال کر کسی بنک لاکر میں محفوظ کر دوں تاکہ خفیہ طور پر اس کا سودا کسی دوسرے ملک سے کر کے بھاری رقم کما سکوں لیکن تم وہاں آفس میں پہنچ گئے اور پھر میں بے ہوش ہو گئی اور اس کے بعد یہ سب ہو گیا“...... سمارتھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تو بتاؤ کہ وہ دوسری کاپی اب کہاں ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”میری جیکٹ کی اندرونی جیب میں موجود ہے۔ میں آفس میں بیٹھی سوچ رہی تھی کہ جا کر کسی بنک لاکر میں اسے رکھوں کہ تم آ گئے“...... سمارتھا نے جواب دیا۔

”جوانا کیا تم نے اس کی تلاشی لی تھی“...... ٹائیگر نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ ایک جیب میں ایک مائیکروفلم موجود تھی۔ وہ میں نے میز پر رکھ دی ہے"...... جوانا نے سائیڈ پر پڑی ہوئی میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اس میز کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں دیگر متفرق چیزوں کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹی سی ڈبیہ بھی موجود تھی۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس مائیکروفلم کو چیک کر لوں۔ تم اس کا خیال رکھنا"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران نے اپنے لباس کو آخری ٹچ دیا اور پھر وہ مطمئن ہو کر ڈریسنگ روم سے باہر آ گیا۔ اس نے سلیمان کو آواز دی۔

"جی صاحب"...... دوسرے لمحے سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"میں ٹیم لے کر ایکریمیا جا رہا ہوں مشن پر۔ تم نے فلیٹ کا خیال رکھنا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران مڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ رانا ہاؤس سے"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''رانا ہاؤس سے۔ کیا مطلب۔ کیا وہاں جوزف اور جوانا کافی نہ تھے کہ تم بھی وہاں پہنچ گئے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا تم نے بھی ان کے ساتھ بسیرا کرنے کا پروگرام بنا لیا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''باس۔ میں نے مارتھا کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ اس وقت رانا ہاؤس میں ہے اور فارمولے کی دوسری کاپی بھی اس سے دستیاب ہوگئی ہے۔ میں نے اسے چیک کیا ہے۔ وہ واقعی اینٹی میزائل سسٹم کا فارمولا ہے۔ اسی ڈاکٹر افتخار حیدر کا فارمولا''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی''...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ آپ آ جائیں۔ مارتھا سے مزید کچھ پوچھنا چاہیں تو وہ ابھی زندہ ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''حیرت انگیز۔ جس کام کے لئے ہم ایکریمیا جا رہے تھے وہ ٹائیگر نے یہیں مکمل کر لیا ہے۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن ٹائیگر''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ شاگرد ہمیشہ استاد سے آگے بڑھ

جاتا ہے''...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اس بار تو ایسا ہی ہوا ہے''...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''تو کیا اب آپ ایکریمیا نہیں جائیں گے''...... سلیمان نے عمران کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

''یہ تو رانا ہاؤس جا کر معلوم ہوگا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اب واقعی ایکریمیا نہ ہی جانا پڑے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ فلیٹ سے نکل کر راہداری میں آیا اور سیڑھیاں اتر کر وہ تیزی سے نیچے موجود گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے سے ہو رہے تھے کیونکہ مارتھا تو ایکریمیا جا چکی تھی اور پھر فارمولے کی کاپی کا یہاں سے دستیاب ہو جانا ایک ایسی بات تھی جو کسی طرح بھی اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہی تھی۔ رانا ہاؤس پہنچ کر اس نے کار جیسے ہی گیراج میں روکی اور نیچے اترا تو ٹائیگر اس کے قریب پہنچ گیا۔

''تم نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے ٹائیگر دی گریٹ۔ یہ سب کیسے ہوا ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے گنگ سے ملنے برائٹ سٹار پلازہ میں جانے سے لے کر مارتھا سے پوچھ گچھ تک کی پوری تفصیل بتا دی۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی

ہوئی مائیکروفلم عمران کی طرف بڑھا دی۔

"کمال کر دیا تم نے۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن اسے کہتے ہیں کارکردگی"...... عمران نے تحسین آمیز انداز میں ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ گلاب کے پھول کی مانند کھل اٹھا۔

"تھینک یو باس"...... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس دوران جوزف اور جوانا نے بھی عمران کو سلام کیا۔

"اچھا رکو۔ میں پہلے اس فارمولے کو چیک کرلوں۔ پھر بات ہوگی"...... عمران نے ان دونوں کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ عمران نے بڑی تفصیل سے اس فارمولے کو چیک کیا اور پھر اس نے مشین آف کر کے فلم کو ڈبیہ میں ڈال کر اسے جیب میں ڈال لیا۔

"مجھے جوانا نے مشورہ دیا تھا کہ سارتھا سے پوچھ گچھ سے پہلے آپ سے بات کر لوں لیکن اس وقت مجھے صرف شک تھا کیونکہ میری نظروں میں یہ میک اپ میں نہ تھی اور جوانا نے بھی بتایا تھا کہ اس نے سپیشل میک اپ واشر سے چیکنگ کی ہے۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے لیکن میں اس لئے مشکوک تھا کہ ریڈ اسپائیڈر اور برائٹ سٹار پلازہ کے نام سن کر اس نے شدید ردعمل ظاہر کیا تھا۔ جب میں اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرنے لگا تو اس

نے انتہائی اعتماد سے جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ چنانچہ مجبوراً مجھے پہلے اس کے نتھنے کاٹنے پڑے اور پھر پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضرب لگا کر اس کے لاشعور میں موجود سب کچھ باہر نکالنا پڑا ورنہ شاید یہ تربیت یافتہ عورت کم از کم اس دوسری کاپی کے بارے میں کچھ نہ بتاتی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اس سے ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرو۔ میں یہ فلم فوری طور پر سر داور کو پہنچا دوں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے اچانک اغوا ہونے پر یہاں ریڈ اسپائیڈر کا گروپ حرکت میں آ جائے۔ میں پہلے اس فلم کو محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کا تحفظ بند ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بلیک روم میں جانے کی بجائے باہر گیراج میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ پھر سر داور سے مل کر اس نے فارمولے والی فلم ان کے حوالے کر کے انہیں سارے واقعات بتائے تو سر داور فلم کے اس طرح مل جانے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت پر شکر بجا لائے۔

عمران نے ان سے کہہ دیا کہ وہ اس فارمولے کی دو تین کاپیاں کرا لیں تاکہ دوبارہ اسے چرایا نہ جا سکے اور ایک کاپی سر سلطان کے ذریعے چیف آف سیکرٹ سروس کو بھی بھجوا دیں اور اس فارمولے پر کام اس انداز میں شروع کرایا جائے کہ ایکریمیا، اسرائیل یا کافرستان کو اس کا علم نہ ہو سکے کیونکہ یہ دوسری کاپی اس

لڑکی مارتھا نے اپنے طور پر بنائی تھی۔ اس کا علم اس کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے اس لئے اسرائیل اور ریڈ اسپائیڈر یہی سمجھتے رہیں گے کہ فارمولا ختم ہو چکا ہے اور سرداور کے وعدہ کرنے پر عمران نے ان سے اجازت لی اور پھر سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

"آپ نے تو ایکریمیا جانا تھا۔ پھر"...... بلیک زیرو نے سلام دعا کے بعد پوچھا۔

"اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے۔ وہ بغیر گئے یہاں بیٹھے بٹھائے بھی چیک کا بندوبست کر سکتا ہے"...... عمران نے سلام کا جواب دینے کے بعد کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں بیٹھے بٹھائے چیک کا بندوبست۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے اسے ٹائیگر کے فون کرنے سے لے کر سرداور سے جا کر ملنے تک تمام روئیداد سنا دی۔

"حیرت ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ رحم کرے تو اسباب بھی خودبخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس فارمولے کا اس انداز میں مل جانا کہ اسرائیل اور ایکریمیا اسے ختم کر چکے ہوں واقعی اللہ تعالیٰ کی پاکیشیا اور اس کے عوام پر خصوصی رحمت ہے"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور مجھ پر بھی کہ اب یہاں بیٹھے بٹھائے چیک مل جائے گا وہ بھی بغیر کوئی بھاگ دوڑ کئے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے کیا ہی کیا ہے جو آپ کو چیک ملے گا۔ تمام کام تو ٹائیگر نے کیا ہے اور ٹائیگر کو ہائر ہی نہیں کیا گیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ دیکھو تو سہی تمہاری کتنی رقم بچ گئی ہے ورنہ ٹیم یہاں سے نجانے کہاں کہاں جاتی۔ یہ سب اخراجات بچ گئے ہیں اور پھر ٹائیگر میرا شاگرد ہے اور اگر استاد کو تم نے ہائر کیا ہے تو سمجھو شاگرد بھی ہائر ہو گیا"...... عمران نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اب آپ اس ریڈ اسپائیڈر کے خلاف کام نہیں کریں گے"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"اب کام کرنے کے لئے کیا رہ گیا ہے۔ اب ایکریمیا جا کر صرف ریڈ اسپائیڈر کا خاتمہ کرنا سیکرٹ سروس کا کام نہیں ہے۔ ایسی نجانے کتنی تنظیمیں پوری دنیا میں کام کر رہی ہوں گی۔ کیا ضرورت ہے ان کے لئے جوتے گھسانے اور خاص طور پر جان کو جوکھوں میں ڈالنے کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس تنظیم نے ڈاکٹر افتخار حیدر کو ہلاک کیا ہے۔ کیا آپ یہ بھول گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں میں کچھ نہیں بھولا۔ لیکن ڈاکٹر افتخار حیدر کو مارتھا نے ہلاک کیا تھا اور اب تک مارتھا ہلاک ہو چکی ہو گی اس لئے حساب برابر ہو چکا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھا کر ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑے کیونکہ سلیمان بغیر کسی انتہائی ضرورت کے یہاں کال نہیں کرتا تھا۔

"کیا ہوا ہے سلیمان۔ کوئی خاص بات"...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"ایکریمیا سے اولڈ تھامسن کا فون آیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے کوئی انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے اس لئے آپ اسے فون کر لیں"...... سلیمان نے کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ڈائری نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ عمران صفحے پلٹتا رہا۔ پھر ایک صفحے کو کچھ دیر تک غور سے دیکھ کر اس نے ڈائری بند کر کے رکھی اور فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گلیڈ کلب"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ کرخت تھا۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ اولڈ تھامسن سے

بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اولڈ تھامسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد اولڈ تھامسن کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ تم نے میرے فلیٹ پر فون کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے فون کیا تھا کیونکہ مجھے ایک ایسی خبر ملی ہے جس کا تعلق تمہارے ملک سے ہے اور خبر بھی انتہائی اہم ہے لیکن میرے پاس تمہارا فون نمبر نہ تھا اس لئے میں نے تمہارے شہر کی انکوائری سے تمہارا نمبر معلوم کر کے وہاں فون کیا تھا"...... اولڈ تھامسن نے کہا۔

"کیا خبر ہے۔ بتاؤ"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تمہارے ملک کے کسی فارمولے کو ریڈ اسپائیڈر نے اس انداز میں چرایا کہ اصل فارمولا جلا دیا اور اس کی مائیکرو فلم بنا لی۔ یہ مائیکرو فلم ریڈ اسپائیڈر نے اسرائیل کے پرائم منسٹر کو پہنچا دی اور پرائم منسٹر نے اس مائیکر فلم کو واش کر کے ضائع کر دیا۔ یہ خبر جب مجھے ملی تو میں بے حد حیران ہوا کہ اس قدر محنت سے حاصل کی گئی مائیکر فلم کو واش کر دیا گیا ہے تو میں نے اپنے ذرائع سے اسرائیل سے اس بات کی تصدیق کرائی تو واقعی اس بات کی تصدیق کر دی گئی پھر میں نے وجہ معلوم کی تو مجھے بتایا گیا کہ اسرائیل اور

ایکریمیا کے کسی خاص میزائل کے خلاف پاکیشیا نے اینٹی میزائل سسٹم فارمولا ایجاد کیا تھا اور اس میزائل کے تحفظ کے لئے اسرائیل نے ریڈ اسپائیڈر کے ذریعے اصل فارمولا جلا دیا اور فلم حاصل کر لی یہ فلم اس لئے واش کر کے ختم کر دی گئی کہ پاکیشیا کے ساتھ ساتھ کوئی اور ملک بھی اس سے اینٹی سسٹم نہ بنا سکے کیونکہ یہ اسرائیل اور ایکریمیا کے خصوصی میزائلوں کو ناکارہ کر سکتا تھا۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں''...... اولڈ تھامسن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا ورنہ میں خواہ مخواہ اس فلم کے حصول کے لئے بھاگتا پھرتا۔ تھینک یو اولڈ تھامسن۔ رئیلی تھینک یو''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''یہ کیسی اطلاع ہے عمران صاحب۔ مجھے تو اس کی وجہ تسمیہ سمجھ میں نہیں آئی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ریڈ اسپائیڈر اور اسرائیل کو اس بات کا واقعی علم نہیں ہے کہ مارتھا نے دوسری کاپی بنا لی تھی۔ انہوں نے ریڈ اسپائیڈر کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانے کے لئے یہ اطلاع بھجوائی ہے جبکہ بقول ٹائیگر مارتھا پہلے ہی بتا چکی تھی کہ اسے

معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی بھیجی ہوئی کاپی اسرائیل میں ضائع کر دی گئی ہے اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ یہ فارمولا بہرحال اسرائیل اور ایکریمیا کے ہارڈ بلاسٹر میزائلوں کے خلاف تھا۔ اب پاکیشیا خاموشی سے اس اینٹی میزائل سسٹم کو تیار کر کے یہاں نصب کر لے گا اور اس کے بارے میں کسی کو علم بھی نہ ہو گا۔ مطلب کھیل ختم اور پیسہ ہضم''...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مطلب ہے کہ مشن ختم ہو گیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں''......عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رانا ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ ٹائیگر موجود ہے یہاں''......عمران نے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''اس لڑکی مارتھا کا کیا ہوا''......عمران نے پوچھا۔

''اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دی گئی ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میری ٹائیگر سے بات کراؤ''......عمران نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ میں آپ کی کال کے انتظار میں ہی یہاں رکا ہوا تھا''...... کچھ دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''اس لڑکی سے ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''باس۔ مارتھا ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں صرف اتنا جانتی ہے کہ اس کا باس جس کا نام سارگم ہے ناراک میں رہتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اور کچھ نہیں جانتی تھی۔ البتہ اس نے ایک بات ایسی کہی ہے جس پر مجھے تو یقین نہیں آیا لیکن جس حالت اور کیفیت میں اس نے بتایا ہے وہ جھوٹ نہیں بول سکتی تھی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا بتایا ہے اس نے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''باس۔ مارتھا نے بتایا ہے کہ ریڈ اسپائیڈر کے تحت بحر ہند کے مشہور جزیرے جوگاریا میں جو گریٹ لینڈ کے تحت ہے ایک خفیہ میزائل اسٹیشن تیار کیا جا رہا ہے تاکہ وہاں اسے اسرائیل کے خصوصی میزائلوں کو پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر فائر کیا جا سکے۔ مارتھا نے بتایا ہے کہ اس کے چیف نے اسے بتایا ہے کہ میزائل اسٹیشن تیار ہو چکا ہے اور ادھر اسرائیل میں ہارڈ بلاسٹر میزائل بھی تیاری کے آخری مرحلے میں ہیں۔ جیسے ہی میزائل تیار ہوں گے انہیں جوگاریا بھجوا دیا جائے گا اور وہاں سے انہیں فوری طور پر پاکیشیا پر فائر کر دیا جائے گا۔ میرے مزید پوچھنے پر اس نے بتایا کہ ایک ڈیڑھ ہفتے کے

دوران ایسا ہو جائے گا لیکن وہ اس بارے میں مزید کوئی تفصیل نہیں بتا سکی۔ البتہ اس نے یہ بتایا ہے کہ کافرستان نے اسرائیل سے رابطہ کیا تھا تاکہ کافرستان سے پاکیشیا پر میزائل فائر ہو سکے لیکن جب وہاں کا اسرائیلی سائنس دانوں نے جائزہ لیا تو ایسا ہونا ممکن نہیں تھا کیونکہ راستے میں ایسے پہاڑ آ جاتے ہیں جنہیں یہ میزائل عبور نہیں کر سکتا اس لئے کافرستان کی بجائے جوگاریا کا انتخاب کیا گیا اور پھر وہاں میزائل اسٹیشن کی تیاری شروع کر دی گئی اور اب وہ مکمل بھی ہو چکا ہے''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں اس بات پر یقین کیوں نہیں آیا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''اس لئے باس کہ مارتھا کی اتنی اہمیت نہیں ہو سکتی کہ اس قدر اہم ترین پراجیکٹ کے بارے میں اسے بتایا جا سکے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مارتھا دوسروں کو احمق بنانے کا فن جانتی تھی کیونکہ ڈاکٹر افتخار حیدر کو اس نے جس طرح احمق بنایا ہے وہ انتہائی حیران کن ہے۔ ڈاکٹر افتخار حیدر سائنس دان تھا اور سائنس دان بھی انتہائی سینئر۔ ایسا خشک مزاج آدمی بھی اگر مارتھا کی انگلیوں پر ناچنے لگے تو یہ سارگم تو بہرحال سائنس دان نہیں ہے۔ البتہ یہ بتاؤ کہ سارگم کے بارے میں اس نے کچھ تفصیل بتائی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اس نے بتایا ہے کہ سارگم ناراک کے معروف

ہوٹل ماسٹر ویو کا مالک ہے اور بطور مالک وہ اس ہوٹل میں بیٹھتا ہے لیکن وہاں اس کا نام سارگم نہیں بلکہ لارڈ میگراتھ ہے۔ سارگم اس کا کوڈ نام ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کیا آپ اس کی تصدیق کریں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ تصدیق تو کرنا ہو گی۔ صرف ایک لڑکی کی بات پر تو ٹیم جوگاریا نہیں جا سکتی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کروچ کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

''جوہم سے بات کراؤ۔ میں کافرستان سے بول رہا ہوں''۔ عمران نے آواز بدل کر کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ جوہم بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''چیف۔ سپیشل نمبر پر بات کرو''...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ چیف سپیکنگ''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جوہم بول رہا ہوں چیف۔ حکم''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ریڈ اسپائیڈر کے بارے میں کچھ جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''یس چیف۔ حساس اسلحے کو ڈیل کرنے والی ایک خطرناک اور فعال تنظیم ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اس کا ناراک میں چیف ہے سارگم۔ اس کے بارے میں جانتے ہو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

''نہیں چیف۔ میں نے اس میں دلچسپی نہیں لی کیونکہ اسلحے سے ہمارا کوئی تعلق ہی نہیں ہے''...... جوہم نے جواب دیا۔

''ناراک کا معروف ہوٹل ہے ماسٹر ویو۔ اس کا مالک لارڈ میگراتھ بطور مالک ہوٹل میں بیٹھتا ہے لیکن وہ کوڈ نام سارگم کے ساتھ ناراک میں ریڈ اسپائیڈر کا چیف ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اطلاع ملی ہے کہ اس سارگم یا لارڈ میگراتھ نے بتایا ہے کہ بحرہند کے جزیرے جوگاریا میں ریڈ اسپائیڈر کے تحت ایک میزائل اسٹیشن تیار کیا گیا ہے جہاں سے اسرائیلی مخصوص میزائل فائر کر کے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ کیا جائے گا۔ میں نے اس اطلاع کی فوری طور پر تصدیق کرانی ہے اور یہ تصدیق سارگم یا لارڈ میگراتھ

ہی کر سکتا ہے۔ کیا تم اس سے پوچھ گچھ کر سکتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”یس سر۔ بڑی آسانی سے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کی تصدیق کراؤ اور اگر اس سے اس میزائل اسٹیشن کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم ہو سکیں تو معلوم کر کے سپیشل فون پر رپورٹ کرو“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”آپ جو ہم کو بہت کم کام دیتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”وہ وہاں پاکیشیا کا سپیشل ایجنٹ ہے اور اسے دوسروں کی نظروں سے بچانے کے لئے مخصوص کاموں میں ہی ملوث کیا جا سکتا ہے ورنہ اگر ہر چھوٹا بڑا کام یہ کرتا رہے تو بہرحال دوسرے ملکوں کے ایجنٹوں کی نظروں میں آ سکتا ہے“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اگر واقعی یہ میزائل اسٹیشن موجود ہے تو آپ اسے تباہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ یہ ضروری ہے ورنہ تو پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو آسانی سے تباہ کر دیا جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن ایک میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے سے کیا ہو گا۔ وہ دوسرا

میزائل اسٹیشن بنا کر اس فائر کر سکتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ایک میزائل اسٹیشن تیار کرنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے اور میری سرداور سے تفصیلی بات چیت ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر افتخار حیدر اس فامولے کے سلسلے میں خاصا کام کر چکا تھا۔ اس کے ورکنگ نوٹس موجود ہیں لیکن اصل فارمولا نہ ہونے کی وجہ سے یہ ورکنگ نوٹس کام نہ آ سکتے تھے اس لئے پیش رفت رک گئی تھی۔ اب جبکہ اصل فارمولا مل گیا ہے تو اب ورکنگ نوٹس کام دے سکتے ہیں اس لئے سرداور کے بقول اب یہ نظام زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر اندر تیار ہو کر نصب ہو جائے گا اور پھر ہارڈ بلاسٹر میزائل پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اس لئے ہم نے انہیں دو ماہ تک روکنا ہے اور اگر یہ میزائل اسٹیشن تباہ کر دیا جائے تو نیا میزائل اسٹیشن بنانے میں بہرحال دو ماہ سے زیادہ عرصہ لگ جائے گا۔ پھر ہمیں اس کی فکر نہ ہو گی“...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

”کیا ہوا“...... بلیک زیرو نے اچانک عمران کو اٹھتے دیکھ کر کہا۔

”جولیا اور اس کے ساتھی میرا انتظار کر رہے ہوں گے اور میرے نہ جانے کی وجہ سے وہ یقیناً میرا قصیدہ پڑھ رہے ہوں گے۔ میں وہاں جا رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ صرف اس میزائل اسٹیشن کی

تباہی کی بجائے اس ریڈ اسپائیڈر کے ہیڈ کوارٹر کا بھی خاتمہ ہونا چاہئے تاکہ یہ لوگ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن فوری مسئلہ اس میزائل اسٹیشن کا ہے۔ اس کے بارے میں مصدقہ اطلاع مل جائے پھر سوچیں گے کہ اس کے علاوہ کیا ہونا چاہئے اور کیا نہیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ریڈ اسپائیڈر کا سپر چیف لوئس لوئے اپنے سپیشل آفس میں موجود تھا۔ اس نے ریڈ اسپائیڈر کا ہیڈ کوارٹر کلوز کر دیا تھا اور اب وہ ایک رہائشی کوٹھی میں بنائے گئے اپنے خصوصی آفس میں شفٹ ہو گیا تھا۔ پورے ایکریمیا اور یورپ میں ریڈ اسپائیڈر کے بڑے عہدیداروں کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا تھا۔

البتہ اسلحے کے کاروبار کو روکا نہیں گیا تھا اور لوئس لوئے نے اولڈ تھامسن کے ذریعے عمران تک یہ بات پہنچانے کا بندوبست بھی کر دیا تھا کہ فارمولا اسرائیل کے پرائم منسٹر نے ضائع کر دیا تھا اس لئے اسے امید تھی کہ اس کے بعد عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف کارروائی کرنے سے باز آ جائے گی۔ وہ آفس میں بیٹھا ایک فائل دیکھ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ سپر چیف بول رہا ہوں''...... لوئس لوئے نے سخت لہجے

میں کہا۔

"اولڈ تھامسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا۔ جو ٹاسک تمہارے ذمے لگایا گیا تھا وہ مکمل ہو گیا ہے یا نہیں"...... لوئس لوئے نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے عمران سے بات کر لی ہے اور اسے یقین دلا دیا ہے کہ فارمولا ضائع کر دیا گیا ہے۔ اب بے فکر رہو وہ کسی بھی صورت میں تمہاری تنظیم کے خلاف حرکت میں نہیں آئے گا۔ اس نے میری بات پر یقین کر لیا ہے"...... اولڈ تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا تم وہاں کے کسی ایسے گروپ کو جانتے ہو جو وہاں عمران کی مخبری کر سکے"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میرا وہاں کبھی کوئی تعلق نہیں رہا"...... اولڈ تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تمہارا معاوضہ تو تمہیں مل چکا ہو گا"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"ہاں۔ البتہ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے۔ کیا لارڈ میگراتھ جو ناراک کے ماسٹر ویو ہوٹل کا مالک ہے وہ آپ کا آدمی تھا اور اس کا کوڈ نام سارگم تھا"...... اولڈ تھامسن نے کہا تو لوئس لوئے بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہاں۔ کیوں"...... لوئس لوئے نے چونک کر کہا۔

"اسے اس کے آفس سے اغوا کر لیا گیا تھا اور پھر اس کی لاش پولیس کو ایک پارک کے ایک کونے میں پڑی ملی ہے"...... اولڈ تھامسن نے جواب دیا۔

"یہ کس نے کیا ہے۔ کیا تم جانتے ہو"...... لوئس لوئے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جانتا تو ہوں لیکن سپر چیف صاحب۔ یہ میرا بزنس ہے"...... اولڈ تھامسن نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ مل جائے گا۔ فکر مت کرو"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"تو پھر سن لیں کہ اسے اغوا کرنے والا ایک آدمی جوہم گروپ سے تعلق رکھتا ہے اور اس جوہم کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... اولڈ تھامسن نے کہا تو لوئس لوئے کو یوں محسوس ہوا جیسے کرسی میں اچانک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ لوئس لوئے نے تیز لہجے میں کہا۔

"سپر چیف صاحب۔ میں نے کبھی غیر حتمی بات منہ سے نہیں نکالی۔ جو کچھ میں آپ کو بتا رہا ہوں وہ حتمی ہے"...... اولڈ تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اسے کیوں اغوا کرایا گیا ہے۔ اس کی کوئی تو وجہ ہو گی"...... لوئس لوئے نے کہا۔

''اس کے لئے آپ کو مزید رقم خرچ کرنا پڑے گی''...... اولڈ تھامسن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بولو۔ کتنا معاوضہ لو گے تمام تفصیلات فراہم کرنے کا''......لوئس لوئے نے کہا۔

''زیادہ نہیں۔ صرف دس لاکھ ڈالر''...... اولڈ تھامسن نے کہا۔

''اوکے۔ مل جائیں گے۔ یہ بتاؤ کہ کب تک اطلاع دے سکتے ہو۔ حتمی اطلاع''......لوئس لوئے نے کہا۔

''دو گھنٹوں کے اندر اندر''...... اولڈ تھامسن نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں انتظار کروں گا''...... لوئس لوئے نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ سارگم تک یہ لوگ کیسے پہنچ گئے۔

ناراک میں تو کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ سارگم کون ہے لیکن یہ لوگ اس تک بھی پہنچ گئے۔ کیوں۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی پھر دو گھنٹے اس نے بڑی بے چینی کی حالت میں گزارے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لوئس لوئے نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

''سپر چیف بول رہا ہوں''...... لوئس لوئے نے تیز لہجے میں کہا۔

''اولڈ تھامسن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے اولڈ

تھامسن کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... لوئس لوئے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''سارگم سے معلوم کیا گیا ہے کہ بحر ہند کے جزیرے جوگاریا میں ریڈ اسپائیڈر کے تحت جو میزائل فائر میزائل اسٹیشن تیار کیا گیا ہے وہ کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں لیکن سارگم کو صرف اتنا معلوم تھا کہ اس میزائل اسٹیشن کو وہاں ریڈ اسپائیڈر کے تحت تیار کیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ اسے معلوم نہ تھا اور سارگم نے بتایا ہے کہ اسے اس بات کا علم جوگاریا میں اس میزائل اسٹیشن پر کام کرانے والی ریڈ اسپائیڈر کی ڈائریکٹر مس فلوریا سے ہوا تھا اور بس''...... اولڈ تھامسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں اس قدر تفصیل کا علم اتنی جلدی کیسے ہو گیا''...... لوئس لوئے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی یقین نہیں آ رہا تھا کہ اولڈ تھامسن اتنے کم وقت میں اتنی تفصیل معلوم کر لے گا۔

''مجھے پہلے سے معلوم تھا کہ آپ اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں گے اس لئے میرے آدمیوں نے اس ایجنٹ جوہم کی فون کال انتہائی جدید ترین آلات کی مدد سے ٹیپ کر لی اور جو تفصیل میں نے بتائی ہے وہ اس ایجنٹ جوہم نے پاکیشیا میں اپنے چیف کو بتائی ہے اور میں نے وہی سب کچھ آپ کو بتایا

ہے''...... اولڈ تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''حالانکہ یہ سب غلط ہے۔ ریڈ اسپائیڈر کا کسی میزائل اسٹیشن سے کیا تعلق ہوسکتا ہے۔ یہ کام تو ہماری لائن کا ہی نہیں ہے اور نہ ہی ریڈ اسپائیڈر کی کوئی ڈائریکٹر فلوریا ہے''...... لوئس لوئے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''غلط ہے یا درست۔ یہ تو آپ بہتر جانتے ہوں گے۔ میں نے تو اپنا کام کیا ہے۔ آپ کی بات درست ہو گی۔ سارگم نے انہیں ڈاج دیا ہو گا''...... اولڈ تھامسن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے کام کیا ہے۔ بے فکر رہو۔ تمہیں تمہارا معاوضہ مل جائے گا۔ گڈ بائی''...... لوئس لوئے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر ہتھیلی کی پشت سے پیشانی پر آجانے والا پسینہ صاف کرنا شروع کر دیا۔ گو اس نے اولڈ تھامسن کو چکر دینے کے لئے یہ کہہ دیا تھا کہ ساری معلومات غلط ہیں لیکن وہ جانتا تھا کہ ساری معلومات درست ہیں۔

اسرائیل نے ریڈ اسپائیڈر کی نگرانی میں یہ میزائل اسٹیشن اس لئے تیار کرایا تھا تاکہ روسیاہ اور دوسرے ممالک کے ایجنٹوں کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے ورنہ اسرائیلی ایجنٹوں کو سب پہچانتے تھے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ فلوریا اور سارگم دونوں ایک دوسرے کے گہرے دوست بھی رہے ہیں اس لئے لامحالہ سارگم کو فلوریا کی زبانی اس بات کا علم ہوا ہو گا لیکن اصل بات جو اس کے ذہن میں

کھٹک رہی تھی وہ یہ تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیسے معلوم ہوا کہ سارگم اس بارے میں جانتا ہے اور لارڈ میگراتھ ہی سارگم ہے۔

وہ اب بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اس سلسلے میں اسے کیا کرنا چاہئے۔ کافی دیر تک سوچنے کے بعد اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''شیفرڈ بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سپر چیف بول رہا ہوں''...... لوئس لوئے نے سرد لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''ناراک میں سارگم کا اسسٹنٹ کون ہے''...... لوئس لوئے نے پوچھا۔

''فرگوسن ہے جناب''...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اس سے میری بات کراؤ''...... لوئس لوئے نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لوئس لوئے نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''فرگوسن بول رہا ہوں سپر چیف''...... دوسری طرف سے ایک

منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کہاں سے بول رہے ہو تم''...... سپر چیف نے پوچھا۔

''ناراک سے جناب''...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''یہ بتاؤ کہ سارگم کے ساتھ کیا ہوا ہے''...... لوئس لوئے نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''جناب۔ چیف سارگم کو ان کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا گیا۔ رہائش گاہ پر موجود تمام گارڈز اور ملازمین کو ہلاک کر دیا گیا۔ پھر چیف سارگم کی لاش پولیس کو ایک پارک سے دستیاب ہوئی اور ان پر خوفناک انداز میں تشدد کیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

''اغوا کنندگان کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے''...... لوئس لوئے نے سرد لہجے میں کہا۔

''لیس سر۔ ایک آدمی جوہم کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ اس اغوا میں ملوث ہے اور وہ یہاں کا گینگسٹر ہے۔ ہم اسے شدت سے تلاش کر رہے ہیں لیکن وہ غائب ہو گیا ہے۔ جیسے ہی اس کا سراغ ملا اس کو پکڑ کر اس سے اس پورے گینگ کا پتہ چلا کر ان سب کا خاتمہ کر دیا جائے گا''...... فرگوسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم سارگم کی جگہ سنبھال لو اور یہ کام اب تمہارا پہلا ٹاسک ہے''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''لیس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر''...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ اس جوہم کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور سارگم کو اس لئے اغوا کرایا گیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سے کوئی راز حاصل کرنا چاہتی تھی۔ کیا تمہیں اس بارے میں کچھ معلوم ہے''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''نہیں جناب۔ البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ پاکیشیا میں ہماری ایجنٹ سابقہ مارتھا اور موجودہ سمارتھا ہے''...... فرگوسن نے جواب دیا۔

''کیا شروع سے اب تک وہی ہے''...... لوئس لوئے نے پوچھا۔

''لیس سر۔ پہلے مارتھا کو واپس بلا لیا گیا تھا۔ پھر سارگم نے اس کے چہرے کی سرجری کرا کر اس کا چہرہ بدل دیا اور اس کا نام سمارتھا رکھ دیا۔ اس کے لئے نئے کاغذات تیار کرائے گئے اور پھر وہ اس نئے چہرے اور نئے نام اور کاغذات کے ساتھ دوبارہ پاکیشیا چلی گئی اور ابھی تک وہیں ہے''...... فرگوسن نے جواب دیا۔

''یہ بتاؤ کہ کیا یہ لڑکی مارتھا، سارگم کی دوست تھی''...... لوئس لوئے نے پوچھا۔

''لیس سر''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو لوئس لوئے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ پاکیشیا سے معلوم کرو کہ سارتھا کس پوزیشن میں ہے اور اگر وہ زندہ ہو تو اسے فوراً ایکریمیا کال کرو تاکہ میں اس سے بات کر سکوں"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"مجھے فوری اطلاع دینا"...... لوئس لوئے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے ذہن میں یہ بات تقریباً واضح ہو گئی تھی کہ اس لڑکی مارتھا کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جوگاریا میزائل اسٹیشن کے بارے میں معلوم ہوا ہو گا کیونکہ لازماً سارگم نے مارتھا کو اس بارے میں بتایا ہو گا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس بارے میں مزید کیا کیا جا سکتا ہے۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریڈ اسپائیڈر کا سپر چیف بول رہا ہوں۔ جناب پرائم منسٹر صاحب سے بات کرنی ہے۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی"...... لوئس لوئے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... کچھ دیر بعد لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... لوئس لوئے نے جواب دیا۔

"جناب پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب۔ میں لوئس لوئے بول رہا ہوں ایکریمیا سے۔ سپر چیف ریڈ اسپائیڈرز"...... لوئس لوئے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... پرائم منسٹر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"سر۔ مجھے حتمی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جوگاریا میزائل اسٹیشن کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا آپ کی تنظیم سے یہ راز لیک آؤٹ ہوا ہے"...... پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن لیک آؤٹ کرنے والوں کو موت کی سزا دے دی گئی ہے"...... لوئس لوئے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اس سزا سے اسرائیل کو کیا فائدہ ہو گا۔ میں نے ریڈ اسپائیڈر کو اس لئے سامنے رکھا تھا کہ اس پر کسی کو شک نہ پڑے گا۔ اب جبکہ فارمولا ختم ہو گیا ہے تو لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گی تاکہ پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر ہارڈ بلاسٹر میزائل کا اٹیک نہ کیا جا

سکے۔ وری بیڈ''...... پرائم منسٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ لیکن اگر آپ حکم دیں تو ریڈ اسپائیڈر اس میزائل اسٹیشن کی حفاظت کرے''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''آپ کے بارے میں اگر انہیں معلوم ہو چکا ہے تو اب سوائے اس کے کہ آپ اپنا سب کچھ تباہ کر بیٹھیں اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب مجھے اس سلسلے میں ایکریمیا سے بات کرنا ہو گی۔ اس لئے آپ رہنے دیں۔ آپ کا شکریہ''...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لوئس لوئے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لوئس لوئے نے تیز لہجے میں کہا۔

''ناراک سے فرگوسن بول رہا ہوں سپر چیف''...... دوسری طرف سے فرگوسن کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے''...... لوئس لوئے نے پوچھا۔

''جناب۔ پاکیشیا میں مارتھا اچانک اپنے کلب سے غائب ہو گئی ہے اور ابھی تک اس کی لاش بھی سامنے نہیں آئی۔ البتہ اس کی کار ایک پارکنگ میں کھڑی مل گئی ہے۔ آخری بار اس سے ملنے جو آدمی گیا اس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اس کا تعلق پاکیشیا کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران سے ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں معلوم ہو سکا''...... فرگوسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرو''...... لوئس لوئے نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب بات واضح ہو چکی تھی کہ مارتھا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گئی تھی۔ مارتھا کو میزائل اسٹیشن کے بارے میں سارگم نے بتایا تھا اور سارگم کو فلوریا نے۔

اس طرح یہ بات پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئی تھی۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ اس سلسلے میں فلوریا سے بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ اب اس سلسلے میں مزید کوئی کارروائی نہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ میزائل اسٹیشن مکمل ہو چکا تھا۔ اسے یہ سوچ کر ہی خوشی ہو رہی تھی کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ اسپائیڈر کا پیچھا چھوڑ کر اس میزائل اسٹیشن کی طرف متوجہ ہو جائے گی اور اس طرح ان کا بزنس پوری رفتار سے جاری رہ سکے گا۔

ابھی وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لوئس لوئے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لوئس لوئے نے تیز لہجے میں کہا۔

''فلوریا بول رہی ہوں سپر چیف''...... دوسری طرف سے فلوریا کی آواز سنائی دی تو لوئس لوئے بے اختیار چونک پڑا۔

''یس۔ کوئی خاص بات''...... لوئس لوئے نے چونک کر پوچھا۔

''سپر چیف۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ناراک میں سارگم کو اغوا کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے''...... فلوریا نے کہا۔

''ہاں۔ اور یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ نانسنس''......

لوئس لوئے نے سخت لہجے میں کہا۔

"میری وجہ سے۔ وہ کیوں سپر چیف۔ میں سمجھی نہیں آپ کی بات"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہاری نگرانی میں میزائل اسٹیشن جوگاریا میں بنایا گیا۔ تم نے یہ بات سارگم کو بتا دی۔ سارگم سے یہ بات مارتھ تک پہنچ گئی اور مارتھا سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہو گئی۔ یہ میزائل اسٹیشن پاکیشیا کے خلاف بنایا گیا تھا اور اسرائیل اس لئے سامنے نہ آیا تھا کہ کسی کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے لیکن تمہاری وجہ سے یہ سیکرٹ لیک آؤٹ ہو گیا اور مجھے اسرائیل کے پرائم منسٹر کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا ہے۔ نانسنس"...... لوئس لوئے نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو کیا اسرائیل کے پرائم منسٹر صاحب نے آپ کو اصل بات نہیں بتائی"...... فلوریا نے کہا تو لوئس لوئے بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اصل بات۔ کیا مطلب"...... لوئس لوئے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سپر چیف۔ یہ میزائل اسٹیشن جوگاریا میں نہیں بنایا گیا بلکہ جوگاریا میں ایک مصنوعی میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے جبکہ اصل میزائل اسٹیشن بحرہند کے مشہور ترین جزیرے لارکاٹ میں بنایا گیا ہے۔ لارکاٹ میں بھی میزائل اسٹیشن ہمارے آدمیوں کی نگرانی میں ہی بنایا

گیا ہے لیکن اسرائیلی پلان کے مطابق ہم نے کسی صورت لارکاٹ کا نام نہ لینا تھا جبکہ اگر کوئی ہم سے پوچھے تو ہم جوگاریا ہی کا نام لیں۔ چنانچہ جب سارگم نے مجھ سے اس بارے میں بات کی تو میں نے اسے بھی یہی بتایا کہ میزائل اسٹیشن جوگاریا میں بنایا گیا ہے اور وہاں واقعی ایک میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے لیکن میزائل جوگاریا کی بجائے لارکاٹ سے فائر کئے جائیں گے"...... فلوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ شاید اسی لئے پرائم منسٹر صاحب نے مجھے اس بارے میں مزید کوئی کارروائی کرنے سے منع کر دیا ہے۔ گڈ شو۔ اب میں مطمئن ہوں"...... لوئس لوئے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"انہیں آپ کو بتانا چاہئے تھا کہ ریڈ اسپائیڈر کی وجہ سے اصل بات سامنے نہیں آئی"...... فلوریا نے کہا۔

"شاید ان کی اپنی کوئی مصلحت ہو گی۔ بہرحال اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس خود ہی ٹکریں مارتی پھرے گی اور وہ لارکاٹ تک کبھی نہ پہنچ سکے گی"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"لیں۔ سپر چیف۔ ویسے مجھے سارگم کی موت پر شدید صدمہ پہنچا ہے کیونکہ وہ میرا دوست تھا۔ ایک بہترین دوست"...... فلوریا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرے بھی ایسے ہی جذبات ہیں لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں سارگم کی موت کا انتقام ان سے لوں"...... فلوریا نے کہا۔

"وہ کیسے"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"یہ لوگ اب لامحالہ جوگاریا آئیں گے۔ میں وہاں طویل عرصہ رہ چکی ہوں اور میرا سیکشن بھی وہاں رہ چکا ہے۔ ہم وہاں ان لوگوں کو آسانی سے خاتمہ کر دیں گے"...... فلوریا نے کہا۔

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں لیکن اسرائیلی پرائم منسٹر صاحب کو اعتراض نہ ہو"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"ان کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ الٹا ان کو تو فائدہ ہی ہو گا۔ ہم اس سروس کو وہیں جوگاریا میں ہی پھنسا لیں گے اور اس دوران اسرائیل لارکاٹ میں اپنا مشن مکمل کر لے گا"...... فلوریا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ ایسی صورتحال میں واقعی اسرائیل کا ہی فائدہ ہو جائے گا۔ اوکے۔ تمہیں اجازت دی جاتی ہے"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"تھینک یو سپر چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اسرائیل کے پرائم منسٹر کو آپ کی اور آپ کی تنظیم کی تعریف کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا"...... فلوریا نے کہا۔

"اوکے"...... لوئس لوئے نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا کیونکہ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ فلوریا ان لوگوں کی صحیح مدمقابل ثابت ہو گی اور اسرائیل جس سروس سے اس قدر خوفزدہ رہتا ہے اس کے خاتمے کا سہرا بھی ریڈ اسپائیڈر کے سر پر ہی بندھے گا اور عمران کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ختم ہو جائے گی۔

جولیا کے فلیٹ میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔ ان سب نے عمران کی قیادت میں ناراک جانا تھا اور چیف نے انہیں کہا تھا کہ عمران، جولیا کے فلیٹ پر پہنچنے والا ہے تاکہ فوری روانگی کا انتظام کیا جا سکے لیکن چھ گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزر گیا تھا اور ابھی تک عمران آیا ہی نہ تھا جبکہ اس کے فلیٹ پر فون کر کے جب معلوم کیا گیا تو سلیمان نے صرف اتنا بتایا کہ وہ چار گھنٹے پہلے فلیٹ سے جا چکا ہے۔

''اس عمران نے ہمیں واقعی تماشہ بنا رکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب یہ ہمیں ذلیل کرنے پر تل گیا ہے۔ ہمیں یہاں بٹھا کر خود نجانے کہاں غائب ہو گیا ہے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

''وہ کسی نہ کسی کام میں مصروف ہو گا۔ وہ لیڈر ہے اور لیڈر پر بے پناہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں''...... جولیا نے عمران کی حمایت

کرتے ہوئے کہا۔

''جب چیف نے کہا ہے کہ وہ پہنچنے والا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ روانگی کے علاوہ یہاں اور کوئی کام نہیں ہے۔ وہ جان بوجھ کر کسی ہوٹل میں جا کر بیٹھ گیا ہو گا تاکہ ہم یہاں اس کے انتظار میں بیٹھے سوکھتے اور ذلیل ہوتے رہیں''...... تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''مس جولیا درست کہہ رہی ہیں تنویر۔ عمران صاحب وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہیں اس لئے لازماً وہ کسی خاص چکر میں ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم سب اس کی حمایت ہی کرتے ہو۔ نجانے اس نے کیا گھول کر پلا دیا ہے تم سب کو''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس نے ہمیں تو کچھ نہیں پلایا لیکن تم نے شاید عمران کے لئے غصے کا رس پی رکھا ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا اور زیادہ منہ بن گیا۔

''میں نے کوئی رس نہیں پیا''...... تنویر نے کہا۔

''تو پھر میرا خیال ہے کہ تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے کافی بنا کر پلا دوں تاکہ تمہارا غصہ دور ہو سکے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر اس کی بات سن کر ہی بے اختیار کھل اٹھا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا

دیئے۔ ظاہر ہے جولیا کے التفات تنویر کے لئے باعث مسرت ہی ہوتی تھی۔ جولیا اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"اس بار چیف نے مشن کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ابھی صرف ابتدائی کام ہو رہا ہے۔ اصل مشن سامنے آیا ہی نہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور تنویر بے اختیار چونک پڑے۔

"چیف بغیر اصل مشن سامنے آئے ٹیم غیر ملک کیسے بھیج سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو چیف لازماً کوئی نہ کوئی اشارہ دے دیتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اصل مشن میں وقت تھوڑا رہ گیا ہو اور ہم نارک سے ہی اصل مشن پر روانہ ہو جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے جولیا ٹرالی دھکیلتی ہوئی واپس سٹنگ روم میں آئی۔ ٹرالی میں کافی کا سامان موجود تھا پھر اس نے کافی کی پیالیاں تیار کر کے ایک ایک سب کے سامنے رکھ دیں۔

"کیا باتیں ہو رہی تھیں"...... جولیا نے اپنی پیالی اٹھاتے ہوئے پوچھا تو صفدر نے اسے کیپٹن شکیل کی بات بتا دی۔

"ہاں۔ یہ بات ٹھیک ہے۔ عمران انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ وہ ایسے منہ اٹھائے مشن پر نہیں چل پڑتا۔ پہلے وہ تمام معلومات حاصل

کرتا ہے پھر اس انداز میں مخالفوں کے گرد گھیرا ڈالتا ہے کہ مخالفوں کے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ ہی نہیں رہتا"...... جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل کے چہروں پر اس کی بات سن کر مسکراہٹ رینگنے لگی جبکہ تنویر کے چہرے پر حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"کیا بات ہے مس جولیا۔ آج آپ عمران کی بڑی سنجیدگی سے تعریف کر رہی ہیں"...... صفدر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"ہاں۔ کیونکہ وہ اس کے لائق بھی ہے۔ ہم لوگوں نے غلط طور پر اسے احمق، مسخرہ اور دوسروں کے جذبات سے کھیلنے والا سمجھ لیا ہے حالانکہ تم خود سوچو کہ اگر عمران نہ ہوتا تو اب تک پاکیشیا کو کتنا نقصان پہنچ چکا ہوتا"...... جولیا نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ساتھ ساتھ وہ کافی بھی سپ کر رہی تھی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران نہ ہوتا تو پاکیشیا خدانخواستہ ختم ہو جاتا"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کوئی انسان ملک کے لئے ناگزیر نہیں ہوتا۔ انسان فانی ہے جبکہ ملک قائم رہتے ہیں۔ میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ عمران کی ذہانت اور کارکردگی کی وجہ سے پاکیشیا کو کس قدر فائدے مل چکے ہیں اور آج پاکیشیا کا نام پوری دنیا میں گونج رہا ہے اور ہم اسے احمق، مسخرہ اور باتونی سمجھ کر اس کا مذاق اڑاتے رہتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے آج تمہاری کایا ہی پلٹ چکی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں گزشتہ کئی دنوں سے اس پر سوچتی رہی ہوں اور پھر میں اس حتمی نتیجے پر پہنچی ہوں کہ مجھے جذباتی اور ابنارمل ہونے کی بجائے بالکل اسی طرح سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ ملک کی خدمت کرنی چاہئے جیسے عمران کرتا ہے۔ عمران تو سرے سے سیکرٹ سروس کا ممبر بھی نہیں ہے اور اس کے باوجود وہ اس قدر کام کرتا ہے تو میں تو سیکرٹ سیروس کی ڈپٹی چیف ہوں اس لئے مجھے عمران سے بھی بڑھ کر ملک کی خدمت کرنی چاہئے اس سے زیادہ ملک کی سلامتی اور فلاح کا سوچنا چاہئے"...... جولیا نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ عمران صاحب ہوں گے۔ میں دروازہ کھولتا ہوں"۔ صفدر نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"مس جولیا۔ آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اس پر قائم بھی رہیں۔ آپ میں عمران سے زیادہ صلاحیتیں ہیں اور مجھے خوشی ہو گی کہ آپ کی صلاحیتیں جذباتیت کی بھینٹ چڑھنے کی بجائے ملک و قوم کے کام آئیں"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہو گا"...... جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا جبکہ تنویر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔

"ارے واہ۔ دو گواہ۔ ایک دلہن ایک دلہن کا بھائی اور باقاعدہ دعوت۔ واہ"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی اپنے مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم تمہارے ملازم ہیں۔ جو چھ گھنٹوں سے بیٹھے تمہارے انتظار میں سوکھ رہے ہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ میں سمجھا تھا کہ تم لوگ ایسے ہی گپ شپ کے لئے اکٹھے ہوئے ہو۔ مجھے پہلے بتانا تھا میں سر کے بل چلتا ہوا آ جاتا دومنٹوں میں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ فوری طور پر مشن پر جانے کا فیصلہ کر چکے ہیں"...... کسی کے کچھ بولنے سے پہلے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کچھ عرصہ پہلے والدین جب اپنے نوجوان لڑکے کو کسی دوسرے ملک تعلیم یا سروس کے لئے بھجواتے تھے تو اس سے پہلے ان کی انتہائی کوشش ہوتی تھی کہ اس کی شادی کر کے اسے بھیجا جائے تاکہ وہ وہاں جا کر کسی چکر میں نہ پھنس جائے۔ میرا خیال ہے کہ اب چیف نے یہ کلچر نبھانے کی کوشش کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم۔ چیف کے پاس اس قسم کی فضولیات کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ تم بتاؤ کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ کہاں جانا ہے اور کب جانا ہے بس"...... جولیا نے

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ کیا زمانہ آ گیا ہے کہ اب دلہن ڈولی میں بیٹھنے سے پہلے خود پوچھتی ہے کہ بتاؤ کہاں جانا ہے۔ کب جانا ہے اور وہاں جا کر کیا کرنا ہے۔ حیرت ہے واقعی حیرت ہے۔ کیوں تنویر"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔ تنویر نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا نے انتہائی سنجیدگی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب وہ جذباتی ہونے کی بجائے اپنی صلاحیتوں کو ملک و قوم کے لئے بھرپور انداز میں استعمال کریں گی اور پچھلے چھ گھنٹوں سے وہ آپ کی ذہانت، سمجھ داری اور کارکردگی کی تعریف کر رہی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے دلہن نے دولہا کی ہی تعریف کرنی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ مذاق کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھیں۔ چیف نے بتایا ہے کہ ٹیم آپ کی سرکردگی میں مشن پر ناراک جا رہی ہے۔ ہم لوگ تیار ہو کر آئے ہیں اور آپ کے انتظار میں چھ گھنٹوں سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن آپ اب یہاں پہنچ رہے ہیں اور اب بھی آپ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ کو کوئی جلدی نہیں ہے۔ پلیز آپ سنجیدگی سے بتائیں کہ کیا کرنا ہے"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ اب یہ بھی میں بتاؤں کہ کیا کرنا ہے۔ کمال ہے۔ نکاح پڑھایا جائے گا۔ چھوہارے بانٹے جائیں گے، مبارک ہو سلامت رہو کی آوازیں گونجیں گی۔ آتش بازی کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ بینڈ باجا بجے گا اور دوسرے روز دعوت ولیمہ ہو گی۔ جس میں دولہا صاحب سوٹ پہنے اس طرح دعوت ولیمہ میں گھومتے دکھائی دے گا جیسے ٹیڑھے آنگن میں کوئی چلتا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور سوائے تنویر کے سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"واہ۔ کیا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے تم نے اپنی دعوت ولیمہ کا۔ میں تمہاری اماں بی کو فون کر کے پوچھتی ہوں کہ وہ کب ہمیں تمہاری دعوت ولیمہ کھلا رہی ہیں"...... جولیا نے باقاعدہ لطف لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اس طرح آنکھیں پھاڑنا شروع کر دیں جیسے اسے اچانک نظر آنا بند ہو گیا ہو۔

"یعنی کہ تم اماں بی سے بات کرو گی۔ دعوت ولیمہ کے بارے میں۔ حیرت ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس میں کیا حرج ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنی بات کا خود ہی لطف لے رہی ہو۔

"اور اگر اماں بی نے پوچھ لیا کہ تمہیں میرے ولیمے سے کیا دلچسپی ہے تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"تو میں بتا دوں گی کہ تم راہ جاتی لڑکیوں کو ترستی نظروں سے

دیکھنے لگ گئے ہو۔ بزرگوں کے لئے اتنا اشارہ ہی کافی ہوتا ہے وہ خود ہی ساری بات سمجھ جائیں گیں“...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”پھر دعوت ولیمہ میں نہیں بلکہ قل خوانی میں تمہیں شرکت کرنا پڑے گی“...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔ ناراک میں ہمارا مشن کیا ہے“...... صفدر نے ایک بار پھر موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

”نارک میں مشن۔ یہ کیا کہہ رہے ہو“...... عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے وہ پہلی بار یہ بات سن رہا ہو۔

”ہمیں چیف نے بتایا ہے کہ ہم نے آپ کی سرکردگی میں مشن پر ناراک جانا ہے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے ہاں۔ کہا تو مجھے بھی تھا لیکن میں نے ناراک جانے سے صاف انکار کر دیا۔ دراصل ناراک مجھے پسند نہیں ہے۔ انتہائی تیز رفتاری ہے وہاں۔ یوں لگتا ہے جیسے اگلے لمحے قیامت ٹوٹنے والی ہو اور سب لوگ قیامت ٹوٹنے سے پہلے اپنے سارے کام مکمل کر لینا چاہتے ہو۔ ہر طرف بھاگ دوڑ۔ ہر طرف نفسا نفسی کا عالم“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہاری جرأت ہے کہ تم چیف کو انکار کرو“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس انکار کی وجہ سے ہی تو مجھے چھ گھنٹے غائب رہنا پڑا ہے۔ بڑی بھاگ دوڑ کر کے چیف کا ذہن کچھ کچھ بدلا ہے تو میں ادھر آیا ہوں تاکہ تمہیں بھی خوشخبری سنا دوں کہ اب ہم ناراک نہیں جا رہے ہیں“...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا ہو اور اب توقع رکھتا ہو کہ سارے ساتھی اس کے اس کارنامے پر اسے سراہیں گے۔

”تو کیا اب کوئی مشن نہیں ہے“...... تنویر نے حیرت سے پوچھا

”میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا“...... عمران نے کہا۔

”تو اب ہم نے کہاں جانا ہے“...... صفدر نے پوچھا۔

”تم بھی اس کی باتوں میں آ گئے ہو صفدر۔ یہ ایسے ڈرامے کرتا ہی رہتا ہے۔ جب چیف نے کہا ہے کہ ناراک جانا ہے تو پھر ناراک ہی جانا ہو گا۔ اس کے کہنے سے تو مشن تبدیل نہیں ہو سکتا“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں تنویر۔ عمران غلط بات نہیں کرتا۔ تم اب تک اسے سمجھے ہی نہیں ہو“...... جولیا نے کہا تو عمران اس طرح چونک کر جولیا کو دیکھنے لگا جیسے اسے جولیا کی بات پر حیرت ہو رہی ہو۔

”اس طرح اس کی تعریفیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ تم سب جانتے ہو۔ یہ انتہائی ڈھیٹ آدمی ہے۔ یہ آسانی سے تمہارا پیچھا نہیں چھوڑے گا“...... تنویر نے برہم سے لہجے میں کہا۔

”چلو تم تو ڈھیٹ نہیں ہو۔ تم چھوڑ دو پیچھا“...... عمران نے

بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور تنویر کے چہرے پر کھسیاہٹ کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی تو جولیا نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف۔ حکم"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور چیف کا سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"عمران پہنچ گیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس سر۔ چھ گھنٹوں کے شدید انتظار کے بعد ابھی پہنچا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اسے رسیور دو"...... ایکسٹو نے اس کی انتظار والی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) از فلیٹ مس جولیانا فٹز واٹر بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"ناراک سے حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ جوگاریا میں واقعی میزائل اسٹیشن موجود ہے اس لئے اب تمہیں ٹیم لے کر جوگاریا جانا

ہو گا اس لئے مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے اس انداز میں اپنے ساتھیوں کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا کیسے میں نے اپنی بات منوالی ہے۔ جولیا نے رسیور اس کے ہاتھ سے لے کر کریڈل پر رکھ دیا تھا۔

"تو اب ہمیں جوگاریا جانا ہو گا۔ یہ تو میرے خیال میں بحر ہند کا جزیرہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھا تم نے۔ میں نے جب ناراک جانے سے انکار کر دیا تو چیف کو مجبوراً جگہ بدلنا پڑی"...... عمران نے کہا۔

"بس۔ بس۔ زیادہ اکڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چیف کو کوئی اطلاع ملی ہے تو اس نے جگہ بدلی ہے۔ چلو اب مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے میں نقشہ میں جوگاریا کا محل وقوع چیک کر لوں"...... عمران جواب دیا اور پھر جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اسے کھولا اور میز پر پھیلا دیا یہ دنیا کا تفصیلی نقشہ تھا۔ عمران نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور اس نے بال پوائنٹ سے نقشے پر بحر ہند میں واقع جزیرہ جوگاریا کے گرد دائرہ لگا دیا۔ پھر اس نے پاکیشیا کے گرد دائرہ لگایا اور پھر نقشے پر جھک گیا۔

اس نے نقشے کی سائیڈ پر موجود خالی جگہ پر نقشے سے دیکھ کر ہندسے لکھنے شروع کر دیئے۔ وہ بڑی توجہ سے یہ کام کر رہا تھا جبکہ

سب ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ دیر نقشے کی سائیڈ پر حساب کتاب کرنے کے بعد اس نے بال پوائنٹ سے جوگاریا جزیرے سے پاکیشیا تک لکیر کھینچی اور پھر اس طرح غور سے اس لکیر کو دیکھنے لگا جیسے لکیر کی بناوٹ اسے بے حد پسند آئی ہو۔ کچھ دیر بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بال پوائنٹ کو واپس جیب میں ڈالا اور نقشہ بھی تہہ کر کے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"...... صفدر نے اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"جوگاریا بھی ناراک کی طرح مجھے پسند نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) از فلیٹ جولیانا فٹز واٹر بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں شوخی کی بجائے سنجیدگی تھی۔

"تم ابھی تک فلیٹ پر ہو۔ کیوں"...... ایکسٹو نے قدرے برہم سے لہجے میں کہا۔

"جس نے آپ کو اطلاع دی ہے کہ مشن جوگاریا میں ہے کیا آپ نے اس سے معلوم کیا ہے کہ یہ معلومات اس نے کہاں سے حاصل کی ہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ وجہ"...... ایکسٹو نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے نقشے پر چیکنگ کی ہے اور چیکنگ کے نتیجے میں جوگاریا سے پاکیشیا پر ہارڈ بلاسٹر میزائل جس اینگل سے فائر کیا جا سکتا ہے اور اس اینگل سے اگر پاکیشیا اور جوگاریا کے فاصلے کو مدنظر رکھا جائے تو جوگاریا سے فائر ہونے والا ہارڈ بلاسٹر میزائل پاکیشیا کی بجائے کافرستان پر تو فائر ہو سکتا ہے لیکن پاکیشیا پر ہرگز فائر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جوگاریا میں میزائل اسٹیشن والی انفارمیشن غلط ہیں"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس نے بتایا ہے کہ سارگم نے اسے بتایا تھا کہ اسے اس بات کا علم ریڈ اسپائیڈر کی ایک ڈائریکٹر فلوریا سے ہوا تھا۔ جوگاریا میں میزائل اسٹیشن اس فلوریا کی زیرنگرانی بنایا گیا تھا"...... ایکسٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے اس فلوریا کو ٹریس کرنا ہو گا پھر ہی اس مشن پر کام ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ڈاج دیا جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ڈاج دینے کے لئے جوگاریا میں بھی میزائل اسٹیشن بنایا ہو۔ نقلی میزائل اسٹیشن جبکہ ان کا اصل میزائل اسٹیشن کہیں

اور ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ تم اسی چکر میں ہی رہ جاؤ اور پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر دیئے جائیں"...... ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ بھی تو ہوسکتا ہے جناب کہ وہ ہمیں جان بوجھ کر جوگاریا میں الجھا کر روکنا چاہتے ہوں اور خود وہ کسی اور جگہ سے ہارڈ بلاسٹر میزائل فائر کر دیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہودی ایسی چالوں کے ماہر ہوتے ہیں۔ بہرحال اب تم لیڈر ہو اس لئے تیزی سے حرکت میں آجاؤ۔ مجھے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کا تحفظ ہر صورت میں چاہئے اور بس"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"نادر شاہی حکم جاری کرنا بڑا آسان ہے۔ بیٹھے بیٹھے حکم جاری کر دیا لیکن اس حکم کی تعمیل کیسے ہو گی اس کی کسی کو فکر ہی نہیں ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے اس نقشے کی مدد سے چیک کر لیا ہے کہ جوگاریا سے پاکیشیا پر ہارڈ بلاسٹر میزائل فائر نہیں ہوسکتا تو اس نقشے کی مدد سے تم یہ بھی چیک کر سکتے ہو کہ کہاں سے ہارڈ بلاسٹر میزائل فائر کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ تم نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔

ویری گڈ۔ کاش تنویر بھی تمہاری جتنی عقل رکھتا تو اب تک نجانے کتنے چیاؤں میاؤں کا والد محترم بن چکا ہوتا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ عمران نے جیب سے نقشہ نکال کر اسے دوبارہ میز پر پھیلا دیا اور پھر جیب سے بال پوائنٹ نکال کر وہ نقشے پر جھک گیا جبکہ جولیا کا چہرہ جو عمران کے فقرے کے آخری حصے پر بجھ سا گیا تھا اسے نقشے پر دوبارہ جھکے دیکھ کر ایک بار پھر کھل اٹھا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے اس پر طنز نہیں کیا بلکہ واقعی اس کی تجویز پر وہ عمل کر رہا ہے۔ عمران نے ایک بار پھر نقشے کی سائیڈ پر موجود خالی جگہ پر حساب کتاب کرنا شروع کر دیا اور پھر کافی دیر بعد اس نے جوگاریا سے کافی فاصلے پر ایک اور بڑے جزیرے لارکاٹ کے گرد دائرہ لگا دیا اور پھر اس نے پاکیشیا سے لارکاٹ تک لائن لگائی اور پھر کافی دیر تک نقشے کو دیکھنے کے بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میرے خیال میں اگر کوئی میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے تو وہ جوگاریا کی بجائے لارکاٹ جزیرے پر ہی ہوسکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ بات حتمی ہے کہ میزائل اسٹیشن لارکاٹ جزیرے پر ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں ہوسکتا ہے کہ میرا حساب کتاب غلط ہو۔ میں بھی انسان ہوں۔ میں بھی غلط ہوسکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ہم دو گروپوں میں تقسیم ہو کر دونوں جگہوں پر کام کریں۔ ایک گروپ جوگاریا میں اور دوسرا لارکاٹ میں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ مجھے پہلے کنفرم کرنا پڑے گا۔ بغیر کنفرمیشن کے صرف اندازوں پر کام نہیں ہو سکتا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کنفرمیشن کیسے ہو گی"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ اسپائیڈر کے کسی بڑے کو ہی گھیرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"بڑا سڑک کے کنارے بیٹھا بھٹے تو نہیں بیچ رہا ہو گا کہ ہم اسے گھیر لیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کیوں مرچیں چبانے لگے ہو۔ صفدر درست کہہ رہا ہے۔ بہرحال تم لیڈر ہو اس لئے تم جانو اور تمہارا کام"...... جولیا نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارا کیا کام ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیڈر کے احکامات کی تعمیل"...... جولیا نے بے ساختہ جواب دیا تو عمران بے ساختہ ہنس پڑا۔

"سنا تم نے تنویر۔ اب تم بتاؤ۔ جب میں جولیا کو حکم دوں گا کہ ہاں کر دو تو جولیا کیسے انکار کرے گی"...... عمران کا سنجیدہ موڈ یکلخت بدل گیا تھا۔

"بے شک حکم دے کر دیکھ لو"...... تنویر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم رقابت سے ریٹائر ہو گئے ہو یا ذہنی طور پر بالغ ہو گئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میرے حق میں حکم دو گے تم۔ اور کیا کرو گے"...... تنویر نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی تنویر کے اس معصوم سے جواب پر بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو دو گروپ بنانے ہی پڑیں گے۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم کنفرمیشن کرتے پھریں"...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اس کا فیصلہ چیف ہی کر سکتا ہے۔ میں نہیں ورنہ تمہارا چیف تو مجھے چھوٹا سا چیک نہ دینے کا بہانہ ڈھونڈتا رہتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس بات سے چیک کا کیا تعلق"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کیوں نہیں۔ فرض کرو کہ میں جس گروپ کے ساتھ ہوں وہ جس جگہ بھی جائے وہاں میزائل اسٹیشن نہ ہو بلکہ دوسری جگہ پر ہو اور وہاں جو گروپ پہنچ جائے وہ مشن مکمل کر لے تو تمہارا چیف فوراً ہی مجھے کوئی چیک دینے سے انکار کر دے گا کہ میں نے تو مشن

مکمل ہی نہیں کیا۔ اس طرح چیف جب مجھے خود کسی جگہ بھیجے گا تو پھر چاہے میزائل اسٹیشن وہاں ہو یا نہ ہو اسے چیک بہرحال دینا پڑے گا“...... عمران نے کہا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی بات کی تائید کر رہے ہو۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب وہ کافی دیر تک نمبر پریس کرتا رہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر سوالیہ نشان ابھر آئے۔ ظاہر ہے چیف کا نمبر تو اتنا طویل نہیں تھا۔ عمران نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”مراکو بول رہا ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ آپ عمران صاحب۔ حکم دیں“...... دوسری طرف سے اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

”حکم دینے کے بعد انعام بھی دینا پڑے گا اس لئے درخواست ہی کر سکتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ارے۔ ارے۔ آپ تو پرنس ہیں۔ آپ انعام دینے سے کیوں گھبرا رہے ہیں“...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

”جب کنگ صاحب خزانے پر قبضہ کئے بیٹھے ہوں تو بے چارہ پرنس درخواست ہی کر سکتا ہے“...... عمران نے رو دینے والے لہجے

میں جواب دیا تو دوسری طرف سے مراکو کافی دیر تک ہنستا رہا۔

”آپ کی یہی دلچسپ باتیں تو مدتوں یاد رہتی ہیں۔ بہرحال آپ حکم دیں۔ میرا وعدہ کہ آپ سے کوئی انعام طلب نہیں کیا جائے گا“...... مراکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”انعام طلب نہیں کیا جاتا، دیا جاتا ہے یا پھر پہنچا دیا جاتا ہے۔ تمہیں کہنا چاہئے تھا کہ انعام نہ دیں پھر میرا کچھ حوصلہ بندھ جاتا“...... عمران نے جواب دیا۔

”چلیں ایسے ہی سہی“...... مراکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”مجھے یاد ہے کہ تقریباً تین سال پہلے تم سے ملاقات ہوئی تھی تو تم نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارا بزنس بحر ہند کے ایک جزیرے جوگاریا تک پھیلا ہوا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ نہ صرف جوگاریا بلکہ اردگرد کے کئی جزیروں میں بھی ہماری تنظیم کے آفسز موجود ہیں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا جوگاریا کا کوئی مسئلہ ہے۔ مجھے بتائیں شاید میں کسی کام آ سکوں“...... مراکو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تمہارے حکم بجا لانے کے باوجود انعام نہ لینے کا وعدہ کرنے سے ہی یہ ثابت ہو گیا ہے کہ تم یہودی نہیں ہو“...... عمران نے کہا تو مراکو اس بار بھی کافی دیر تک ہنستا رہا۔

”آپ واقعی نتیجہ نکالنے کے ماہر ہیں۔ میں واقعی یہودی نہیں ہوں“...... مراکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر تھوڑی سی تفصیل سن لو۔ اسرائیل، پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ کرنا چاہتا ہے اس لئے اس نے ایک ایسا ہارڈ بلاسٹر میزائل تیار کیا ہے یا کر رہا ہے جسے اب تک ایجاد کردہ کوئی اینٹی میزائل سسٹم نہیں روک سکے گا لیکن اس میزائل کو درست نشانے پر فائر کرنے کے لئے باقاعدہ میزائل اسٹیشن بنایا جانا ضروری ہے جس میں کافی عرصہ لگ سکتا ہے اور چونکہ یہ پاکیشیا پر حملہ کے لئے بنایا جائے گا اس لئے اسے لازماً خفیہ بھی رکھا گیا ہو گا لیکن ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہودیوں کی ایک تنظیم ریڈ اسپائیڈر ہے جو بظاہر حساس اسلحے کو ڈیل کرتی ہے لیکن وہ دراصل یہودیوں کے مفادات کے لئے دوسرے ملکوں کے خلاف بھی کام کرتی رہتی ہے۔ اس کی ایک ڈائریکٹر فلوریا نامی عورت ہے۔ اسرائیل نے پاکیشیا سے اس میزائل اسٹیشن کو خفیہ رکھنے کی خاطر ریڈ اسپائیڈر کو آگے کر دیا ہے اور اطلاع کے مطابق یہ میزائل اسٹیشن جوگاریا میں ریڈ اسپائیڈر نے تیار کر لیا ہے لیکن پاکیشیائی سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ایسا میزائل اسٹیشن جوگاریا کی بجائے لارکاٹ میں بنایا جا سکتا ہے۔ اب میں نے کنفرمیشن کرنی ہے۔ تم بتاؤ کہ اس معاملے میں کیا مدد کر سکتے ہو کیونکہ تمہاری تنظیم یہاں اسلحہ ڈیل کرتی ہے اور تمہارے بقول جوگاریا میں بھی تمہارا آفس ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ میزائل اسٹیشن وغیرہ تو میں تلاش نہیں کرا

سکتا البتہ فلوریا تک میں آپ کو پہنچا سکتا ہوں''...... مراکو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''اچھا۔ وہ کیسے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''فلوریا کو میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں کیونکہ فلوریا بڑے طویل عرصے تک ریڈ اسپائیڈر کی انچارج کے طور پر جوگاریا میں ان کے آفس میں رہی ہے اور یہ انتہائی دل پھینک عورت ہے۔ میرا بھی اپنے بزنس کے سلسلے میں جوگاریا آنا جانا رہتا ہے اور پھر چونکہ ہم دونوں کا بزنس بھی اسلحے کی اسمگلنگ ہے اس لئے ایک دوسرے سے رابطے میں رہنا پڑ رہا ہے۔ اس طرح فلوریا کے ساتھ میرے کافی گہرے تعلقات رہے ہیں۔ فلوریا چھ ماہ تک جوگاریا میں رہی ہے۔ پھر سنا ہے کہ اس کا تبادلہ ونگٹن کر دیا گیا لیکن میں کل جوگاریا گیا تھا اور کل ہی میری فلوریا سے ائیر پورٹ پر اتفاقاً ملاقات ہو گئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ اب کچھ عرصہ کے لئے دوبارہ جوگاریا آ گئی ہے''...... مراکو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا ایڈریس بتا دو۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''جوگاریا میں اس کا آفس بلیک کوبرا کلب کے نیچے ہے اور اس کا راستہ بھی بلیک کوبرا کلب سے ہی جاتا ہے۔ بلیک کوبرا کلب ریڈ اسپائیڈر کی ہی ملکیت ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اس فلوریا کا حلیہ اور قدوقامت کی کیا تفصیل ہے''...... عمران

نے کہا تو مراکو نے اس بارے میں بھی بتا دیا۔

''وہاں اس کا نام فلوریا ہی ہے یا کچھ اور ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''فلوریا ہی نام ہے۔ ویسے میں نے سنا ہوا ہے کہ وہ فیلڈ کی بے حد خطرناک عورت ہے''...... مراکو نے کہا۔

''ہم نے صرف اس کا دیدار کرنا ہے اور بس۔ بہرحال تم نے واقعی انعام کے قابل کام کیا ہے اس لئے اب بتاؤ کتنے گاؤں کی جاگیریں تمہیں بخش دی جائیں''...... عمران نے کہا تو مراکو بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ سے اتنی دیر باتیں ہو گئی ہیں میرے لئے یہی انعام ہے''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

''اوکے۔ تھینک یو۔ گڈ بائی''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب تیاری کرو۔ ہم نے اس فلوریا کو گھیرنا ہے۔ اس طرح اگر یہ میزائل اسٹیشن جوگاریا میں ہو گا تب بھی کنفرمیشن ہو جائے گی اور اگر نہیں ہو گا تب بھی''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران کے اٹھتے ہی وہ سب بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز

ریڈ اسپائیڈر

www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام

ظہیر احمد



www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام

92B
عمران سیریز نمبر

ریڈ اسپائیڈر

حصہ دوم

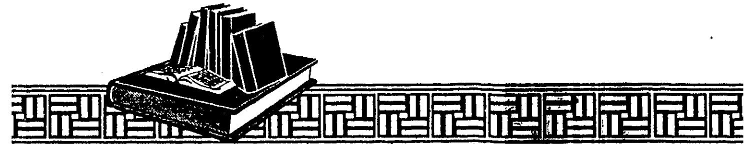
ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام' مقام کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں' بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 120/-



Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

محترم قارئین۔

السلام علیکم میرے نئے ناول ''ریڈ اسپائیڈر'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کہانی کا عروج جاننے کے لئے آپ انتہائی بے چین ہوں گے اور جلد سے جلد دوسرا حصہ پڑھنا چاہتے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طور پر کم نہیں ہیں۔

ضلع شیخوپورہ سے شیخ سعید صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ اب تک ایسا کوئی ناول نہیں ہے جو میں نے نہ پڑھا ہو اور سارے ناول پڑھنے کے بعد میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ واقعی اس صدی کے بہترین رائٹروں میں سے ایک ہیں جنہوں نے عمران سیریز کی دنیا میں جگہ بنا لی ہے اور اب عمران سیریز کے بہترین رائٹروں میں آپ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ آپ کے خاص نمبرز اور ماورائی نمبرز اپنی مثال آپ ہوتے ہیں جن میں عمران کے ساتھ آپ کرنل فریدی اور ان کے ساتھیوں اور میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کو لاتے ہیں اور آپ میں یہ صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے کہ آپ ہر کردار کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور اسے اس کے اصل مقام پر رکھ کر کہانی کا تانہ بانہ بنتے ہیں تاکہ پڑھنے والا کوئی قاری اپنے پسندیدہ کرداروں کی ہمت، ان کی جدوجہد اور ان کی ذہانت سے مستفید ہو سکے۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ ان عظیم

کرداروں کو ایک ساتھ اکٹھا کریں اور اس بار ایسا مشن ترتیب دیں کہ یہ کردار ایک دوسرے کے خلاف طبع آزمائی کرنے کی بجائے ایک بین الاقوامی مجرم یا مجرم تنظیم کے خلاف کام کریں۔اور مشترکہ طور پر کارنامہ سرانجام دیں۔ امید ہے آپ میری اس خواہش کو ضرور پورا کریں گے۔

محترم شیخ سعید صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ میں ہمیشہ آپ کی پسند کو مدنظر رکھ کر ناول تحریر کرتا ہوں تاکہ میرا لکھا ہوا ہر ناول آپ کے بہترین معیار کا حامل ہو اور قارئین کے ہر طبقے میں اپنی جگہ بنا سکے اور اب تک میں اپنی اس کوشش میں کامیاب رہا ہوں۔ آپ کی خواہش سرآنکھوں پر۔ بہت جلد پلاٹینیم نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہوگا جس میں آپ کو یہ تینوں عظیم کردار ایک ساتھ نظر آئیں گے۔ اب یہ کردار ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں یا ایک دوسرے کے خلاف۔ یہ تو ناول لکھنے اور مکمل ہونے پر ہی معلوم ہوگا۔ تب تک کے لئے میں بھی انتظار کرتا ہوں۔ آپ بھی کریں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

فلوریا شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں کرسی پر بیٹھی ایک فائل سامنے رکھے اسے پڑھنے میں مصروف تھی۔ وہ خاصی پرکشش عورت تھی۔ خاص طور پر اس کی آنکھیں خوابیدہ سی نظر آتی تھیں۔ اس کے گہرے براؤن رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس نے جینز کی پینٹ اور شرٹ کے اوپر سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اچانک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... فلوریا نے کہا۔

”مادام۔ ولنگٹن سے جے ڈی کی کال ہے۔ وہ آپ سے کوئی خاص بات کرنا چاہتا ہے“...... دوسری طرف سے ایک نسوانی لیکن انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”جے ڈی۔ وہ کون ہے“...... فلوریا نے چونک کر پوچھا۔

”وہ مراکو کا سیکنڈ چیف ہے اور یہاں بھی مراکو کے ساتھ آتا

رہا ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ اچھا۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ کراؤ بات“۔ فلوریا نے کہا۔

”ہیلو۔ جے ڈی بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”فلوریا بول رہی ہوں جے ڈی۔ کوئی خاص بات جو تم نے فون کیا ہے“...... فلوریا نے کہا۔

”کیا تمہارا کوئی تعلق پاکیشیا کے علی عمران سے ہے“...... جے ڈی نے کہا تو فلوریا بے اختیا اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم کیوں پوچھ رہے ہو“...... فلوریا نے کہا۔

”پہلے تم بتاؤ تو آگے بات ہو گی“...... جے ڈی نے کہا۔

”ہاں ہے“...... فلوریا نے کہا۔

”اس عمران کے بارے میں اگر میں تمہیں ایک ایسی بات بتا دوں جس سے تمہاری جان بچ جائے تو بتاؤ کہ مجھے کیا انعام دو گی“...... جے ڈی نے کہا۔

”کھل کر بات کرو۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو“...... فلوریا نے تیز لہجے میں کہا۔

”مراکو اور عمران کے درمیان طویل فون کال ہوئی ہے۔ میں نے وہ کال سن لی ہے۔ اس میں تمہارا بھی نام آیا ہے اس لئے کہہ

رہا ہوں کہ اگر میں مخبری کروں تو کیا دو گی“...... جے ڈی نے کہا۔

”تم کیا لینا چاہتے ہو“...... فلوریا نے کہا۔

”دو لاکھ ڈالر دو تو بات ہو سکتی ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے بشرطیکہ اس کال میں میرے فائدے کی کوئی بات ہوئی تو“...... فلوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں فون پر کال ٹیپ سنوا دیتا ہوں“...... جے ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد دو آدمیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنائی دینے لگی۔ جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھ رہی تھی فلوریا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے اور اس کے ہونٹ بھنچتے چلے جا رہے تھے اور پھر جب گفتگو ختم ہوئی تو فلوریا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تم نے سن لی ٹیپ۔ اب بتاؤ کہ تمہارے لئے یہ کال واقعی فائدے مند ہے یا نہیں“...... جے ڈی نے کہا۔

”تم نے بہت اہم خبر دی ہے جے ڈی اس لئے میں تمہیں ڈبل معاوضہ بھجوا سکتی ہوں لیکن ایک شرط کے ساتھ“...... فلوریا نے کہا۔

”کون سی شرط“...... جے ڈی نے چونک کر پوچھا۔

”شرط یہ ہے کہ تم کسی بھی پیشہ ور قاتل کے ذریعے حتمی طور پر

اس مراکو کا خاتمہ کرا دو۔ اس قتل کا معاوضہ بھی میں علیحدہ دوں گی۔ مراکو نے میرے خلاف مخبری کر کے موت کو اپنا مقدر بنا لیا ہے''...... فلوریا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہاری شرط پر بھی کام ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے تمہیں میرا تحفظ بھی کرنا ہوگا اور مجھے مراکو کی تنظیم پر قبضہ کرنے میں مدد بھی دینا ہوگی''...... جے ڈی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم بے فکر ہو کر کام کرو۔ میں آج ہی تمہیں ڈبل معاوضہ بھجوا دیتی ہوں اور جب مراکو ختم ہو جائے گا تو پھر تمہاری اطلاع پر باقی کام بھی ہو جائے گا۔ یہ میرا وعدہ رہا''...... فلوریا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جلد ہی میں تمہیں خوشخبری سناؤں گا''...... جے ڈی نے کہا تو فلوریا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''اس عمران کو لارکاٹ کے بارے میں بھی علم ہو چکا ہے اور یہاں کے بارے میں بھی اور اب لامحالہ یہ لوگ یہاں آئیں گے یا لارکاٹ جائیں گے یا دو گروپ بنا کر دونوں جگہوں پر جائیں گے''...... فلوریا نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھی سوچتی رہی۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انتھونی بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''فلوریا بول رہی ہوں جوگاریا سے''...... فلوریا نے کہا۔

''اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے انتھونی نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انتھونی۔ تمہیں یہ اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میزائل اسٹیشن کے خلاف کام کرنے کے لئے پرتول رہی ہے''...... فلوریا نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ایسا تو اس صورت میں ہو سکتا ہے جب انہیں معلوم ہو کر میزائل اسٹیشن کہاں ہے۔ وہ اسے اسرائیل میں ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''وہ بے حد ذہین اور فعال لوگ ہیں۔ پہلے ریڈ اسپائیڈر کے سپر چیف کو اطلاع ملی کہ انہیں علم ہو گیا ہے کہ میزائل اسٹیشن جوگاریا میں ہے اس لئے سپر چیف نے اسرائیل کے پرائم منسٹر سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم جوگاریا میں انہیں الجھائیں تاکہ اس دوران لارکاٹ میزائل اسٹیشن سے میزائل کو فائر کیا جا سکے۔ چنانچہ میں اپنے سیکشن سمیت یہاں آ گئی اور ابھی ابھی مجھے مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ میزائل اسٹیشن اگر ہو سکتا ہے تو لارکاٹ میں ہو سکتا ہے''...... فلوریا نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ یہ۔ یہ سب''...... انتھونی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے فلوریا کی

بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''میں درست کہہ رہی ہوں انتھونی۔ میں نے خود اپنے کانوں سے وہ ساری بات چیت سنی ہے جس میں اس سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنٹ عمران نے خود یہ بات کی ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ کب تک اسرائیل کا مشن مکمل ہو جائے گا تاکہ ہم اتنی دیر تک انہیں یہاں اس انداز میں الجھائیں کہ وہ تمہاری طرف اس دوران رخ ہی نہ کر سکیں''...... فلوریا نے کہا۔

''چار ہفتے لگ جائیں گے''...... انتھونی نے کہا۔

''یہ تو خاصا طویل عرصہ ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دو گروپوں کی صورت میں دونوں جگہوں پر پہنچ جائے اس لئے میں نے تمہیں فون کر کے آگاہ کیا ہے۔ تم چاہو تو اسرائیل کے پرائم منسٹر کو اطلاع دے سکتے ہو تاکہ وہ اپنی کوئی ایجنسی وہاں میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے لئے بھیج دیں''...... فلوریا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اطلاع دے دوں گا''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ گڈ بائی''...... فلوریا نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ڈوسان بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''فلوریا بول رہی ہوں ڈوسان''...... فلوریا نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ ڈوسان اس کے سیکشن کا عملی طور پر انچارج تھا اس لئے سب اسے سوائے فلوریا کے بلیک باس کہتے تھے۔ ڈوسان ایکریمین ایجنسیوں میں طویل وقت گزار چکا تھا اس لئے وہ بے حد تربیت یافتہ اور تیز آدمی تھا۔ اس کی وجہ سے فلوریا سیکشن نے بے شمار شاندار کارنامے سرانجام دیئے تھے۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جوگاریا پہنچ رہی ہے اور اب ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام۔ لیکن ان کے بارے مین اطلاع اگر پیشگی مل جائے تو زیادہ آسانی ہو گی''...... ڈوسان نے جواب دیا۔

''پیشگی تو بتا رہی ہوں تمہیں۔ پھر کیسی پیشگی اطلاع''...... فلوریا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مادام۔ یہ لوگ پاکیشیا سے لازماً کسی قریبی ملک پہنچیں گے اور وہاں سے بذریعہ طیارہ یا بذریعہ بحری جہاز جوگاریا آئیں گے اور ظاہر ہے یہ میک اپ میں ہوں گے۔ اگر پاکیشیا سے ان کے بارے میں اطلاع مل جائے کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ ان میں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی ہیں تو انہیں ٹریس کرنے میں آسانی ہو گی''...... ڈوسان نے کہا۔

''انہیں زیادہ سے زیادہ اتنا معلوم ہے کہ میزائل اسٹیشن جوگاریا

میں ہے لیکن جوگاریا اتنا چھوٹا جزیرہ بھی نہیں ہے کہ ایئر پورٹ سے باہر آتے ہی انہیں میزائل اسٹیشن نظر آ جائے گا اس لئے لامحالہ وہ یہاں کسی ہوٹل میں یا کسی پرائیوٹ رہائش گاہ میں رہیں گے اور ان کے لئے میزائل اسٹیشن کو ٹریس کرنے کا سب سے آسان راستہ یہی ہو گا کہ وہ مجھے ٹریس کر لیں اور مجھ سے آ کر اس کے بارے میں پوچھ سکیں۔ انہیں میرے آفس اور میرے کلب کے بارے میں مکمل معلومات مل چکی ہیں اس لئے لامحالہ وہ سیدھے یہاں آئیں گے اس لئے ان کے خاتمے کا سب سے آسان طریقہ یہی ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت میرے کلب اور آفس کو گھیر لو اور ہر مشکوک آدمی کا خاتمہ کر دو''...... فلوریا نے کہا۔

''تو کیا آپ اپنے آفس میں ہی رہیں گی''...... ڈوسان نے کہا۔

''نہیں۔ میں سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہی ہوں اس لئے اگر ان کے خاتمے کے لئے تمہیں آفس اور کلب دونوں کو میزائلوں سے اڑانا پڑے تب بھی تم دریغ نہ کرنا۔ البتہ میں اپنے طور پر بگ سنیک کے ساتھ مل کر ان کے خلاف کام کروں گی''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آج ہی تمام انتظامات مکمل کراتا ہوں''...... ڈوسان نے جواب دیا۔

''او کے''...... فلوریا نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس

نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''روزی۔ ہم فوری طور پر اس آفس کو کلوز کر کے سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہے ہیں۔ تم بھی وہاں پہنچ جانا اور بگ سنیک کو میرے آفس میں بھجوا دو''...... فلوریا نے کہا۔

''کیوں مادام''...... دوسری طرف سے روزی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے اور وہ لوگ یہاں حملہ کریں گے جبکہ اب یہ آفس ان کے لئے ٹریپ کا کام دے گا''...... فلوریا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے مادام۔ میں فون کو وہاں شفٹ کر کے خود بھی وہاں پہنچ جاتی ہوں''...... روزی نے جواب دیا۔

''بگ سنیک کو بھجوا دو''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فلوریا نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ ایکریمین تھا۔ اس کا چہرہ بھی اس کی جسامت کی طرح چوڑا اور بڑا تھا۔ یہ بگ سنیک تھا۔ فلوریا کا ڈرائیور اور اس کا ایکشن میں ساتھی بھی تھا۔ فلوریا نے بگ سنیک کی مدد سے بے شمار کارنامے سرانجام دیئے تھے۔ بگ سنیک فطری طور پر بے حد دلیر،

انتہائی حوصلہ منداور بہترین لڑاکا تھا۔

''بگ سنیک۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کام کرنے یہاں آ رہی ہے۔ انہیں اس کلب اور آفس کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں اس لئے میں نے ڈوسان کو کہہ دیا ہے کہ وہ یہاں کا گھیراؤ کرے اور پھر چاہے اس پورے کلب اور اس آفس کو میزائلوں سے اڑانا پڑے تو اڑا دے۔ اس سروس کا خاتمہ ضروری ہے۔ ہم اب سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہے ہیں لیکن ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہیں رہیں گے بلکہ ہم علیحدہ اس سروس کے خلاف کام کریں گے۔ تمہارے اندر مشکوک افراد کو چیک کرنے کی خصوصی حس موجود ہے۔ تم پہلے مجھے سیکنڈ پوائنٹ پر پہنچا دو اور پھر جب کسی فلائٹ کی آمد ہو گی تو تم ائیر پورٹ پر رہو گے اور اس کے بعد شہر میں چیکنگ کرو گے۔ جیسے ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تم نے فوری طور پر ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ میں اسے چیک کر کے اس کا خاتمہ کر سکوں''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں انہیں پاتال سے بھی گھسیٹ لاؤں گا''...... بگ سنیک نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ جاؤ۔ جا کر گاڑی تیار کراؤ۔ میں اپنا مخصوص سامان لے کر آ رہی ہوں''...... فلوریا نے کہا تو بگ سنیک سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

ہوگاریا براعظم افریقہ کا ملک تھا اور جوگاریا جزیرے کا تمام تر رابطہ ہوگاریا سے ہی تھا۔ ہوگاریا سے لوکل فلائٹ بھی جوگاریا کے لئے پرواز کرتی تھی اور بڑے مسافر بردار جہاز بھی جسے عرف عام میں لانچ کہا جاتا تھا وہ سب ہوگاریا سے ہی جوگاریا آتے جاتے رہتے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت ہوگاریا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے یہاں ہوگاریا پہنچا تھا۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے اور ان کے پاس سیاحت کے بین الاقوامی کارڈز بھی موجود تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ نے صرف ایک کمرہ بک کرایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ یہاں زیادہ دیر رکنے کا ارادہ نہیں رکھتے''...... صفدر نے کہا۔

''ہم نے جوگاریا جانا ہے لیکن جوگاریا جانے سے پہلے کچھ آرام کر لیا جائے تو بہتر ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب تم ہمارے سامنے بچوں جیسی باتیں نہ کیا کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم براہ راست مشن پر جانے سے پہلے اس کے متعلق حتمی معلومات حاصل کرتے ہو اور چونکہ جوگاریا کے لئے تمام آمدورفت ہوگاریا سے ہوتی ہے اس لئے لامحالہ میزائل اسٹیشن کے لئے بھی یہیں سے سامان وغیرہ بھجوایا جاتا رہا ہو گا اس طرح یہاں سے آسانی سے اس بارے میں معلومات مل سکتی ہیں''...... جولیا نے جواب دیا تو عمران سمیت سب ساتھیوں نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا۔

''کمال ہے۔ افریقی ملک میں شاید خواتین کی عقل کام کرنا شروع کر دیتی ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ اب مس جولیا نے جذباتیت جھٹک دی ہے اس لئے اب وہ دوبارہ فارم میں آ رہی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''اچھا۔ پھر تو تنویر سے باقاعدہ ہمدردی کا اظہار کیا جانا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ وہ کیوں''...... تنویر نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیونکہ جولیا نے جذباتیت کو جھٹک دیا ہے اور جذباتیت کا مسئلہ تمہارے ساتھ ہی رہتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں جولیا نے تمہیں جھٹک دیا ہے اس لئے تم سے ہمدردی ضروری ہے''...... عمران نے

مسکرا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''میں نے تم دونوں سے چھٹکارہ حاصل کر لیا ہے۔ اب تم دونوں صرف میرے ورکنگ ساتھی ہو اور بس۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پھر بھی تنویر کو مبارک باد دینی چاہئے''...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

''پھر میری بات''...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ تمہیں شکایت تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے انداز میں ورکنگ نہیں کرتی۔ بس جاسوسی، تعاقب اور نگرانی وغیرہ کرتی رہتی ہے۔ اب جولیا نے کہہ دیا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ورکنگ کرے گی اور میری ساتھی ہو گی۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا جولیا''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

''فضول باتوں کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم''...... تنویر کے بولنے سے پہلے جولیا نے سرد اور انتہائی غیر جذباتی لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ جب آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ فلوریا کہاں موجود ہے تو آپ اب یہاں رک کر کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں''...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ فلوریا یہاں سے واپس ایکریمیا چلی گئی ہو تو کیا ہم اس کے پیچھے ایکریمیا چلے جائیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں سے آپ کو اس بارے میں معلومات مل جائیں گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ جولیا نے درست کہا ہے۔ معلومات یہاں سے زیادہ آسانی سے مل سکتی ہیں۔ میں نے ٹائیگر کو پہلے ہی یہاں بھجوا دیا تھا۔ اس کی کال آئے گی تو بات آگے بڑھ ہی جائے گی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کو معلومات مراکو سے ملی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ مراکو کے کسی آدمی نے یہ اطلاع فلوریا تک پہنچا دی ہو کیونکہ اس نے خود بتایا ہے کہ اس کے بڑے گہرے تعلقات فلوریا سے رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ مراکو کی فطرت کو میں جانتا ہوں وہ اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہے۔ البتہ اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہاں ایسی کون سی ایجنسی یا گروپ ہو سکتا ہے جو جوگاریا میں میزائل اسٹیشن کے لئے سامان وغیرہ مہیا کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ یہ سب کیسے بتا سکتا ہے۔ وہ تو ایکریمیا میں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں وہ آتا جاتا رہتا ہے اور یہاں اس کی تنظیم کا آفس بھی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود چھوٹے سے بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ایکریمیا اور ناراک کے رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مراکو بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی مراکو کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہوگاریا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ میں آپ کو خود فون کرنے کے لئے انتہائی بے چین تھا لیکن آپ کا کوئی نمبر مجھے معلوم نہ تھا۔ میں نے پاکیشیا دارالحکومت کی انکوائری سے معلوم کیا تو آپ کے نمبر سے کسی سلیمان نے بتایا کہ آپ ملک سے باہر ہیں اور اس کا کوئی رابطہ آپ سے نہیں ہے"...... مراکو نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے نائب جے ڈی نے میری اور آپ کے درمیان ہونے والی گفتگو ٹیپ کر کے جوگاریا میں فلوریا کو سنوائی اور پھر فلوریا سے میرے قتل کا باقاعدہ سودا کر لیا کہ وہ کسی پیشہ ور

قاتل کے ذریعے مجھے فوری طور پر ہلاک کرا دے گا کیونکہ میں نے فلوریا کے بارے میں تفصیل آپ کو بتائی تھی۔ اس طرح وہ ساتھ ہی میری تنظیم اور میری پراپرٹی پر بھی قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ مجھے اس کی اطلاع مل گئی اور میں نے اس سے پوچھ گچھ کر کے اس کا خاتمہ کر دیا۔ میں آپ کو بھی بتانا چاہتا تھا کہ فلوریا اب پوری طرح ہوشیار ہو چکی ہے اور ہوسکتا ہے کہ اب وہ فوری طور پر بلیک کوبرا کلب کے نیچے موجود اپنے آفس سے بھی غائب ہو جائے اور فلوریا کا گروپ اب یقیناً آپ کو جوگاریا میں ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا''...... مراکو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب فلوریا کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب ہمیں اس میزائل اسٹیشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ کیا یہاں ہوگاریا میں کوئی ایسا گروپ ہے جو اس بارے میں کوئی کلیو دے سکے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ میں تو ایسے کسی گروپ سے واقف نہیں ہوں کیونکہ میں تو وہاں صرف ایک دو روز کے لئے جاتا ہوں اور وہ بھی جوگاریا میں اور وہاں اپنا کام کر کے واپس آ جاتا ہوں۔ البتہ اگر آپ کہیں تو جوگاریا میں میرا اسسٹنٹ روکی آپ کو اسسٹ کر سکتا ہے''...... مراکو نے کہا۔

''کیا نمبر ہے روکی کا''...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

''تم اسے پرنس آف ڈھمپ کا نام بتا دو۔ مجھے ضرورت ہوئی تو میں خود ہی اس سے رابطہ کرلوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں''...... مراکو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا یہاں رکنا فائدہ مند ثابت ہوا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے مبہم سے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ اس فلوریا سے آپ کو سب کچھ معلوم ہوسکتا تھا۔ ادھر ادھر ٹامک ٹوئیاں مارنے کی بجائے ہمیں اس فلوریا کا سراغ لگانا چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن اب یہ فلوریا لامحالہ کہیں چھپ گئی ہو گی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جوگاریا سے ایکریمیا یا کسی یورپی ملک چلی گئی ہو''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور''...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ یہاں ہوگاریا میں ابھی تک ایسا کوئی گروپ ٹریس نہیں

ہوسکتا۔ صرف ایک آدمی ملا ہے جس نے بتایا ہے کہ اسرائیل سے براہ راست بحری جہاز جوگاریا پہنچتے تھے جن میں بڑے بڑے کنٹینر ہوتے تھے لیکن یہ سلسلہ بھی اب کافی عرصے سے بند ہو چکا ہے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اس آدمی کو لازماً اس عورت فلوریا کے بارے میں معلوم ہو گا جو وہاں کام کرتی رہی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ ہوگاریا پہنچ گئے ہیں یا نہیں۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں ہوگاریا کے ہوٹل بلیو مون کے کمرہ نمبر ایک سو گیارہ میں موجود ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میں اس آدمی کو ساتھ لے آتا ہوں۔ آپ اس سے تفصیل خود ہی معلوم کر لیں۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ آدمی کون ہے۔ اس کی تفصیل بتاؤ۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اس آدمی کا نام رابن ہے اور یہ جوگاریا کے ساحل پر ایک ہوٹل ریڈ نائٹ میں بطور سپروائزر طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ پھر وہاں اس کا جھگڑا کسی بڑے گروپ سے ہو گیا تو یہ ہوگاریا آ گیا اور اب یہاں ایک ہوٹل میں سپروائزر ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے لے کر یہاں آ جاؤ لیکن جلدی۔ ہمارے

پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

''کیا یہ ضروری ہے عمران صاحب کہ اس آدمی کو فلوریا کے بارے میں تمام تفصیل کا علم ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ضروری تو نہیں ہے لیکن ساحل سمندر پر واقع کسی کلب میں کام کرنے والا آدمی ضرورت سے زیادہ ہوشیار ہوتا ہے ورنہ ایسے ماحول میں وہ چند روز بھی نہیں چل سکتا اور ٹائیگر نے بتایا ہے کہ وہ وہاں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے کافی کچھ معلوم ہو گا اور ویسے بھی ہم نے امکانات پر کام کرنا ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو کچھ ہم سوچیں وہ درست بھی ہو''۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم سب باہر لابی میں جا کر بیٹھو۔ میں نہیں چاہتا کہ یہ آدمی ہم سب کو اکٹھے دیکھے۔ جولیا چاہے تو یہاں بیٹھی رہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں بھی جا رہی ہوں۔ ہم ذرا ادھر ادھر گھومیں پھریں گے تب تک تم اپنا کام کر لو''...... جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کمرے میں اکیلا رہ گیا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایکریمین میک اپ میں ٹائیگر موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جو اپنے قدوقامت اور انداز سے قدیم دور کا کوئی بحری قذاق دکھائی دیتا تھا۔ بڑے بڑے بال اور بڑی بڑی اور بھاری مونچھوں نے اس کے چہرے کو واقعی رعب دار بنا رکھا تھا۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ رنگ کی فل بازو شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

''آ جاؤ اندر''...... عمران نے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اور وہ آدمی اندر آ گئے۔ عمران نے دروازہ بند کر دیا اور پھر ان دونوں کو بیٹھنے کا کہہ کر وہ خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی جیب سے بھاری مالیت کے کرنسی نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھ لی۔ گڈی دیکھ کر رابن نہ صرف چونک پڑا بلکہ اس کی آنکھوں میں تیز چمک بھی ابھر آئی تھی۔

''مسٹر رابن۔ یہ پوری گڈی آپ کی ہو سکتی ہے بشرطیکہ آپ میرے سوالوں کے درست جواب دے دیں اور یہ بھی میں بتا دوں کہ اگر ہم اتنی مالیت کے نوٹ آپ کو چند معمولی باتوں کے عوض دے سکتے ہیں تو اگر آپ نے غلط بیانی کی یا دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر انہیں کئی گنا کر کے واپس بھی لیا جا سکتا ہے اور آپ اگرچہ بوڑھے آدمی ہیں لیکن ضرورت کے لئے میں آپ کے ساتھ

بدتر سلوک بھی کر سکتا ہوں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جناب۔ آپ جو پوچھیں گے اگر وہ مجھے معلوم ہوا تو میں درست جواب دوں گا''...... رابن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آپ جوگاریا میں طویل عرصہ رہے ہیں اور آپ نے اسرائیل سے بحری جہازوں پر کنٹینرز بھی آتے دیکھے ہیں۔ وہاں ایک اسرائیلی عورت جس کا نام فلوریا ہے بلیک کوبرا کلب کے نیچے رہتی تھی۔ مجھے اس فلوریا کے بارے میں تفصیلات چاہئیں''...... عمران نے رابن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ تو انتہائی دل پھینک عورت ہے اور پورے جوگاریا میں اسے سب جانتے ہیں۔ آپ اس کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ ویسے میں بلیک کوبرا کلب تو بے شمار بار گیا ہوں لیکن مجھے نیچے آفس وغیرہ کا علم نہیں ہے''...... رابن نے جواب دیا۔

''فلوریا جوگاریا میں ہے لیکن کہیں چھپ گئی ہے۔ ہم نے اسے ٹریس کرنا ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ اسے کیسے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ کوئی ایسا کلیو بتائیں جو قابل عمل بھی ہو اور ہم اس فلوریا تک پہنچ سکیں''...... عمران نے کہا۔

''فلوریا کے بارے میں سنا تھا کہ اس کا پورا گروپ ہے لیکن اس کے ایک آدمی کو میں جانتا ہوں۔ اس کا نام بگ سنیک ہے۔ یہ آدمی سائے کی طرح ہر وقت فلوریا کے ساتھ لگا رہتا تھا اور کہا

جاتا تھا کہ وہ فلوریا کا باڈی گارڈ بھی ہے، ڈرائیور بھی اور اس کا دوست بھی۔ ویسے وہ انتہائی قوی ہیکل آدمی ہے اور وہ ماسٹر فائٹر بھی ہے اور اچھا نشانے باز بھی۔ میں نے ایک بار اسے ایک کلب میں لڑتے ہوئے دیکھا تھا۔ چار انتہائی خوفناک لڑاکوں سے وہ ایک ہی لڑ رہا تھا اور پھر اس نے ان چاروں کا خاتمہ کر دیا۔ اگر آپ بگ سنیک کو ٹریس کر لیں تو فلوریا تک آپ آسانی سے پہنچ سکتے ہیں''...... رابن نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اس کا حلیہ اور اس کے قدوقامت کی تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا تو رابن نے تفصیل سے حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں بتا دیا اور خود ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ وہ عام طور پر ایک مخصوص ٹائپ کا لباس پہنتا ہے۔

''اس کے علاوہ اور کچھ جانتے ہو تو وہ بھی بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب۔ سوری جناب۔ اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں بتا سکتا جناب''...... رابن نے جواب دیا۔

''اچھا۔ اس فلوریا کا حلیہ اور تفصیل''...... عمران نے کہا تو رابن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

''ٹھیک ہے۔ یہ گڈی تمہاری ہوئی''...... عمران نے گڈی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو رابن نے اس طرح گڈی جھپٹی جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے گڈی

جیب میں ڈال لی۔

''شکریہ جناب۔ اب ایک بات میں از خود بتا دوں کہ اگر آپ بگ سنیک کو تلاش کرنا چاہتے ہیں تو جوگاریا میں ایک کلب ہے جسے بلیو اسکائی کلب کہا جاتا ہے۔ بڑا بدنام کلب ہے اور اس کا مالک بلیو اسکائی، بگ سنیک کا انتہائی گہرا دوست ہے اور بگ سنیک روزانہ لازماً اس کلب میں شراب پینے جاتا ہے اور اگر بگ سنیک جوگاریا سے باہر گیا ہوا ہو تو بلیو اسکائی کو اس کا لازماً علم ہوتا ہے''...... رابن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا تو رابن اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہو گیا۔

''تم اسے باہر چھوڑ کر واپس آ کر میری بات سنو''...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر وہ رابن سمیت کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''فلوریا کو ہمارے جوگاریا پہنچنے کی اطلاع مل چکی ہے اس لئے لازماً اس نے وہاں ہمارے خلاف جال بچھا رکھا ہو گا اور میں اس فلوریا سے یہ کنفرمیشن چاہتا ہوں کہ کیا یہ میزائل اسٹیشن جوگاریا میں ہے یا لارکاٹ میں اس لئے تم فوری طور پر جوگاریا پہنچو۔ وہاں اس بگ سنیک کو تلاش کر کے اس کے ذریعے فلوریا کے بارے میں

معلومات حاصل کرو لیکن یہ کام تمہیں جس قدر جلد ممکن ہو سکے کرنا ہو گا کیونکہ ہم تمہاری اطلاع کے بعد یہاں سے روانہ ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں ابھی طیارہ چارٹرڈ کرا کر جوگاریا چلا جاتا ہوں''...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس رقم ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے آتے ہی یہاں کے ایک کلب سے مشین کے ذریعے بڑی بھاری رقم حاصل کر لی تھی''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے ٹریس کر کے مجھے اطلاع دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے سلام کیا اور مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران کے ساتھی کمرے میں آئے تو عمران نے انہیں ساری بات بتا دی۔

''اب تم کمرے لے لو۔ شاید ہمیں کل تک یہاں رہنا پڑے''...... عمران نے کہا۔

''ہم جوگاریا کیوں نہ چلے جائیں تاکہ جیسے ہی یہ بگ سنیک ملے اس کے ذریعے فلوریا کو ٹریس کر کے کام کو آگے بڑھایا جا سکے''...... صفدر نے کہا۔

''فلوریا اکیلی نہیں ہے۔ اس کا پورا سیکشن جوگاریا میں کام کر رہا ہو گا اور یقیناً وہ کسی گروپ کے منتظر ہوں گے اس لئے اکیلا ٹائیگر

زیادہ آسانی سے یہ کام کر لے گا۔ پھر وہ بدنام کلبوں کے لوگوں کو ڈیل کرنا جانتا ہے۔ اس لئے فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اس کے معاملے ٹانگ اڑانی چاہئے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

فلوریا کا سیکنڈ پوائنٹ ایک رہائشی کوٹھی تھی۔ یہاں اس نے باقاعدہ ایک ٹارچنگ روم بھی بنایا ہوا تھا اور آفس بھی۔ یہاں کا انچارج ایک آدمی ہیگرڈ تھا جو مستقل یہاں رہتا تھا۔

فلوریا اس وقت اس پوائنٹ کے آفس میں موجود تھی۔ بگ سنیک اور ڈوسان دونوں جوگاریا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گروپ کو ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فلوریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ فلوریا بول رہی ہوں''...... فلوریا نے کہا کیونکہ اس کے نزدیک یہ انتہائی محفوظ نمبر تھا۔

''بگ سنیک بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے بگ سنیک کی آواز سنائی دی۔

''اوہ تم۔ کوئی خاص بات''...... فلوریا نے چونک کر کہا۔

''مادام۔ ایک آدمی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے اکیلا ہوگاریا سے جوگاریا پہنچا ہے۔ میں ایئر پورٹ پر موجود تھا کیونکہ ایک گھنٹے بعد شیڈول فلائٹ آنے والی تھی اور میں اسے چیک کرنا چاہتا تھا۔ اچانک میں نے محسوس کیا کہ وہ آدمی مجھے دیکھ کر چونک پڑا اور اس کے انداز سے مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ مجھے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ میں بھی اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ وہ آدمی وہیں ایئر پورٹ پر ہی گھومتا رہا۔ پھر ایک گھنٹے بعد جب مطلوبہ فلائٹ آئی تو میں نے اسے چیک کیا لیکن اس میں مشکوک گروپ نہ تھا تو میں وہاں سے نکل کر بلیو اسکائی کلب چلا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ آدمی بھی بلیو اسکائی کلب پہنچ گیا تھا جس پر مجھے وہ آدمی مشکوک لگا۔ اب بھی وہ بلیو اسکائی کلب میں موجود ہے جبکہ میں کاؤنٹر سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ وہ اکیلا آدمی ہے۔ ایکریمین ہے اور بظاہر عام سا آدمی لگتا ہے''...... بگ سنیک نے کہا۔

''لیکن وہ تمہاری نگرانی کیوں کر رہا ہے۔ اگر اسے کوئی ایمرجنسی تھی اور وہ طیارہ چارٹرڈ کرا کر آیا تھا تو پھر وہ ایک گھنٹہ وہاں ایئر پورٹ پر ہی کیوں گھومتا رہا تھا۔ وہ یقیناً کوئی مشکوک آدمی ہے۔ تم اسے فوراً اغوا کر کے یہاں لے آؤ۔ اس سے پوچھ گچھ کرنا ہو گی تب اس کی اصلیت کا پتہ چل سکے گا''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فلوریا نے رسیور رکھا اور میز کے کنارے پر

موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

"ہیگرڈ۔ بگ سنیک ایک آدمی کو لے کر آرہا ہے۔ اسے ٹارچنگ روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ کر پھر مجھے اطلاع دینا"......فلوریا نے کہا۔

"یس مادام"...... اس آدمی نے جواب دیا اور واپس باہر چلا گیا۔

"یہ آدمی کون ہوسکتا ہے۔ بگ سنیک سے اس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... فلوریا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اپنے اس سوال کا جواب وہ خود نہ دے سکتی تھی۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اس نے کال بیل کی مخصوص آواز سنی تو وہ سمجھ گئی کہ بگ سنیک اس آدمی کو لے کر آیا ہے۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور بگ سنیک اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"......فلوریا نے چونک کر پوچھا۔

"میں اسے بے ہوش کر کے لے آیا ہوں مادام۔ ہیگرڈ اسے ٹارچنگ روم میں لے گیا ہے۔ آپ نے اسے ہدایت کی تھی"۔ بگ سنیک نے کہا۔

"ہاں۔ بیٹھو"......فلوریا نے کہا۔

"شکریہ۔ مادام"...... بگ سنیک نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیسے اسے بے ہوش کیا اور کیسے اسے لے کر آئے ہو۔ تفصیل بتاؤ"......فلوریا نے پوچھا۔

"آپ سے فون پر بات کرنے کے بعد میں خود اس کی سیٹ پر چلا گیا۔ میں نے اس سے اپنا تعارف کرایا تو اس نے جوابی تعارف میں بتایا کہ اس کا نام ٹائیگر ہے اور اس کا تعلق ایکریمیا کی ایک تنظیم بلیک گن سے ہے اور وہ اپنی تنظیم کے ایک کام کے سلسلے میں پہلی بار یہاں آیا ہے جس پر میں نے اسے کہا کہ میں اس کام میں اس کی بھرپور مدد کر سکتا ہوں جس پر اس نے کام بتایا کہ وہ بلیو اسکائی سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ بلیو اسکائی میرا بہترین دوست ہے اور میں اس کی ملاقات اس سے کرا سکتا ہوں تو وہ خوش ہو گیا۔ میں نے کاؤنٹر پر جا کر ویسے ہی رسیور اٹھا کر بات کی اور پھر میں نے جا کر اسے بتایا کہ بلیو اسکائی ملنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ فوراً میرے ساتھ چل پڑا۔ میں اسے ایک کمرے میں لے آیا اور اندر داخل ہوتے ہی میں نے یکلخت اس کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی ضرب لگا دی۔ وہ بے ہوش ہو گیا تو میں اسے اٹھا کر عقبی راستے سے باہر آ گیا۔ پھر اسے کار میں ڈال کر یہاں لے آیا"...... بگ سنیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر وہ اتنی آسانی سے مار کھا گیا ہے تو پھر وہ واقعی عام آدمی ہی ہو گا"......فلوریا نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔ بگ سنیک

سے یہ تفصیل سن کر اسے خاصی مایوسی ہوئی تھی۔

''پھر کیا حکم ہے۔ گولی مار کر اس کی لاش گٹڑ میں ڈال دی جائے''...... بگ سنیک نے کہا۔

''چلو اب جب وہ آ ہی گیا ہے تو اس سے پوچھ گچھ بھی کر لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس سے کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے''...... فلوریا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی بگ سنیک بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے آفس سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوئے جہاں ٹارچنگ کا تقریباً ہر طرح کا سامان موجود تھا اور سامنے دیوار کے ساتھ لوہے کی کرسیاں قطار میں موجود تھیں جن میں سے کونے والی ایک کرسی پر ایک آدمی راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ کمرے میں ہیگرڈ بھی موجود تھا۔

''اس کی تلاشی لی ہے ہیگرڈ''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام۔ اس کی جیب سے ایک زیرو فائیو ٹرانسمیٹر اور بھاری تعداد میں کرنسی نکلی ہے''...... ہیگرڈ نے جواب دیا۔

''ٹرانسمیٹر۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ عام آدمی نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق واقعی کسی بڑی تنظیم سے ہے''...... فلوریا نے چونک کر کہا۔

''یس مادام۔ میرا خیال ہے کہ جس تنظیم کا اس نے نام لیا ہے

وہ صرف دھوکہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ آدمی ہمارے دشمنوں میں سے ہی ہے''...... بگ سنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہیگرڈ۔ سپیشل میک اپ واشر سے اس کا میک اپ واش کرو''...... فلوریا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... ہیگرڈ نے کہا اور ایک کونے میں موجود ٹرالی کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک بڑا سا میک اپ واشر موجود تھا جس پر سرخ رنگ کا کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ ہیگرڈ ٹرالی کو دھکیلتا ہوا اس بے ہوش آدمی کی کرسی کے قریب لے آیا اور پھر اس نے کپڑا ہٹا کر ایک طرف رکھا اور ایک شفاف شیشے کا بنا ہوا بڑا سا کنٹوپ اٹھا کر اس نے اس بے ہوش آدمی کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اسے کلپ کر دیا اور پھر اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد کنٹوپ میں سرخ رنگ کی گیس بھرنا شروع ہو گئی اور اس آدمی کا چہرہ اس سرخ رنگ کی گیس میں غائب ہو گیا۔ کچھ دیر بعد گیس غائب ہونا شروع ہو گئی اور اس کا چہرہ نظر آنے لگ گیا لیکن ہلکی سی سرخی کی وجہ سے ابھی اس کا چہرہ واضح طور پر نظر نہ آ رہا تھا۔ پھر ہیگرڈ نے کلپ کھول کر کنٹوپ ہٹایا تو فلوریا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس آدمی کا چہرہ ویسے ہی تھا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ اپنے اصل چہرے میں ہے اس لئے کیشائی تو نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ان کا ایکریمین فارن ایجنٹ ہو''...... فلوریا نے کہا۔

"یس مادام۔ ایسا ہی ہو گا"...... بگ سنیک نے فوراً ہی فلوریا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... فلوریا نے کہا تو ہیگرڈ نے آگے بڑھ کر اس آدمی کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو ہیگرڈ پیچھے ہٹ گیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کرسی میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... فلوریا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تمہارے اس آدمی کو بتا چکا ہوں کہ میرا نام ٹائیگر ہے اور اسے یہ بھی بتا چکا ہوں کہ میرا تعلق کس تنظیم سے ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میری تنظیم انتہائی طاقتور ہے۔ اسے جیسے ہی خبر ملی کہ تم لوگوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے تو پھر تم پر عذاب ٹوٹ پڑے گا اور تمہیں کہیں بھی پناہ نہ مل سکے گی"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ دھمکیاں دینا بند کرو۔ تمہاری تنظیم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی نہ تمہاری لاش کبھی سامنے آئے گی۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہے"...... فلوریا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ وہ کون ہے"...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے انداز سے ہی فلوریا سمجھ گئی کہ اس آدمی کا کوئی تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے نہیں ہے ورنہ وہ اس طرح کبھی جواب نہ دیتا بلکہ چونک پڑتا۔

"سنو۔ جو سچ ہے وہ بتا دو تو تمہاری زندگی بچ سکتی ہے۔ تم چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ہوگاریا سے جوگاریا آئے اور پھر تم بگ سنیک کو دیکھ کر اس کے گرد وہیں ائیر پورٹ پر ہی گھومتے رہے۔ پھر تم اس کے پیچھے بلیو اسکائی کلب پہنچ گئے۔ تمہاری ان حرکات کی وجہ کیا ہے۔ تم بگ سنیک کی نگرانی اور تعاقب کیوں کر رہے تھے"...... فلوریا نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میرا نام فلوریا ہے"...... فلوریا نے جواب دیا۔

"یہ بگ سنیک تمہارا آدمی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں"...... فلوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ آدمی بلیو اسکائی کا خاص آدمی ہے اور مجھے اس کا باقاعدہ حلیہ بھی بتایا گیا تھا لیکن اس آدمی کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہ بتایا گیا تھا۔ پھر یہ مجھے ائیر پورٹ پر ہی نظر آ گیا تو میں وہیں رک گیا۔ پھر یہ بلیو اسکائی کلب گیا تو میں کنفرم ہو گیا کہ میں درست آدمی تک پہنچ گیا ہوں۔ اس کے بعد یہ خود ہی میری ٹیبل پر آ گیا اور اس نے مجھے بلیو اسکائی سے ملوانے کا کہا اور پھر مجھے ایک

کمرے میں لے گیا اور وہاں میری کنپٹی پر ضرب لگا کر اس نے مجھے بے ہوش کیا اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے''...... ٹائیگر نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کس نے اس کے بارے میں بتایا تھا''...... فلوریا نے کہا۔

''ایکریمیا کے ایک کلب بلیک گن کے جنرل مینجر ہارڈی نے۔ وہ یہاں جوگاریا میں طویل عرصے تک اس بلیو اسکائی کلب میں بطور اسسٹنٹ مینجر کام کرتا رہا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم ہمارے کام کے آدمی نہیں ہو اور ہمارے لئے بے کار ہو اس لئے تمہیں گولی مار دینی چاہئے''۔ فلوریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کہ تم مجھے ہلاک کر دینا چاہتی ہوں۔ میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے، کوئی مخالفت بھی نہیں ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اسی لئے تو تمہیں گولی ماری جا رہی ہے۔ ہیگرڈ۔ اسے گولی مار کر اس کی لاش گٹر میں پھینک دینا''...... فلوریا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... ہیگرڈ نے جواب دیا۔

''آؤ بگ سنیک۔ یہ کام اب ہیگرڈ خود کر لے گا''...... فلوریا نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے ساتھ کھڑے بگ سنیک سے

کہا۔

''یس مادام''...... بگ سنیک نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

''اب میرے لئے کیا حکم ہے مادام''...... بگ سنیک نے کہا۔

''وہی کام کرتے رہو جو پہلے کر رہے تھے۔ یہ گروپ کسی بھی وقت آ سکتا ہے''...... فلوریا نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اپنے آفس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ آفس میں پہنچ کر وہ بیٹھی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ فلوریا بول رہی ہوں''...... فلوریا نے کہا۔

''ڈوسان بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ڈوسان کی بھاری آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... فلوریا نے کہا۔

''مادام۔ ابھی تک تو کوئی مشکوک گروپ سامنے نہیں آیا۔ ہم پورے جوگاریا میں چیکنگ کر رہے ہیں''...... ڈوسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چیکنگ کرتے رہو۔ یہ لوگ کسی بھی وقت یہاں آ سکتے ہیں''...... فلوریا نے جواب دیا۔

''یس مادام۔ ویسے اگر آپ اجازت دیں تو میں ہوگاریا میں کسی گروپ سے رابطہ کروں کیونکہ یہ لوگ بہرحال ہوگاریا سے ہی یہاں پہنچیں گے''...... ڈوسان نے کہا۔

''وہ کیسے انہیں چیک کرے گا''...... فلوریا نے پوچھا۔

''وہ بھی مشکوک افراد کو چیک کرے گا۔ ابھی تو ہمارے پاس بھی کوئی واضح اطلاع نہیں ہے''...... ڈوسان نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح ہم الجھ بھی سکتے ہیں۔ تم یہیں چیکنگ کرتے رہو۔ وہ آئیں گے تو بہرحال یہیں''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام''...... ڈوسان نے جواب دیا تو فلوریا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''یہ لوگ آخر کیوں نہیں آ رہے۔ کہیں یہ لارکاٹ نہ چلے گئے ہوں''...... فلوریا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ لارکاٹ میں انتھونی سے بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس کے ذمے یہاں کی ڈیوٹی تھی اور وہ یہاں تک ہی محدود رہنا چاہتی تھی۔

لارکاٹ بہت بڑا جزیرہ تھا۔ اس کا شمالی حصہ گھنے جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا جبکہ تمام تر آبادی جنوبی سمت میں تھی۔ لارکاٹ پر قدیم دور سے ایک بادشاہ کی حکومت تھی اور اس بادشاہ کی نسل ہی اس جزیرے پر مسلسل حکومت کرتی چلی آئی تھی لیکن لارکاٹ میں بادشاہ کو کنگ کی بجائے پرنس کہا جاتا تھا۔ پرنس کا تعلق لارکاٹ کے ایک قدیمی لیکن طاقتور قبیلے سے تھا۔ اس قبیلے کا نام ہوگاشو تھا اس لئے بادشاہ کو پرنس ہوگاشو کہا جاتا تھا۔

موجودہ دور میں پرنس ہوگاشو صرف نام کا ہی بادشاہ تھا جبکہ وہاں ایک کونسل تھی جس کے ممبران کی تعداد دس تھی۔ ان میں سے پانچ ممبران کو عوام باقاعدہ انتخاب کے ذریعے منتخب کرتے تھے جبکہ باقی پانچ میں سے دو کو پرنس ہوگاشو نامزد کرتا تھا اور باقی تین کا تعلق ہوگاشو قبیلے سے ہی ہوتا تھا۔

ان کی یہ سیٹیں موروثی ہوتی تھیں۔ کونسل کا فیصلہ تقریباً حتمی ہوتا

تھا۔ البتہ اس کے خلاف اپیل پرنس کو کی جا سکتی تھی لیکن پرنس کونسل کے معاملات میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ لارکاٹ پر عملی طور پر اصل حکمرانی اس کونسل کی ہی تھی جسے پرنسل کونسل کہا جاتا تھا۔

لارکاٹ ایسا جزیرہ تھا جو قدرتی حسن سے مالامال تھا اور یہاں کے قوانین اس انداز کے بنائے گئے تھے کہ یہاں سوائے قتل او دوسروں پر جبر کرنے کے باقی سب کچھ کیا جا سکتا تھا جو دوسر کسی علاقے میں نہ کیا جا سکتا تھا۔

یہاں بے شمار نائٹ کلب، کیسنیو اور جوئے خانے موجود تھ جن کے معاملات میں وہاں کی پولیس سرے سے مداخلت ہی کرتی تھی۔ البتہ پرنس کونسل نے شمالی علاقے سے جنگلات کو کا جرم قرار دیا تھا کیونکہ یہ گھنے جنگلات سیاحوں کے لئے بے کشش رکھتے تھے۔ البتہ حکومت کی طرف سے ان جنگلات میں شکاریوں اور سیاحوں کے لئے تمام سہولیات مہیا کی گئی تھیں اور ا جنگلات کی وجہ سے ہی پوری دنیا سے سیاح مرد اور عورتیں لارکا آتی جاتی رہتی تھیں کیونکہ ان گھنے جنگلات میں رہنے والے قب ابھی تک قدیم انداز میں ہی رہتے تھے۔ البتہ وہ اب وحشی قبیلے رہے تھے اس لئے سیاح ان کی قدیم بستیوں میں جاتے، فلمی بناتے، ان کے رقص دیکھتے تھے جبکہ جنوبی لارکاٹ میں انتہائی جد ترین آبادی تھی۔

یہاں جدید ترین ماڈلز کی کاریں ہر وقت سڑکوں پر دوڑتی

آتی تھیں۔ جوئے خانوں میں کروڑوں ڈالرز کا جوا ہوتا تھا اور یہاں کے جوئے خانوں کی ایک روایت شروع سے ہی چلی آ رہی تھی اور اس پر آج بھی انتہائی سختی سے عمل کیا جاتا تھا۔ یہاں بے ایمانی نہیں کی جاتی تھی اور نہ کسی کو دانستہ لوٹا جاتا تھا اس لئے کوئی عام سا آدمی بھی لاکھوں ڈالرز جیت کر اطمینان سے واپس چلا جاتا تھا۔

اس وقت لارکاٹ کی ایک سڑک پر جدید ماڈل کی سیاہ رنگ کی کار تیزی سے شمالی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر لمبے قد اور طاقتور جسم کا مالک انتھونی بیٹھا ہوا تھا جبکہ کار ڈرائیور چلا رہا تھا جو مقامی آدمی تھا اور اس کا نام جارگا تھا۔ وہ یہاں لارکاٹ میں اسرائیل کی ایک خصوصی ایجنسی ریڈ زیرو کا انچارج تھا۔

ریڈ زیرو نامی ایجنسی اسرائیل کی خصوصی اور خفیہ ایجنسی تھی اور اس کا کام اسرائیل سے باہر دوسرے ممالک میں اسرائیل کے مفادات کا تحفظ کرنا تھا۔ یہ ایجنسی بے حد تربیت یافتہ افراد پر مشتمل تھی لیکن یہ ایجنسی سامنے نہ آتی تھی۔ اس کے آدمی دوسرے کاموں میں ملوث نظر آتے تھے اس لئے ان پر کوئی شک نہ کر سکتا تھا۔

انتھونی بھی لارکاٹ کے ایک کلب کا مالک تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ جنگلات سے ملنے والی ایک کیمیکل گوند کا بھی بڑا ڈیلر تھا۔

یہ گوند ادویات میں کام آتی تھی اور پوری دنیا میں اس کی مانگ تھی اور انتھونی اس کیمکل گوند جسے یہاں مقامی طور پر لیگائی کہا جاتا تھا، کا بڑا ایجنٹ اور ڈیلر تھا۔ جنوبی لارکاٹ میں اس کا علیحدہ آفس تھا جو لیگائی انٹرنیشنل کے نام سے قائم تھا اور انتھونی اس کا جنرل منیجر تھا۔ اس وقت بھی وہ بظاہر اس گوند کی سپلائی کے سلسلے میں ہی جا رہا تھا لیکن اصل کام ایجنسی کا ہی تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اسرائیل نے جو خفیہ میزائل اسٹیشن تیار کرایا ہے وہ شمالی لارکاٹ کے جنگلات کے ایک کونے میں ہے۔ یہ میزائل اسٹیشن زیر زمین تھا البتہ اس کے اوپر موجود درختوں کو ہٹا کر ان کی جگہ نقلی درخت لگا دیئے گئے تھے جو دور سے دیکھنے میں اصل درخت ہی نظر آتے تھے۔

اسرائیل نے لارکاٹ کے پرنس اور پرنس کونسل کو اس کے لئے بے پناہ مراعات دے کر اجازت حاصل کی تھی اور اس معاملے کو اس قدر خفیہ رکھا گیا تھا کہ سوائے انتھونی اور اس کے آدمیوں، پرنس اور پرنس کونسل کے ممبران کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہ تھا۔ البتہ اسرائیل سے بحری جہازوں پر مشینری آتی رہی تھی جو انتھونی کے آدمیوں کے ذریعے یہاں بھیجی جاتی رہی تھی۔

اب یہ میزائل اسٹیشن تیار تھا لیکن ابھی میزائل یہاں نصب ہونا باقی تھے اور انتھونی کو آج ہی اطلاع ملی تھی کہ میزائل تیار ہونے کے قریب ہیں اس لئے آئندہ دو ہفتوں کے اندر کسی بھی روز ان کی تنصیب کی جا سکتی ہے۔ انتھونی اس لئے وہاں جا رہا تھا تاکہ

میزائلوں کے آنے پر انہیں انتہائی خفیہ طریقہ سے اس میزائل اسٹیشن تک لے جائے اور میزائلوں کے ساتھ آنے والے سائنس دانوں اور مشینری کو میزائل اسٹیشن تک پہنچانے کے تمام انتظامات کا بذات خود جائزہ لے سکے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد کار جنگل میں داخل ہوگئی اور جنگل میں تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ جنگل میں بنے ہوئے لکڑی کے ایک بڑے سے کیبن کے سامنے پہنچ گئے تو ڈرائیور نے کار روک دی۔ کیبن کے باہر دو مسلح افراد موجود تھے جنہوں نے انتھونی کے کار سے نیچے اترتے ہی اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

انتھونی سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ کیبن سے ایک سرنگ نما راستہ نیچے جا رہا تھا۔ وہ اس راستے پر چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جو انتھونی کو دیکھ کر تیزی سے اٹھا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

”کیا پوزیشن ہے ریمنڈ“...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”آل از اوکے باس“...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بیٹھو“...... انتھونی نے ایک بڑی سی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ریمنڈ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ریمنڈ۔ جس کام کے لئے میزائل اسٹیشن تیار کیا گیا تھا وہ کام اب مکمل ہونے والا ہے۔ اسرائیل سے اطلاع ملی ہے کہ دو ہفتوں کے اندر میزائل یہاں پہنچ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی سائنس دانوں کی ٹیم اور دوسری مشینری بھی ہو گی اور چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس میزائل اسٹیشن کے خلاف کام کر رہی ہے اس لئے اعلیٰ حکام نے ہدایت کی ہے کہ اس کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے اس لئے میں آیا ہوں تاکہ تمہیں بتا سکوں کہ اب تم لوگوں نے ہر وقت ریڈ الرٹ رہنا ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''ہم مسلسل ریڈ الرٹ رہتے ہیں باس۔ اس پورے علاقے میں جو سائنسی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں ان کی موجودگی میں کوئی پرندہ بھی ہماری مرضی کے بغیر نہیں اڑ سکتا لیکن کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہے کہ یہاں کوئی میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے''...... ریمنڈ نے کہا۔

''نہیں۔ حکومت نے انہیں ڈاج دینے کے لئے جوگاریا میں بھی ایک فرضی میزائل اسٹیشن بنایا ہوا ہے تاکہ اگر انہیں معلوم بھی ہو جائے تو وہ یہاں کی بجائے جوگاریا میں ہی ٹکریں مارتے پھریں اور جوگاریا میں ریڈ اسپائیڈر کی سیکشن انچارج فلوریا اپنے سیکشن سمیت موجود ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جوگاریا اور لارکاٹ دونوں کے بارے میں علم ہو گیا ہے

لیکن مجھے اس بات پر یقین نہیں آیا کیونکہ لارکاٹ میں تو یہ کام اس قدر خفیہ انداز میں ہوا ہے کہ باہر کے لوگ تو ایک طرف لارکاٹ کے رہنے والوں کو بھی اس کا آج تک علم نہیں ہو سکا۔ پھر بھی ہمیں ریڈ الرٹ تو رہنا ہی ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ویسے بھی اگر وہ لوگ آئیں گے تو جنوبی لارکاٹ میں ہی آئیں گے۔ وہاں آپ کے آدمی موجود ہیں''...... ریمنڈ نے کہا۔

''وہاں ہمارا پورا سیکشن کام کر رہا ہے۔ تمام بڑے چوکوں، بندرگاہ اور ائیر پورٹ پر ہم نے میک اپ چیک کرنے والے اسٹارم کیمرے نصب کر رکھے ہیں۔ جیسے ہی یہ لوگ لارکاٹ میں داخل ہوں گے انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''یس باس۔ پھر یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے''...... ریمنڈ نے حیرت سے کہا۔

''سنا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ سروس ہے۔ اس سے اسرائیل تو اسرائیل، ایکریمیا بھی خوف زدہ رہتا ہے اس لئے ہم نے کسی صورت بھی غافل نہیں رہنا''...... انتھونی نے کہا تو ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹائیگر چارٹرڈ طیارے سے ہوگاریا سے جوگاریا پہنچا اور پھر ائیر پورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچتے ہی اسے بگ سنیک نظر آ گیا جس کے بارے میں تفصیل اس آدمی نے بتائی تھی جسے ٹائیگر، عمران کے پاس لے گیا تھا۔

بگ سنیک کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ یہاں کچھ دیر تک رہے گا چنانچہ ٹائیگر اس کی نگرانی کرنے لگا اور پھر ایک فلائٹ آنے کے کچھ دیر بعد بگ سنیک کار میں بیٹھ کر بلیو اسکائی کلب پہنچ گیا۔ ٹائیگر بھی ایک ٹیکسی میں اس کے پیچھے بلیو اسکائی کلب پہنچ گیا۔ یہاں جب بگ سنیک نے اسے دیکھا تو وہ کاؤنٹر کی طرف مڑا اور پھر اس نے وہاں سے فون کرنا شروع کر دیا۔ اسے وہاں دیکھ کر بگ سنیک نے جو ردعمل ظاہر کیا تھا اسے دیکھ کر ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ اس کے بارے میں کسی کو اطلاع دے رہا ہے۔ ٹائیگر واش روم جانے کا بہانہ کر کے اٹھا اور اس کے عقب سے گزرا تو اس کے

کانوں میں مادام کے الفاظ پڑ گئے۔ اب ٹائیگر کنفرم ہو گیا تھا کہ وہ اس فلوریا کا ہی کام کرتا ہے اس لئے اب اس نے اسے یہاں سے اغوا کر کے کہیں لے جانے کا فیصلہ کیا۔

وہ واپس میز پر پہنچا ہی تھا کہ بگ سنیک خود ہی اس کی میز پر پہنچ گیا اور ٹائیگر نے اسے بتایا کہ وہ بلیو اسکائی سے ملنے آیا ہے تو اس نے اسے بلیو اسکائی سے ملوانے کی حامی بھر لی اور پھر وہ اسے لے کر ایک خالی کمرے میں داخل ہوا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر اسے بے ہوش کرنے کے لئے کوئی کارروائی کرتا بگ سنیک نے اس پر سبقت حاصل کر لی اور ٹائیگر کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیا تھا اور پھر اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک ہال کمرے میں راڈز والی کرسی پر جکڑے ہوئے پایا۔

سامنے ایک کرسی پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ وہی بگ سنیک کھڑا تھا۔ قریب ہی ایک اور آدمی بھی موجود تھا۔ عورت کو دیکھ کر ٹائیگر فوراً سمجھ گیا کہ یہ فلوریا ہے۔ اس کے چہرے پر موجود گرمی کا احساس بتا رہا تھا کہ اس کا میک اپ بھی واش کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اسے معلوم تھا کہ یہ سپیشل میک اپ کسی بھی میک اپ واشر سے واش نہیں ہو سکے گا اور پھر اس فلوریا سے ہونے والی بات چیت سے اس بات کی تصدیق بھی ہو گئی کہ یہی عورت ہی فلوریا ہے اور پھر فلوریا نے اسے پاکیشیائی ایجنٹ

ثابت کرنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نے بہرحال اسے یقین دلا دیا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ اس پر فلوریا نے اپنے آدمی ہیگرڈ کو اسے گولی مارنے کا حکم دیا اور خود وہ بگ سنیک کے ساتھ کمرے سے باہر چلی گئی۔

"اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... ہیگرڈ نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں بے گناہ مارا جا رہا ہوں اس لئے کیا تم انسانیت کے نام پر اتنا کر سکتے ہو کہ مرنے سے پہلے مجھے چند منٹ دعا مانگنے کے لئے دے دو اور ایک گلاس پانی بھی پلا دو کیونکہ میرا تعلق جس مذہب سے ہے اس میں خصوصی دعا اور مرنے سے پہلے پانی پینے والے کو نجات مل جاتی ہے"...... ٹائیگر نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ تم چونکہ واقعی بے گناہ مارے جا رہے ہو اس لئے میں تمہاری یہ آخری خواہش ضرور پوری کروں گا۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم چند منٹ پہلے ہلاک ہوتے ہو یا چند منٹ بعد میں اور پھر میں نے خود ہی تمہیں گولیاں مارنی ہیں"...... ہیگرڈ نے کہا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر وہ ایک کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں سے وہ شاید پانی کی بوتل اٹھانا چاہتا تھا اور اس کے مڑتے ہی ٹائیگر نے تیزی سے ٹانگ موڑی اور چند لمحوں بعد اس کے بوٹ کی ٹو بٹن پر جم چکی تھی۔

یہاں کرسیوں کی ایک پوری قطار موجود تھی لیکن ٹائیگر کو انسانی نفسیات کے مطابق پہلی کرسی پر جکڑا گیا تھا اس لئے اسے ٹانگ موڑ کر عقب میں لے جانے میں کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اسی لمحے ہیگرڈ نے الماری کھول کر اس میں سے پانی کی ایک بوتل نکالی اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس مڑا۔ چونکہ ٹائیگر کی مڑی ہوئی ٹانگ کرسی کے مخالف سمت میں تھی اس لئے ہیگرڈ کو اس کی مڑی ہوئی ٹانگ کا علم تک نہ ہو سکا۔

وہ پانی کی بوتل اٹھائے ٹائیگر کے قریب پہنچا اور اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر پانی کی بوتل ٹائیگر کے منہ سے لگا دی۔ ٹائیگر نے دو گھونٹ پانی پیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کا دباؤ بٹن پر ڈالا تو اچانک کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کی کرسی کے راڈز غائب ہو گئے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... ہیگرڈ نے بے اختیار پیچھے ہٹتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اٹھا اور پھر ہوا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔ پانی کی بوتل اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گر گئی تھی۔

ٹائیگر نے اس کے ہٹتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈالا اور اسے مخصوص انداز میں گھما کر نیچے پٹخ دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی ہیگرڈ کا جسم آہستہ آہستہ پھڑکنے لگا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا کیونکہ گردن میں بل پڑ جانے کی

وجہ سے اس کا سانس رک گیا تھا۔

ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پھڑکتے ہوئے ہیگرڈ کے سر پر ایک ہاتھ رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو انتہائی تیزی سے ہیگرڈ کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ اس کا سانس بحال ہو گیا تھا لیکن وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

ٹائیگر نے جھک کر اس کے لباس کی تلاشی لی اور پھر اس کی ایک جیب میں موجود مشین پسٹل نکال کر اس نے اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر اس نے ہیگرڈ کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور کرسی کے عقب میں جا کر اس نے راڈز کا بٹن پریس کر دیا۔ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ہیگرڈ کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو گئے اور وہ اب راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اسے دانستہ قطار کی تیسری کرسی پر جکڑا تھا تاکہ وہ پیر موڑ کر بٹن پریس نہ کر سکے کیونکہ وہ بہرحال یہاں کا انچارج تھا اس لئے اسے معلوم ہو گا کہ اس طریقے سے راڈز کو اوپن کیا جا سکتا ہے۔

ٹائیگر واپس مڑا۔ اب اس نے فلوریا کو کور کرنا تھا۔ چونکہ اس ہال کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں وہ پہلے ہی سن چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ ٹارچنگ ہال ساؤنڈ پروف ہے۔ وہ ایک طرف رکھی ہوئی میز کی طرف بڑھا۔ اس پر اس کا ٹرانسمیٹر اور دوسرا سامان موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آف کر دیا تاکہ

اچانک کال نہ آ جائے۔ ٹرانسمیٹر اور اس کا بٹوہ اپنی جیب میں ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس بٹوے میں موجود کرنسی اس کے کافی کام آ سکتی تھی۔

ٹائیگر نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ باہر ایک راہداری تھی۔ وہ دبے قدموں آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس پوری کوٹھی کو چیک کر چکا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ ایک کمرے کے دروازے کی دہلیز سے روشنی باہر آ رہی تھی۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس کمرے کے اندر کوئی نہ کوئی موجود ہو گا لیکن وہ اسے چھیڑنے سے پہلے مکمل چیکنگ کر لینا چاہتا تھا اور پھر ایک کمرے کی الماری میں سے اسے اسلحہ کے ساتھ ساتھ بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل بھی مل گئے۔

ٹائیگر نے ایک پسٹل اٹھایا اس میں میگزین ڈالا اور پھر اسے ہاتھ میں پکڑے وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے روشنی باہر آ رہی تھی۔ وہ چند لمحے دروازے کے سامنے رک کر کان لگائے اندر سے آنے والی ہلکی سی آوازیں سنتا رہا۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف نہ تھا اس لئے ہلکی ہلکی آوازیں باہر آ رہی تھیں اور اندر کوئی عورت بول رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ فون پر کسی سے بات کر رہی ہو۔ ٹائیگر یہ آواز پہچان گیا۔ بولنے والی فلوریا تھی۔

ٹائیگر نے پیچھے ہٹ کر دروازے پر لات مار کر دھماکے سے دروازہ کھولا اور ساتھ ہی گیس پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔

دوسرے لمحے پسٹل سے یکے بعد دیگرے نکلنے والے کئی کیپسول کمرے کے فرش پر گر کر پھٹ گئے۔ سامنے میز کی دوسری طرف فلوریا بیٹھی ہوئی تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تھا لیکن پھر کیپسولوں کے فرش پر ٹوٹنے سے پھیلنے والی گیس کی وجہ سے وہ کرسی سے اٹھتے اٹھتے ہی دوبارہ کرسی پر گری اور اس کا جسم کرسی پر ہی ڈھیر ہو گیا۔

ٹائیگر ایک طرف ہٹ کر کھڑا تھا اور اس نے اپنا سانس بھی روک رکھا تھا۔ گیس کی رنگت دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کون سی گیس ہے اس لئے اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ جس قدر زود اثر گیس ہے اتنی جلدی ہی فضا میں سے اس کے اثرات غائب ہو جاتے ہیں۔ کچھ دیر بعد اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر جب اسے گیس کے اثرات محسوس نہ ہوئے تو اس نے تیز تیز سانس لینا شروع کر دیا۔ پھر وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہاں کرسی پر فلوریا ڈھلکی ہوئی پڑی تھی۔

ٹائیگر نے اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر اس آفس والے کمرے سے نکل کر وہ سیدھا اس ٹارچنگ روم میں آ گیا جہاں ہیگرڈ ویسے ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے فلوریا کو اس کے ساتھ والی کرسی پر ڈالا اور پھر کرسیوں کے عقب میں جا کر اس نے بٹن پریس کر دیا تو کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی راڈز نمودار ہوئے اور فلوریا بھی ان راڈز میں جکڑی گئی۔ ٹائیگر نے

کرسیوں کے عقب سے نکل کر سامنے آ کر فلوریا کے جسم پر موجود راڈز کو چیک کیا اور جب اسے تسلی ہو گئی کہ فلوریا ان راڈز سے عورت ہونے کے باوجود آسانی سے نہ نکل سکے گی تو وہ ایک بار پھر واپس مڑا۔

بگ سنیک اسے کوٹھی میں کہیں نہ ملا تھا اس کا مطلب تھا کہ وہ اس کوٹھی سے باہر جا چکا ہے۔ ٹائیگر فلوریا کو ہوش میں لے آنے سے پہلے اس کے آفس کی تلاشی لینا چاہتا تھا کہ شاید میزائل اسٹیشن کے بارے میں کوئی فائل اسے مل جائے لیکن مکمل تلاشی لینے کے باوجود جب اسے وہاں سے کچھ بھی نہ ملا تو ٹائیگر نے فون کا رسیور اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا اور پھر آفس سے نکل کر وہ بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ پھاٹک اندر سے لاکڈ نہ تھا۔ شاید بگ سنیک کے جانے کے بعد ہیگرڈ نے اسے اندر سے بند کرنا تھا لیکن ہیگرڈ کو اسے بند کرنے کی مہلت ہی نہ ملی تھی۔ ٹائیگر نے پھاٹک کو اندر سے لاکڈ کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اٹھایا تھا۔ اس نے الماری میں اینٹی گیس کی کئی بوتلیں پڑی دیکھی تھیں لیکن اس وقت اس نے بوتل اٹھائی نہ تھی۔ ایک بوتل اٹھا کر وہ واپس مڑا اور پھر اس ٹارچنگ روم میں پہنچ گیا۔ اس نے ہاتھ میں موجود بوتل کا ڈھکن کھولنا شروع کیا ہی تھا کہ رک گیا۔

اس کے ذہن میں نجانے بار بار یہ خدشہ کیوں آ رہا تھا کہ کہیں فلوریا عورت ہونے کی وجہ سے ان راڈز سے باہر نہ آ جائے۔ اس نے بوتل کو جیب میں ڈالا اور ایک بار پھر مڑ کر ٹارچنگ روم سے باہر آ گیا۔ اس نے رسی کا بنڈل تلاش کر کے راڈز کے ساتھ ساتھ فلوریا کو رسی کی مدد سے بھی کرسی سے باندھنے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ کوئی خدشہ باقی نہ رہے۔

اس نے فلوریا سے بہت کچھ پوچھنا تھا اس لئے وہ کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا اور پھر ایک سٹور سے اسے نائیلون کی رسی کا ایک بنڈل مل گیا تو وہ اسے اٹھا کر واپس ٹارچنگ روم میں آیا تو ہیگرڈ ہوش میں آ چکا تھا اور وہ راڈز سے آزاد ہونے کی کوشش میں مصروف تھا۔

”تم۔ تم۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم کس طرح راڈز سے آزاد ہو گئے اور میں۔ میں“...... ہیگرڈ نے ٹائیگر کو دیکھتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے ٹانگ موڑ کر پیر کی مدد سے عقبی بٹن پریس کر دیا تھا“...... ٹائیگر نے رسی کا بنڈل کھولتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کاش۔ میں تمہیں دعا مانگنے کی مہلت نہ دیتا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ بہت بڑی غلطی“...... ہیگرڈ نے کف افسوس ملتے ہوئے کہا۔

”اگر تم ایسا نہ کرتے تو پھر تم ایک بے گناہ پر ظلم کرتے“۔

ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے ہوش پڑی ہوئی فلوریا کو رسی کی مدد سے کرسی سے باندھنا شروع کر دیا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو مادام تو پہلے ہی راڈز میں جکڑی ہوئی ہیں“...... ہیگرڈ نے کہا۔

”تم مرد ہو اور تمہارا جسم پھیلا ہوا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم ان راڈز سے باہر نہیں آ سکتے جبکہ یہ عورت ہے اور سمارٹ بھی ہے اس لئے یہ اپنے جسم کو سکوڑ کر کسی بھی طرح راڈز سے نکل سکتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ یہ ایسا کچھ کرے“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”تم۔ تم مجھے کھول دو ورنہ کسی بھی وقت تم پر قیامت ٹوٹ سکتی ہے“...... ہیگرڈ نے کہا۔

”میں تمہاری زبان بند کرنے کے لئے تم پر قیامت توڑ دیتا ہوں“...... ٹائیگر نے یکلخت جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا تو ہیگرڈ نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب اس نے کبھی نہ بولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ ٹائیگر نے رسی سے فلوریا کو باندھ کر جیب سے اینٹی گیس کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل کا دہانہ فلوریا کی ناک سے لگا دیا اور چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر وہ پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے فلوریا بیٹھی ہوئی

تھی۔

چند لمحوں بعد فلوریا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز اور رسی کی وجہ سے وہ اس قدر سختی سے جکڑی ہوئی تھی کہ پوری طرح کسمسا بھی نہ سکتی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم آزاد ہو۔ ہیگرڈ۔ ہیگرڈ تم نے اسے چھوڑ دیا۔ کیوں"...... فلوریا نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے دعا مانگنے کی مہلت دی اور میں نے ٹانگ موڑ کر کرسی کے عقبی طرف موجود بٹن کو پریس کر کے راڈز کھول لئے اور پھر اسے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد تمہاری اس کوٹھی کے ایک کمرے سے میں نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اٹھایا اور تمہارے آفس کا دروازہ کھول کر گیس اندر فائر کر دی اور تم بے ہوش ہو گئی۔ میں تمہیں اٹھا کر یہاں لے آیا اور راڈز میں جکڑ دیا۔ چونکہ تم عورت بھی ہو اور تربیت یافتہ بھی اس لئے میں نے تمہیں رسی سے بھی باندھ دیا ہے۔ یہ سب کچھ میں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم مزید وقت ضائع نہ کرو"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم۔ تم اب کیا چاہتے ہو"...... فلوریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ گو میرا براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس کوئی تعلق سے نہیں ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا علی عمران میرا استاد ہے اور اس نے مجھے یہاں اس لئے بھیجا تھا کہ میں یہاں بگ سنیک کو ٹریس کر کے اس کی مدد سے تمہیں ٹریس کروں۔ اسے معلوم تھا کہ بگ سنیک تمہارا خاص آدمی ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ تم اور تمہارا گروپ یہاں ان کی تلاش میں مصروف ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ مراکو کے نائب جے ڈی نے تمہیں مراکو اور اس کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ سنوا دیا تھا۔ پھر جے ڈی چیک ہو گیا اور اسے ہلاک کر دیا گیا لیکن ظاہر ہے اب تم بلیک کوبرا کلب کے نیچے موجود اپنے آفس میں نہیں رہ سکتی تھی اور چونکہ اکیلے آدمی پر شک نہ پڑ سکتا تھا اس لئے میں یہاں اکیلا آیا تھا اور باقی تمہیں معلوم ہے کہ بگ سنیک الٹا مجھے یہاں تمہارے پاس لے آیا۔ اس طرح مجھے تمہیں تلاش نہ کرنا پڑا"...... ٹائیگر نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارا میک اپ تو واش نہیں ہو سکا تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... فلوریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میک اپ میرے استاد کا ایجاد کردہ ہے۔ دنیا کا کوئی میک اپ واشر میرے اس میک اپ کو واش نہیں کر سکتا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم لوگ واقعی میرے تصور سے بھی زیادہ ایڈوانس ہو۔ اب بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"...... فلوریا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں جوگاریا میں اسرائیل کا میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے۔ اس کی بھی تفصیل بتاؤ اور جو میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں بنایا گیا ہے اس کی بھی تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہ ہی یہاں کوئی میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے اور نہ ہی لارکاٹ میں۔ یہ صرف ڈرامہ ہے محض ایک ڈرامہ اور کچھ نہیں"...... فلوریا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال ہے کہ تم اس طرح مجھے ڈاج دے دو گی اور میں تمہاری باتوں پر یقین کر لوں گا تو یہ تمہاری بھول ہے۔ مجھے عورتوں پر مخصوص انداز کا تشدد کر کے بڑا لطف آتا ہے اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو۔ میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ اس کے بعد باس جانے اور تم جانو۔ ورنہ میں تمہارا بھیانک حشر کروں گا ایسا بھیانک حشر کہ صدیوں تک تمہاری روح بلبلاتی رہے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے"...... فلوریا نے دوٹوک اور سخت لہجے میں کہا۔

"او کے۔ تم نہیں بتانا چاہتی تو نہ بتاؤ۔ اب تمہارا آدمی ہیگرڈ سب کچھ بتائے گا"...... ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر

ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔ میں تو بس مادام کا ملازم ہوں ایک حقیر سا ملازم"...... ہیگرڈ نے فوراً ہی کہا۔

"سنو ہیگرڈ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم فلوریا کے ملازم ہو لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جو کچھ بڑوں کو معلوم نہیں ہوتا وہ سب کچھ ملازموں کو معلوم ہوتا ہے اور میں نے تمہیں اسی لئے زندہ رکھا تھا۔ اب اگر تم نہیں بتاؤ گے تو تمہیں زندہ رکھنے کا کوئی جواز نہ رہے گا اس لئے میں صرف ٹریگر دبا دوں گا اور تم زندگی سے محروم ہو جاؤ گے اور زندگی سب سے بڑی دولت ہے۔ اگر تم ہلاک ہو گئے تو پھر نہ فلوریا تمہاری کوئی مدد کر سکے گی اور نہ ہی کوئی اور۔ بولو۔ ہاں یا نہ میں جواب دو۔ اس کے علاوہ تم نے کچھ اور بولا تو میں گولی چلا دوں گا پھر تمہارا قصہ ختم"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک۔ کک۔ کیا تم حلف دیتے ہوئے کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... ہیگرڈ نے کہا۔

"ہیگرڈ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ نانسنس"...... فلوریا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے زندگی چاہئے مادام۔ اگر اس نے مجھے مار دیا تو میرے بچوں کا کیا ہو گا"...... ہیگرڈ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"میں حلف دیتا ہوں کہ تمہیں گولی نہیں ماروں گا لیکن شرط یہ ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر سن لو کہ یہاں جوگاریا کے شمال مغربی علاقے لاہورا میں ایک میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے لیکن یہ ڈاجنگ میزائل اسٹیشن ہے۔ اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں بنایا گیا ہے۔ وہاں بھی مادام انچارج تھی۔ میں وہاں مادام کے ساتھ گیا تھا لیکن مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ میزائل اسٹیشن لارکاٹ کے شمالی جنگلات میں بنایا گیا ہے اور اب اسرائیل کی تنظیم ریڈ زیرو اس کی حفاظت کر رہی ہے۔ وہاں ریڈ زیرو ایجنسی کا انتھونی انچارج ہے اور اس کا تعلق ایک کلب سے ہے جسے ریڈ کلب کہا جاتا ہے۔ انتھونی اس کا مالک ہے"...... ہیگرڈ نے کہا اور پھر ٹائیگر کے پوچھنے پر اس نے انتھونی کے بارے میں وہ تمام تفصیل بتا دی جو وہ جانتا تھا۔ اس کے لہجے میں بدستور خوف کا عنصر تھا۔

"او کے۔ تم نے اپنی زندگی بچا لی ہے۔ ہاں تو فلوریا۔ اب تم بتاؤ۔ جس طرح سچ بول کر ہیگرڈ نے اپنی جان بچا لی ہے اسی طرح تم بھی چاہو تو اپنی زندگی بچا سکتی ہو"...... ٹائیگر نے فلوریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیگرڈ نے صرف اپنی جان بچانے کے لئے تم سے جھوٹ بولا ہے"...... فلوریا نے جواب دیا۔ وہ واقعی انتہائی تربیت یافتہ عورت تھی۔

"او کے۔ تم اس طرح نہیں مانو گی۔ ٹھیک ہے ابھی تمہاری زبان بھی سب کچھ اگل دے گی"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور کوٹ کی ایک مخصوص جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر وہ اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ فلوریا کچھ سمجھتی ٹائیگر کا بازو گھوما اور ہال یکلخت فلوریا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

ٹائیگر نے اس کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ دوسری چیخ مارتی ٹائیگر کا بازو دوبارہ گھوما اور فلوریا کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ فلوریا کا جسم یکلخت اس طرح جھٹکے کھانے لگا جیسے اس کی روح نکل رہی ہو اور پھر چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ وہ واقعی ہلاک ہو چکی تھی۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ وری بیڈ۔ اسے کیا بیماری تھی کہ صرف نتھنے کاٹنے سے یہ ہلاک ہو گئی ہے"...... ٹائیگر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مادام ہلاک ہو گئی۔ وری سیڈ"...... ہیگرڈ نے کہا۔

"اب تم بتاؤ کہ یہاں کہاں میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے۔ اس کی پوری تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر نے ہیگرڈ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو صرف یہاں رہتا ہوں"...... ہیگرڈ نے جواب دیا لیکن ٹائیگر نے فوراً محسوس کر لیا کہ فلوریا کی ہلاکت کے ساتھ ہی ہیگرڈ کے بولنے کا انداز تبدیل ہو گیا ہے۔ خنجر ٹائیگر کے ہاتھ میں موجود تھا جسے دیکھ کر ہیگرڈ کی جان جا رہی تھی لیکن وہ

خود کو کافی حد تک سنبھالے ہوئے تھا۔

”سنو۔ تمہارا میرا معاہدہ اس وقت تک قائم رہ سکتا ہے جب تک تم سچ بولو گے لیکن اب تم جھوٹ بول رہے ہو“...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں نے جو کچھ پہلے بتایا ہے وہ بھی مادام فلوریا نے مجھے بتایا تھا۔ مادام کے آدمی بگ سنیک کو سب علم ہو گا۔ مجھے نہیں“...... ہیگرڈ نے کہا۔

”اس بگ سنیک کو کیسے بلایا جا سکتا ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اسے تو مادام ہی بلا سکتی تھی“...... ہیگرڈ نے جواب دیا۔

”او کے۔ یہ بتاؤ کہ مادام کا باقی سیکشن کہاں ہے اور کون اس کا انچارج ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”سیکشن انچارج ڈوسان ہے۔ اس کے ساتھ سیکشن کے تمام افراد ہیں“...... ہیگرڈ نے جواب دیا۔

”اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ وہ یہاں کبھی نہیں آیا۔ صرف فون پر اس سے بات ہوتی ہے“...... ہیگرڈ نے جواب دیا۔

”او کے۔ پھر تم چھٹی کرو“...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

”تم۔ تم نے حلف دیا ہے“...... ہیگرڈ نے گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن تم جھوٹ بول رہے ہو“...... ٹائیگر نے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں سچ بول رہا ہوں“...... ہیگرڈ نے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کو اس کی شہ رگ میں اتار دیا۔ ہیگرڈ کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ ہلاک ہو گیا تو ٹائیگر نے خنجر اس کی گردن سے نکالا اور اسے اس کے لباس سے صاف کر کے اس نے جیب میں رکھا اور پھر مڑ کر وہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ آفس والے کمرے میں موجود تھا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر کے اس پر عمران کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

”یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور“..... چند لمحوں بعد عمران کی سنجیدہ آواز سنائی تو ٹائیگر نے اسے ہیگرڈ سے ملنے والی معلومات تفصیل سے بتا دیں۔

”گڈ شو“..... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

”اب آپ حکم دیں تو میں اس ڈوسان کو ٹریس کر کے اس سے پوچھ گچھ کروں۔ اوور“...... ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں۔ ہیگرڈ نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ میں نے اسرائیل سے معلوم کر لیا ہے کہ اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں ہے۔ جوگاریا میں بھی میزائل اسٹیشن موجود ہے لیکن وہ صرف ڈاجنگ میزائل اسٹیشن ہے اور ویسے بھی میں نے چیک کر لیا تھا کہ

اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں ہی ہونا چاہئے تھا۔ تم نے بڑی اہم بات معلوم کر لی ہے کہ یہ میزائل اسٹیشن شمالی لارکاٹ میں ہے اور انتھونی اس کا انچارج ہے۔ تم اب میک اپ کر کے وہاں سے براہ راست لارکاٹ پہنچ جاؤ۔ ہم بھی وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر وہ ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں نہ صرف مردانہ لباس موجود تھے بلکہ وہاں میک اپ باکس بھی موجود تھا۔ شاید یہ کمرہ ہیگرڈ کے استعمال میں تھا۔

ٹائیگر نے لباس تبدیل کیا اور پھر اس نے میک اپ باکس سے اپنے چہرے پر موجود میک اپ کے اوپر دوسرا میک اپ کر لیا تا کہ بگ سنیک اسے پہچان نہ سکے۔ چونکہ جوگاریا سے لارکاٹ اور ہوگاریا آنے جانے کے لئے کاغذات کی ضرورت نہ تھی اس لئے اسے کاغذات کی فکر نہیں تھی۔ میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کرنے کے بعد وہ اطمینان سے اس کوٹھی سے نکلا اور مین روڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

''ایئر پورٹ چلو''...... ٹائیگر نے ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھ کر ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی اور ٹائیگر نے اطمینان سے اپنا سر سیٹ کی پشت سے لگا دیا۔

بگ سنیک نے کار رہائش گاہ کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ستون کی طرف بڑھا ہی تھا تا کہ کال بیل کا بٹن دبائے کہ وہ چھوٹے پھاٹک کو کھلا دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ہیگرڈ اس طرح کی لاپرواہی کا عادی نہیں ہے۔ اس نے چھوٹے پھاٹک کو دھکیل کر مزید کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اسے غیر فطری سی خاموشی کا احساس ہوا تو وہ جیب سے مشین پسٹل نکال کر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈارئنگ ہال میں داخل ہوا تو وہ اس طرح ٹھٹھک کر رک گیا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے انسان سے بت میں تبدیل کر دیا ہو۔ اس کی نظریں سامنے کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیگرڈ اور مادام فلوریا پر جم سی گئی تھیں۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ ویری بیڈ۔ یہ کیا ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ۔

مادام کو ہلاک کر دیا گیا۔ وری بیڈ''...... چند لمحوں بعد بگ سنیک کے منہ سے جیسے لاشعوری طور پر الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور پھر اس کمرے سے نکل کر اس نے پوری کوٹھی چھان ماری لیکن اس آدمی ٹائیگر کا کوئی نام ونشان نہ ملا۔

وہ واپس ٹارچنگ روم میں آیا اور آگے بڑھ کر اس نے غور سے مادام فلوریا کو دیکھا۔مادام فلوریا کی ناک کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹے ہوئے تھے لیکن اس کو نہ گولی ماری گئی تھی اور نہ ہی ہیگرڈ کی طرح اس کی شہ رگ کاٹی گئی تھی۔

''مادام کیسے ہلاک ہو گئیں۔ آخر کون آیا تھا یہاں۔ کس نے ہلاک کیا ہے انہیں''...... بگ سنیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ دوڑتا ہوا آفس نما کمرے میں آ گیا۔

یہاں فون کا رسیور کریڈل سے ہٹا کر ایک طرف رکھا گیا تھا۔ اس نے رسیور اٹھا کر ٹون چیک کی اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ سپر چیف سپیکنگ''...... رابطہ ہوتے ہی ریڈ اسپائیڈر کے سپر چیف کی بھاری آواز سنائی دی۔

''سپر چیف۔ میں جوگاریا سے بگ سنیک بول رہا ہوں''۔ بگ سنیک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم کیوں کال کر رہے ہو۔ فلوریا کہاں ہے''...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

''مادام فلوریا کو ہلاک کر دیا گیا ہے سپر چیف''...... بگ سنیک نے جواب دیا۔

''کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... سپر چیف نے چونک کر پوچھا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں سپر چیف''...... بگ سنیک نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ وہاں کام کر رہے ہیں''...... سپر چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں سپر چیف''...... بگ سنیک نے کہا۔

''تو پھر کیسے ہلاک ہوئی ہے فلوریا''...... سپر چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ مادام فلوریا کو ایکریمیا سے ایک آدمی نے اطلاع دی کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران نے اس اطلاع دینے والے کے باس سے جس کا نام مراکو ہے، بات کی ہے اور مراکو نے اسے بتایا ہے کہ مادام فلوریا کا آفس کہاں ہے اور اس نے میزائل اسٹیشن کے بارے میں بھی جوگاریا اور لارکاٹ کا نام لیا ہے۔ اس آدمی نے باقاعدہ اس گفتگو کی ٹیپ مادام کو سنوائی تو مادام نے فوری طور پر بلیک کوبرا کلب والا آفس چھوڑ دیا اور سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ڈوسان کو حکم دے دیا کہ وہ پورے جوگاریا میں مشکوک گروپوں کو چیک کرے جبکہ مجھے انہوں نے حکم دیا کہ میں بھی اپنے طور پر اس گروپ کا سراغ

لگاؤں''...... بگ سنیک نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ائیر پورٹ پر ایک مشکوک ایکریمین کو چیک کرنے اور پھر بلیو اسکائی کلب سے فلوریا کو فون کرنے اور پھر اس ایکریمین کو بے ہوش کر کے سیکنڈ پوائنٹ کے ٹارچنگ ہال میں کرسی پر جکڑنے اور پھر اس سے ہونے والی پوچھ گچھ سے لے کر آخر میں فلوریا کے اسے ہلاک کر دینے کا حکم دینے کی حد تک پوری تفصیل بتا دی۔

''ہونہہ۔ تو یہ چکر ہے۔ بہرحال آگے بتاؤ۔ آگے کیا ہوا تھا''...... سپر چیف نے کہا۔

''سپر چیف۔ ہیگرڈ نے اس راڈز میں جکڑے ہوئے ایکریمین کو صرف گولی مارنی تھی اس لئے مادام بھی مطمئن تھیں اور میں بھی۔ چنانچہ مادام اپنے آفس میں چلی گئیں اور میں بھی دوبارہ چیکنگ کے لئے چلا گیا۔ اب شام کو جب میں رپورٹ دینے کے لئے یہاں سیکنڈ پوائنٹ پر آیا تو یہاں ٹارچنگ روم میں مادام کو کرسی پر جکڑا ہوا پایا۔ ان کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں اور وہ ہلاک ہو چکی ہیں لیکن نہ ہی انہیں گولی ماری گئی ہے اور نہ ہی ان کے جسم پر کوئی اور زخم ہے جبکہ ساتھ ہی دوسری کرسی پر ہیگرڈ راڈز میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کی شہ رگ میں خنجر اتار کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ مادام نہ صرف راڈز میں جکڑی ہوئی ہیں بلکہ ساتھ ہی انہیں رسیوں سے بھی باندھا گیا ہے اور وہ ایکریمین غائب ہے''...... بگ سنیک

نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ ایکریمین دراصل پاکیشیائی ایجنٹ ہی تھا''...... سپر چیف نے کہا۔

''یس۔ سپر چیف''...... بگ سنیک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اب فلوریا کی جگہ فوری طور پر سیکشن کا چارج سنبھال لو میں کال کر کے ڈوسان کو بھی اس بارے میں بتا دیتا ہوں۔ اب جب تک یہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم نہیں ہو جاتے تم اس سیکشن کو لیڈ کرو گے پھر بعد میں دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اور اگر تم نے اس پاکیشیائی گروپ کا خاتمہ کر دیا تو میرا وعدہ ہے کہ تم فلوریا کی جگہ مستقل سیکشن چیف بنا دیئے جاؤ گے''...... سپر چیف نے کہا۔

''یس سپر چیف۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا سپر چیف۔ لیکن اگر اس گروپ کو مادام فلوریا سے معلوم ہو گیا ہے کہ اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں بنایا گیا ہے تو وہ یہاں آنے کی بجائے براہ راست وہاں بھی جا سکتا ہے''...... بگ سنیک نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن لارکاٹ میں اسرائیل کا اپنا سیٹ اپ ہے۔ ہم سے وہاں صرف اس وقت کام لیا گیا تھا جب میزائل اسٹیشن تیار ہو رہا تھا۔ اس کے بعد اسرائیل نے وہاں کی سیکورٹی اپنی تنظیم کے سپرد کر دی۔ وہاں اس تنظیم کا انچارج انتھونی ہے اور تمہاری بات درست ہے۔ فلوریا سے انہیں یقیناً معلوم ہو گیا

ہو گا کہ اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں ہے اور اب وہ وہاں پہنچ جائیں گے کیونکہ انہوں نے اصل میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنا ہے۔ ڈاجنگ میزائل اسٹیشن کو نہیں''...... سپر چیف نے کہا۔

''یس۔ سپر چیف۔ لیکن پھر وہ یہاں تو نہیں آئیں گے''۔ بگ سنیک نے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ ڈوسان کو یہاں چھوڑ دو اور اس کے دو ساتھیوں کو لے کر لارکاٹ پہنچ جاؤ لیکن تم نے وہاں انتھونی اور اس کے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرنی بلکہ تم نے اپنے طور پر ان لوگوں کا سراغ لگا کر ان کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ ان کے خاتمے کے ساتھ ساتھ ان سے فلوریا کی ہلاکت کا انتقام بھی بھرپور انداز میں لیا جا سکے''...... سپر چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن سپر چیف۔ وہ انتھونی بھی تو ہمارے معاملات میں مداخلت کر سکتا ہے''...... بگ سنیک نے کہا۔

''نہیں۔ تم نے اس سے ہٹ کر اپنے طور پر کام کرنا ہے''۔ سپر چیف نے کہا۔

''میں سمجھا نہیں سپر چیف''...... بگ سنیک نے کہا۔

''نانسنس۔ انتھونی کو اس بارے میں اس وقت تک معلوم نہیں ہونا چاہئے جب تک کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو لاشوں میں تبدیل نہیں کر دیا جاتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ریڈ اسپائیڈر کے ہاتھوں ہی ہو۔ صرف اور صرف ریڈ اسپائیڈر کے

ہاتھوں''...... سپر چیف نے کہا۔

''اوہ یس سپر چیف۔ میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہو گا۔ میں ڈوسان کو سمجھا دوں گا۔ وہ یہاں خیال رکھے گا جبکہ میں وہاں کام کروں گا۔ میں نے اس انتھونی کو بھی دیکھا ہوا ہے اور اس کے گروپ کو بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ میزائل اسٹیشن کہاں ہے اور یہ لوگ لامحالہ اس میزائل اسٹیشن پر ہی پہنچیں گے اس لئے میں ان کا شکار آسانی سے کر لوں گا''...... بگ سنیک نے کہا۔

''اوکے۔ تم نے مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دینی ہے''...... سپر چیف نے کہا۔

''یس سپر چیف''...... بگ سنیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو بگ سنیک نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اب وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا تاکہ سپر چیف، ڈوسان کو ٹرانسمیٹر کال کر کے اس کے سیکشن چیف بنائے جانے کی بات کر دے تو وہ بھی ڈوسان کو کال کرے اور پھر اس سے مل کر وہ جوگاریا اور لارکاٹ دونوں جگہوں پر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا شکار کھیلنے کا انتظام کر سکے۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ گہرا اطمینان جیسے اسے یقین ہو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے ہلاک کر دے گا۔

انتھونی اپنے بزنس آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر موجود سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سرخ فون ریڈ زیرو ایجنسی کے لئے مخصوص تھا جس کا وہ یہاں لارکاٹ میں انچارج تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ انتھونی بول رہا ہوں"...... انتھونی نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"چیف آف ریڈ زیرو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا کیونکہ چیف نے بڑے طویل عرصے بعد خود کال کی تھی ورنہ انتھونی ہی اسے یہاں سے رپورٹیں دیتا رہتا تھا۔

"یس چیف۔ حکم فرمائیں"...... انتھونی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو لارکاٹ میں

میزائل اسٹیشن کی موجودگی کے بارے میں حتمی طور پر علم ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے سپر چیف۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے"...... انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میزائل اسٹیشن ریڈ اسپائیڈر کی سیکشن انچارج فلوریا کی نگرانی میں بنایا گیا ہے اور جوگاریا میں ڈاجنگ میزائل اسٹیشن بھی اس نے بنوایا تھا اور جب پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاعات ملیں تو فلوریا کو اس کے سیکشن سمیت جوگاریا بھجوایا گیا کیونکہ کسی کو بھی یہ تصور نہ تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو لارکاٹ کے بارے میں علم ہو سکتا ہے اس لئے سب کا خیال تھا کہ انہیں جوگاریا کے ڈاجنگ میزائل اسٹیشن میں الجھا کر ختم کر دیا جائے گا۔ فلوریا کا سیکشن پاکیشیائی ایجنٹوں کے گروپ کو تلاش کرتا رہا لیکن وہاں گروپ کی بجائے ایک آدمی گیا۔ وہ فلوریا کے آدمی بگ سنیک کے ہاتھ لگ گیا اور اسے فلوریا کے نئے ہیڈ کوارٹر میں راڈز چیئر پر جکڑ دیا گیا۔ اس کا میک اپ واش کرنے کی کوشش کی گئی لیکن میک اپ واش نہ ہوا تو فلوریا نے اسے ہلاک کرنے کا حکم دیا اور خود وہ اپنے آفس میں چلی گئی جبکہ بگ سنیک دوبارہ جوگاریا میں کام کے لئے چلا گیا۔ پھر جب شام کو بگ سنیک، فلوریا کو رپورٹ دینے کے لئے سپاٹ پر گیا تو وہاں راڈز چیئر میں جکڑی ہوئی فلوریا اور اس کے آدمی کی لاشیں موجود تھیں جبکہ وہ آدمی غائب تھا۔ فلوریا پر تشدد کیا

گیا تھا اور چونکہ فلوریا تمہارے بارے میں اور میزائل اسٹیشن کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی اس لئے ظاہر ہے انہوں نے اس پر تشدد کر کے اصل بات معلوم کر لی ہو گی۔ بگ سنیک نے یہ اطلاع اپنے سپر چیف کو دی۔ سپر چیف نے اس بارے میں اسرائیل کے پرائم منسٹر کو اطلاع دی تو اسرائیل کے پرائم منسٹر نے مجھے حکم دیا کہ میں اس میزائل اسٹیشن کو بچانے کے لئے پوری تنظیم کو لارکاٹ بھجوا دوں کیونکہ اب پاکیشیائی ایجنٹ لازماً لارکاٹ کا رخ کریں گے''...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ تو بہت برا ہوا ہے کہ انہوں نے فلوریا سے سب کچھ معلوم کر لیا''...... انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ کسی کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس طرح فلوریا سے بھی اصل حقائق معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ وہ انتہائی فعال، تیز اور ذہین ایجنٹ تھی لیکن وہ ایک آدمی سے مار کھا گئی۔ وہ دل کی مریضہ تھی اس لئے معمولی تشدد سے ہی ہلاک ہو گئی۔ بہرحال میں نے اسرائیل کے پرائم منسٹر کو گارنٹی دی ہے کہ لارکاٹ میں ہمارا سیٹ اپ اس انداز کا ہے کہ وہاں پاکیشیائی ایجنٹ چند لمحوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ پہلے تو اسرائیل کے پرائم منسٹر میری بات پر یقین نہیں کر رہے تھے لیکن جب میں نے تمام سیٹ اپ کی تفصیل بتائی تو انہوں نے یقین کر لیا لیکن ساتھ ہی انہوں نے حکم دیا کہ انتھونی کو فوراً مستقل میزائل اسٹیشن میں شفٹ کر دیا جائے کیونکہ ان

پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہ خاص طریقہ ہے کہ وہ اصل آدمی کو ٹریس کر کے اس سے تمام معلومات حاصل کر لیتے ہیں جس طرح انہوں نے فلوریا سے سب کچھ معلوم کر لیا ہے اور ڈاجنگ میزائل اسٹیشن بنائے جانے کی ساری کارروائی فضول ثابت ہوئی۔ اس طرح اگر انہوں نے تم سے میزائل اسٹیشن کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلوم کر لیا تو وہ آسانی سے میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دیں گے اس لئے تم فوری طور پر میزائل اسٹیشن میں شفٹ ہو جاؤ''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... انتھونی نے کہا۔

''تم اپنے نائب کو یہاں کا چارج دے دو کیونکہ اب اس وقت تک تم نے وہیں رہنا ہے جب تک وہاں سے میزائل فائر نہ ہو جائے جبکہ تمہارا نائب لارکاٹ میں ان لوگوں کو چیک کرے گا اور یہ بات سن لو کہ تم نے ان ہدایات پر حرف بحرف عمل کرنا ہے اس کے ساتھ ساتھ کسی بھی مشکوک گروپ کو پکڑ کر چیک کرنے کی بجائے فوری طور پر اور بغیر کسی توقف کے گولیوں سے اڑا دینا''...... چیف نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا چیف''...... انتھونی نے کہا۔

''اور یہ بھی سن لو کہ چاہے تمہیں لارکاٹ کے ایک ایک آدمی کو کیوں نہ گولیوں سے اڑانا پڑے تم نے پیچھے نہیں ہٹنا۔ ہمیں اس میزائل اسٹیشن کو ہر صورت میں بچانا ہے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔ سمجھ گئے تم''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ سب کام آپ کے احکامات کے عین مطابق ہوگا''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''میں نے اسرائیل کے پرائم منسٹر سے وعدہ کیا ہے کہ ہم ہر صورت میں پاکیشیائی ایجنٹوں سے میزائل اسٹیشن کو بھی بچا لیں گے اور انہیں ہلاک بھی کر دیں گے اور تم نے میرا یہ وعدہ پورا کرنا ہے۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر چونکہ پورا اعتماد ہے اس لئے میں نے یہ وعدہ کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ سب تم آسانی سے کر لو گے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچے گی''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ مجھے اہم معاملات میں ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بلیک کارٹر بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''انتھونی بول رہا ہوں''...... انتھونی نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

''میرے آفس میں آجاؤ۔ فوراً''...... انتھونی نے تیز لہجے میں

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد آفس کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کم اِن''...... انتھونی نے کہا تو دروازہ کھلا اور گھنگھریالے بالوں والا ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نوجوان نے جینز کی پینٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ یہ بلیک کارٹر تھا۔ انتھونی کا نمبر ٹو۔ انتھونی تو صرف آفس میں بیٹھ کر احکامات دینے تک ہی محدود تھا۔ جبکہ تمام عملی کام بلیک کارٹر ہی سرانجام دیتا تھا۔ بلیک کارٹر نے اندر داخل ہو کر اسے سلام کیا۔

''بیٹھو بلیک کارٹر''...... انتھونی نے کہا تو بلیک کارٹر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ یہاں میزائل اسٹیشن کو پاکیشیائی ایجنٹوں سے خطرہ لاحق ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''یہاں کے بارے میں تو انہیں علم ہی نہیں ہے باس۔ وہ تو جوگاریا میں ڈاجنگ میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہوں گے''...... بلیک کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو سنو۔ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ وہ نقلی میزائل اسٹیشن ہے''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے باس''...... بلیک کارٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو انتھونی نے اسے چیف کی کال اور اس سے ہونے والی گفتگو کے متعلق بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو اچھا ہوا باس۔ اب ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... بلیک کارٹر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب ہم نے ان کا خاتمہ ہر صورت میں کرنا ہے۔ چیف نے اسرائیل کے پرائم منسٹر سے اس کا وعدہ کیا ہے"...... انتھونی نے کہا اور پھر اس نے چیف کی دی ہوئی ہدایات تفصیل سے بتا دیں۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ لارکاٹ کا ایک ایک آدمی ہماری نظروں میں ہے اور ہر طرف ہمارے آدمی موجود ہیں۔ یہاں کے تمام ہوٹل ہمارے آدمیوں کی چیکنگ میں ہیں۔ یہاں جو رہائش گاہ یا کار کسی کو رینٹ پر دی جاتی ہے اس کے بارے میں بھی ہمیں اطلاع مل جاتی ہے اس لئے وہ ہماری نظروں سے نہ بچ سکیں گے"۔ بلیک کارٹر نے کہا۔

"ایسا ہی ہونا چاہئے"...... انتھونی نے کہا۔

"اس کے علاوہ وہ لوگ اگر میک اپ میں بھی ہوں گے تو یہاں ہر طرف میک اپ چیک کرنے والے خصوصی کیمرے موجود ہیں اس لئے جیسے ہی یہ لوگ یہاں قدم رکھیں گے ہماری نظروں میں آ جائیں گے اور دوسرے ہی لمحے موت کا شکار ہو جائیں گے ان کا یہاں سے زندہ بچ کر جانا ناممکن ہو گا۔ قطعی ناممکن"...... بلیک کارٹر نے کہا تو انتھونی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوکے۔ اب تم جاؤ اور مزید الرٹ ہو جاؤ۔ میں اب مستقل

طور پر میزائل اسٹیشن میں شفٹ ہو رہا ہوں۔ وہاں تم ٹرانسمیٹر پر مجھ سے رابطہ کر سکو گے"...... انتھونی نے کہا۔

"اوکے باس۔ جلد ہی آپ خوشخبری سنیں گے"...... بلیک کارٹر نے کہا اور سلام کر کے واپس چلا گیا تو انتھونی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے وہاں موجود اپنا مخصوص سامان سمیٹنا شروع کر دیا تا کہ وہاں سے میزائل اسٹیشن میں شفٹ ہو سکے۔ یہ چونکہ اس کا ذاتی سامان تھا اس لئے وہ اسے آفس میں چھوڑنے کی بجائے اپنی رہائش گاہ میں لے جا کر رکھنا چاہتا تھا۔

ٹائیگر چارٹرڈ طیارے سے جوگاریا سے لارکاٹ پہنچ گیا تھا۔ اس نے چونکہ فلوریا اور اس کے ملازم ہیگرڈ سے پوچھ گچھ کی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہاں میزائل اسٹیشن کی حفاظت کرنے والی اسرائیلی ایجنسی ریڈ زیرو کا انچارج انتھونی ہے۔

ہیگرڈ سے اس نے انتھونی کے بارے میں تمام تفصیل معلوم کر لی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ اس سے پہلے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچے وہ انتھونی کو کور کر کے اس سے میزائل اسٹیشن کے تمام حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کر لے۔ ہیگرڈ نے اسے بتایا تھا کہ انتھونی ایک بزنس پلازہ میں لیگائی نامی گوند کا کاروبار کرتا ہے لیکن ٹائیگر اس کے آفس نہ جانا چاہتا تھا کیونکہ ظاہر ہے وہاں کافی آدمی ہوں گے اس لئے ٹائیگر نے اس کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنے کا سوچا تھا۔

ہیگرڈ نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ انتھونی کی رہائش گاہ گریک

کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں ہے اور وہ رات گئے رہائش گاہ پر آتا ہے اس لئے ٹائیگر نے بھی رات گئے وہاں ریڈ کرنے کا پروگرام بنایا تھا اور پھر اس نے گریک کالونی جا کر اس کوٹھی کا محل وقوع بھی چیک کر لیا تھا۔ وہ بظاہر تو عام سی کوٹھی تھی لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ اس کے اندر لازماً سائنسی انتظامات کئے گئے ہوں گے اس لئے اس نے گٹر لائن کے ذریعے کوٹھی کے اندر داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس نے مارکیٹ سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا مخصوص پسٹل خرید لیا تھا اور پھر رات ہونے تک وہ ادھر ادھر مختلف گلیوں میں گھومتا رہا۔

جب شام کے اندھیرے گہرے ہونے لگے تو اس نے گریک کالونی کا رخ کیا۔ ٹیکسی اس نے کالونی کے آغاز میں ہی چھوڑ دی اور پھر وہ پیدل چلتا ہوا اس کوٹھی کی عقبی طرف پہنچ گیا جس میں انتھونی کی رہائش تھی۔ یہاں کی چیکنگ چونکہ وہ پہلے ہی کر چکا تھا اس لئے وہ سیدھا اس گٹر کے ڈھکن کی طرف بڑھ گیا جو عقبی طرف بند گلی کے آخر میں موجود تھا۔ گلی ویران تھی۔ اس نے ڈھکن اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔ اندر گھپ اندھیرا تھا اور ڈھکن ہٹتے ہی انتہائی تیز بدبو کا بھبکا سا باہر آیا۔

ٹائیگر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا تاکہ اندر موجود زہریلی گیس باہر نکل جائے اور تازہ ہوا اندر جا کر کسی حد تک گٹر لائن کی فضا کو قابل برداشت بنا دے۔ اسے خطرہ اتنا تھا کہ اچانک کوئی

اس طرف آ نہ جائے لیکن تقریباً پندرہ منٹ تک وہ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا رہا اور کوئی ادھر نہ آیا تو اس نے جیب سے پنسل ٹارچ نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے ٹارچ کی روشنی میں چیکنگ کی تو لوہے کی سیڑھی اوپر سے نیچے جا رہی تھی۔

وہ اس سیڑھی سے نیچے اترا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے ڈھکن کو گھسیٹ کر اس طرح دہانے پر رکھ دیا کہ وہ پوری طرح بند نہ ہو اور کچھ نہ کچھ تازہ ہوا اندر آتی رہے۔ پھر اس نے ٹارچ جلائی اور سیڑھیاں اتر کو وہ گٹر کی سائیڈ میں خشک جگہ پر اتر کر اس سمت کو بڑھنے لگا جدھر کوٹھی تھی۔

چونکہ جس دہانے سے وہ اترا تھا وہ کوٹھی کے بالکل عقب میں تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ دوسرا دہانہ کوٹھی کے اندر ہو گا اور پھر واقعی تھوڑا سا آگے چل کر اسے وہ دہانہ نظر آ گیا۔ اس میں بھی سیڑھی لگی ہوئی تھی۔ گٹر میں تیز بو موجود تھی لیکن تازہ ہوا اندر آ جانے کی وجہ سے بدبو بہرحال اب قابل برداشت ہو چکی تھی۔

ٹائیگر نے دوسرے دہانے کی سیڑھیوں کے پاس پہنچ کر پنسل ٹارچ آف کر کے جیب میں ڈالی اور گھپ اندھیرے میں ہاتھوں سے سیڑھی کو ٹٹول کر وہ اس پر چڑھنے لگا۔ چار پانچ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اس کا ہاتھ اوپر موجود ڈھکن سے ٹکرایا تو اس نے اپنے آپ کو سیڑھی پر ایڈجسٹ کیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر اس نے بھاری ڈھکن کو اٹھا کر سائیڈ پر کر دیا۔ یہ تمام کام اس

نے انتہائی احتیاط سے کیا تھا تاکہ کوئی آواز پیدا نہ ہو کیونکہ ظاہر ہے وہ اس وقت کوٹھی کے اندر تھا اور معمولی سا دھاکہ بھی مارک ہو سکتا تھا۔ ڈھکن ہٹ جانے سے ہلکی سی روشنی ہو گئی۔

ٹائیگر مزید دو سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا تو اس کا سر دہانے سے باہر آ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے اوپر آ گیا۔ وہ اندرونی عمارت کے عقبی حصے میں لان کے ایک کونے میں موجود تھا۔ اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے ڈھکن اٹھا کر واپس رکھا اور پھر آگے بڑھ کر وہ ایک پائپ کی طرف بڑھ گیا جو چھت سے نیچے آ رہا تھا حالانکہ سائیڈ گلی موجود تھی اور اس کی جیب میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل بھی موجود تھا لیکن وہ اسے فوری طور پر استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا اور گلی سے ہو کر وہ فرنٹ پر اس لئے نہیں جانا چاہتا تھا کہ فرنٹ پر یقیناً محافظ موجود ہوں گے اور پھر انہیں یا تو مشین پسٹل سے ہلاک کرنا پڑے گا یا پھر بے ہوش کر دینے والی گیس سے بے ہوش کرنا ہو گا اس لئے اس نے اس پائپ کی مدد سے چھت پر جا کر سیڑھیاں اتر کر نیچے جانے کا فیصلہ کیا۔

عمارت دو منزلہ تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی ایسی جگہ تلاش کر لے گا جہاں اس انتھونی کے آنے تک وہ آسانی سے چھپ سکے اور پھر وہ کسی بندر کی طرح اس پائپ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پیروں کی مدد سے اوپر چڑھنے لگا اور تھوڑی دیر

بعد وہ چھت پر پہنچ چکا تھا۔

چھت سپاٹ تھی۔ البتہ ایک سائیڈ پر ایک چھوٹا سا کمرہ بنا ہوا تھا جس کا دروازہ بھی کھلا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ سیڑھیوں کا دروازہ ہے۔ وہ تیزی سے اس سے طرف بڑھا۔ یہ واقعی سیڑھیاں ہی تھیں۔ وہ محتاط انداز میں چلتا ہوا نیچے اترا اور دوسری منزل کی ایک راہداری میں پہنچ گیا جس میں بڑے بڑے روشن دان دونوں اطراف میں بنے ہوئے تھے۔

ایک روشن دان سے تیز روشنی نکل رہی تھی جبکہ باقی روشن دان تاریک تھے۔ ٹائیگر اس روشن دان کی طرف بڑھا۔ یہ روشن کمرہ تھا اور یہ روشن دان کھلا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے نیچے جھانکا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرہ خالی تھا ابھی ٹائیگر اس کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اسے دور سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔

چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں پھاٹک کھلنے کی ہلکی سی آواز پڑی اور پھر کار کے انجن کی آواز سنائی دی تو اس نے جیب میں موجود بے ہوش کر دینے والا گیس کا پسٹل نکال لیا۔ تھوڑی دیر بعد بھاری قدموں کی آواز سنائی دینے لگیں اور یہ آوازیں سنتے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ آنے والا آدمی کمرے کی طرف آ رہا ہے۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور پھر کمرے میں ایک لمبے قد اور طاقتور لیکن ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ ٹائیگر روشن

دان کے کونے سے اندر دیکھ رہا تھا۔ اس آدمی کا چہرہ دیکھتے ہی ٹائیگر کے جسم میں مسرت کی لہر سی دوڑ گئی کیونکہ یہ انتھونی تھا۔ اس کا حلیہ وہ ہیگرڈ سے معلوم کر چکا تھا۔

اس نے گیس پسٹل کا رخ روشن دان کے کونے سے نیچے کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے تین کیپسول دیوار سے ٹکرا کر پھٹ گئے اور انتھونی جو ایک الماری کھولے اس پر جھکا ہوا تھا، آواز سن کر تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ ہوا میں اس طرح ہاتھ پیر مارتا ہوا نیچے گرا جیسے اندھے کسی خطرے کی صورت میں ہاتھ پیر چلاتے ہیں۔ انتھونی فرش پر موجود قالین پر گر کر ساکت ہو چکا تھا۔

ٹائیگر نے ٹریگر دباتے ہی سانس روک لیا تھا۔ جب اس نے انتھونی کو نیچے گر کر ساکت ہوتے دیکھا تو وہ اسی طرح سانس روکے ہوئے تیزی سے مڑا ااور راہداری کراس کر کے دوبارہ سیڑھیوں پر پہنچ کر تیزی سے نیچے اترنے لگا اس نے سانس روکا ہوا تھا لیکن سیڑھیاں اترتے ہوئے اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کا سینہ ابھی دھماکے سے پھٹ جائے گا تو اس نے آہستہ سے سانس لیا اور جب کوئی نامانوس بو اس کی ناک سے نہ ٹکرائی تو اس نے بے اختیار تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے۔

اسے معلوم تھا کہ اس پسٹل میں جس گیس کے کیپسول لوڈ ہوتے ہیں وہ انتہائی زود اثر ہونے کے ساتھ ساتھ فضا میں موجود

اس کے اثرات بھی خاصی تیزی سے غائب ہو جاتے ہیں اور یہ گیس فضا میں پھیل بھی تیزی سے جاتی ہے اور پھر جب وہ نیچے برآمدے میں پہنچا تو وہاں مشین گنوں سے مسلح دو آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر پڑے تھے۔

ٹائیگر، انتھونی سے یہیں پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا اور مسلح افراد میں سے کوئی ہوش میں آ کر اس کے لئے مسئلہ پیدا کر سکتا تھا اس لئے اس نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اب وہ اطمینان سے کمرے میں داخل ہوا جہاں انتھونی موجود تھا۔ انتھونی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر وہ اسے باندھنے کے لئے رسی کی تلاش میں باہر آ گیا۔

پہلے راؤنڈ میں وہ ایک سٹور دیکھ چکا تھا اس لئے آفس سے نکل کر وہ تیزی سے اس سٹور کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد سٹور سے وہ رسی کا ایک بنڈل ڈھونڈ لینے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ رسی کا بنڈل لے کر دوبارہ آفس میں آیا اور اس نے انتھونی کو جو کہ بدستور کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا باندھنا شروع کر دیا۔ اچانک اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ چونکہ بڑے ڈھیلے انداز میں کھڑا ہوا تھا اس لئے وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے قالین پر جا گرا۔ رسی کا بنڈل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔ اسی لمحے اس کی کنپٹی پر زور دار ضرب لگی اور ٹائیگر کی آنکھوں کے سامنے رنگ برنگے تارے سے ناچ اٹھے۔

ایک لمحے کے لئے ٹائیگر کو اپنی کھوپڑی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا اور پھر جیسے بند سپرنگ کھلتا ہے اسی طرح اس کا جسم اوپر کی طرف اٹھا لیکن اوپر اٹھتے ہوئے اس کی پشت پر ایک زور دار ضرب لگی اور وہ اچھل کر میز کے کنارے پر اوندھے منہ گرا لیکن دوسرے لمحے وہ کسی سانپ کی سی تیزی سے پلٹا اور ایسا کرنے پر وہ میز سے نیچے جا گرا لیکن اب وہ خاصا سنبھل چکا تھا اور نیچے گرتے ہوئے اس نے اپنے عقب میں کھڑے انتھونی کو دیکھ لیا تھا۔

انتھونی کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر کے نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ٹائیگر کا جسم یکلخت کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح اُڑتا ہوا انتھونی کے سینے سے ٹکرایا۔ انتھونی کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پیچھے دیوار سے ٹکرایا اور ٹائیگر تیزی سے قلابازی لگا کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کے مڑے ہوئے جسم پر انتھونی آ گرا اور ٹائیگر کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں احساس ہو گیا کہ اب اس کی ریڑھ کی ہڈی کو مکمل طور پر ٹوٹنے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

انتھونی نے اسے اس انداز میں جکڑ لیا تھا کہ وہ کسی بھی صورت میں اس سے نہ بچ سکتا تھا اور اس کی ہڈی توڑنے کے لئے صرف ایک جھٹکا ہی کافی تھا۔ ٹائیگر کا سانس رک گیا تھا۔ اس کا ذہن یکلخت تاریک پڑنے لگ گیا تھا کہ اچانک ٹائیگر کے ذہن میں

جھما کہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے مڑے ہوئے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف ہوتے چلے گئے۔ اس طرح اس کی کمان کی طرح دوہری ہوتی ہوئی کمر بھی چند انچ اونچی ہو گئی اور یہ سب کچھ انتھونی کے اس پر گرنے کے چند سیکنڈ کے اندر ہو گیا۔ ایسا کرنے سے بھی گو ٹائیگر بچ نہ سکتا تھا لیکن اس کے ذہن میں فوراً عمران کا سکھایا ہوا ایک سبق یاد آ گیا۔

ٹائیگر نے عمران کا سبق یاد کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو پیروں کی طرف کیا۔ اس کی پشت جو کوہان کی شکل میں اوپر کی طرف اٹھی ہوئی تھی چند انچ مزید اونچی ہوئی ہی تھی کہ اسی لمحے انتھونی نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کو توڑنے کے لئے زور دار جھٹکا دیا اور یہی اس کی غلطی تھی۔ ایسا کرتے وقت ظاہر ہے اسے ایک لمحے کے لئے اپنے جسم کو اوپر اٹھانا پڑا اور چونکہ ٹائیگر کی پشت مزید اوپر ہو گئی تھی اس لئے اسے جھٹکا دینے کے لئے انتھونی کو اپنے جسم کو کافی اوپر اٹھانا پڑا اور جیسے ہی ٹائیگر کی پشت پر انتھونی کے جسم کا دباؤ ختم ہو یکلخت ٹائیگر نے دونوں ٹانگیں کسی مینڈک کے انداز میں سائیڈوں پر کر دیں جس کے نتیجے میں ٹائیگر کا جسم کافی نیچے ہو گیا اور انتھونی جو اپنے انداز کے مطابق اپنے جسم کو ایڈجسٹ کر چکا تھا اس نے اپنے جسم کو روک لیا اور یہیں وہ مار کھا گیا۔

انتھونی کا جسم رکتے ہی ٹائیگر کا جسم کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح سے اچھلا اور انتھونی بری طرح سے چیختا ہوا پیچھے کی طرف جا

گرا اور ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھا کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ اپنی زندگی کے سب سے خطرناک داؤ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ انتھونی بھی نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے ہی لگا لیکن اسی لمحے ٹائیگر حرکت میں آیا۔ اس کی لات قوس کی شکل میں گھومی اور انتھونی کے حلق سے زور دار چیخ نکلی۔

انتھونی نے فوراً ہی سنبھل کر اپنی دونوں ٹانگیں جوڑ کر ٹائیگر کو مارنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نہ صرف اچھل کر سائیڈ میں ہٹ گیا بلکہ اس نے بوٹ کی ضرب انتھونی کے سر پر مار دی۔ انتھونی کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور اس نے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی دونوں ٹانگیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آ گئیں اور کمرہ یکلخت انتھونی کی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا اور پھر چند لمحوں میں ہی وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔

اس کے منہ اور ناک سے خون کی لکیریں سی نکل پڑی تھیں۔

ٹائیگر اسے ساکت ہوتا دیکھ کر رک گیا اور اب وہ اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے وہ میلوں دور سے رکے بغیر دوڑتا چلا آیا ہو۔ اس کی اور انتھونی کی لڑائی گو زیادہ طویل نہ تھی لیکن اتنی ہی دیر میں ٹائیگر کو پتہ چل گیا تھا کہ انتھونی واقعی ایک ماسٹر فائٹر ہے اور اس میں طاقت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس نے ٹائیگر کو جس ٹریپ میں پھنسایا تھا اس سے نکل جانا واقعی ٹائیگر کے بس کی بات نہ رہی تھی یہ تو ٹائیگر کو عمران کا بتایا ہوا سبق یاد آ گیا تھا کہ

ایسے ٹریپ سے نکلنے کے لئے کیا کرنا ہے اور کس طرح خود کو محفوظ رکھنا ہے اور پھر انتھونی کی غلطی بھی اس کے کام آ گئی تھی۔ اس کے باوجود انتھونی نے زبردست جدوجہد کی تھی لیکن اب ٹائیگر چونکہ پوری طرح سے سنبھل چکا تھا اس لئے وہ اسے مسلسل اور زوردار ضربیں لگا کر بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اب ٹائیگر کو خود پر غصہ آ رہا تھا کہ اسے جب معلوم تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس جس قدر بھی زود اثر ہو اس کے اثرات ختم بھی ہو جاتے ہیں تو اس نے سٹور میں رسی کا بنڈل تلاش کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی اور اگر لگائی بھی تھی تو اسے انتھونی کو باندھنے سے پہلے اس کی کنپٹی پر کم از کم ایک مکا ضرور جڑ دینا چاہئے تھا تاکہ وہ کافی دیر کے لئے بے ہوش ہو جاتا۔ بہرحال اس نے جھک کر انتھونی کو اٹھایا اور ایک بار پھر کرسی پر بٹھا دیا اور پھر اس نے رسی کی مدد سے اسے کرسی پر جکڑ دیا۔ اس نے انتھونی کو اس انداز میں باندھا تھا کہ انتھونی تربیت یافتہ ہونے کے باوجود رسی کو آسانی سے نہ کھول سکے۔ پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور انتھونی کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔

اس کے ساتھ ہی انتھونی چیخ مار کر ہوش میں آ گیا لیکن ٹائیگر نے فوراً ہی دوسرا وار کیا اور انتھونی کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ کمرہ اب انتھونی کے حلق سے نکلنے والی پے در

پے چیخوں سے گونج اٹھا تھا لیکن ٹائیگر نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ مزید وقت ضائع نہیں کرے گا۔

گو نتھنے کٹنے سے فلوریا فوراً ہلاک ہو گئی تھی لیکن ٹائیگر کو یقین تھا کہ انتھونی جیسا طاقتور آدمی فلوریا کی طرح ہلاک نہیں ہو گا۔ فلوریا یقیناً کسی خاص بیماری میں مبتلا تھی جس کی وجہ سے وہ اس انداز میں ہلاک ہو گئی تھی اور ٹائیگر کا یقین درست ثابت ہوا تھا۔ انتھونی زندہ تھا۔ اس نے انتھونی کی پیشانی پر ابھرنے والی رگ پر خنجر کا دستہ مار دیا اور انتھونی بندھا ہونے کے باوجود اس طرح پھڑکنے لگا جیسے اس کے جسم سے روح نکل رہی ہو۔ اس کا پورا چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ گئیں تھیں۔

”بولو۔ کہاں ہے میزائل اسٹیشن۔ بولو“...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

”م۔ م۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم“...... انتھونی کے منہ سے رک رک کر نکلا تو ٹائیگر نے دوسری ضرب اس کی پیشانی پر لگا دی اور اس بار انتھونی کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا۔ اس کا پورا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔

”بولو۔ کہاں ہے میزائل اسٹیشن۔ بولو“...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”شمالی لارکاٹ میں۔ شمالی لارکاٹ میں“...... اس بار انتھونی نے

جواب دیا اور پھر ٹائیگر اس سے سوالات کرتا رہا اور انھونی اس انداز میں جواب دیتا رہا جیسے کوئی ہپناٹزم کا معمول ٹرانس میں آ جانے کے بعد اپنے عامل کو جواب دیتا ہے اور ٹائیگر نے اس سے میزائل اسٹیشن کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر لیں۔

"یہاں کیا سیٹ اپ ہے تمہارا۔ لارکاٹ میں کتنے آدمی کام کر رہے ہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا تو انھونی نے اسے تمام تفصیل بتا دی کہ یہاں بلیک کارٹر کی ماتحتی میں دس انتہائی تربیت یافتہ افراد موجود ہیں۔

تمام چوراہوں، ائیر پورٹ اور بندگاہ پر خصوصی کیمرے نصب ہیں جو میک اپ چیک کر لیتے ہیں اور پھر اس نے حکم دے رکھا ہے کہ مشکوک افراد کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائے۔ بلیک کارٹر کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے فون نمبر کے ساتھ ساتھ بلیک کارٹر کا حلیہ بھی ٹائیگر نے معلوم کر لیا اور جب اس نے محسوس کیا کہ اب اس کے پوچھنے اور انھونی کے لئے بتانے کے لئے کوئی بات نہیں رہ گئی تو اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انھونی کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو گیا تو ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر عمران کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر نے بار بار کال

دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کچھ دیر بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں لارکاٹ سے بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انھونی کی رہائش گاہ میں داخل ہونے سے لے کر انھونی سے ملنے والی تمام معلومات دوہرا دیں۔

"گڈ شو ٹائیگر۔ اس بار تو تم واقعی مجھے حیران کر رہے ہو۔ گڈ شو۔ تم وہیں رکو۔ ہم اس وقت لانچ میں ہیں۔ ہمیں لارکاٹ بندرگاہ پر پہنچنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے۔ تم وہیں گھاٹ پر آ جاؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس یہاں ہر طرف میک اپ چیک کرنے والے کیمرے نصب ہیں۔ میں نے ڈبل میک اپ کیا ہوا ہے اس لئے شاید میرا میک اپ چیک نہیں ہو سکا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا خصوصی میک اپ بھی یہ کیمرے چیک نہیں کر سکتے اس لئے بے فکر رہو۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھا اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بلیک کارٹر اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے آدمی پورے لارکاٹ میں مختلف پوائنٹس پر موجود تھے۔ اس نے ایسا سیٹ اپ بنایا ہوا تھا کہ جیسے ہی اسے کسی پوائنٹ سے کسی مشکوک گروپ کے بارے میں اطلاع ملتی تو وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود اپنے چار خاص ساتھیوں کے ساتھ فوراً وہاں پہنچ جاتا اور پھر اس مشکوک گروپ کو خود چیک کر کے ہلاک کر دیتا۔

یہ سیٹ اپ اس نے اس لئے بنایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اپنے تمام آدمیوں کو ہر قسم کے مشکوک افراد کی ہلاکت کی اجازت دے دی تو شہر میں نجانے کتنے افراد مارے جائیں اور اس طرح پورے شہر کی انتظامیہ بوکھلا جاتی کیونکہ لارکاٹ میں سیاح کافی تعداد میں آتے رہتے تھے اور یہاں لارکاٹ کا سب سے بڑا بزنس ہی سیاحت تھا اس لئے یہاں سیاحوں کی انتہائی قدر کی جاتی تھی اور کوشش کی جاتی تھی کہ سیاحوں کو یہاں کسی قسم کی تکلیف نہ

ہو۔

بلیک کارٹر اپنے آفس میں بیٹھا کسی کال کا انتظار کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ بلیک کارٹر بول رہا ہوں''...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''ریمنڈ بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے اس کے خاص آدمی کی آواز سنائی دی۔

''کوئی خاص بات''...... بلیک کارٹر نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

''باس۔ آپ کا دوست بگ سنیک اپنے ایک ساتھی کے ساتھ لارکاٹ پہنچا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک کارٹر بے اختیار چونک پڑا۔

''بگ سنیک۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے پیچھے یہاں آیا ہوگا''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''یس باس کیونکہ اس کی باس فلوریا تو ہلاک ہو چکی ہے''۔ ریمنڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اسے میرا پیغام دے دو کہ وہ فوراً میرے ہیڈ کوارٹر آ جائے۔ ہم دونوں مل کر واقعی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے گرد آسانی سے گھیرا ڈال سکتے ہیں۔ بگ سنیک بے حد تیز اور ذہین آدمی ہے''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''لیکن باس۔ ایسا نہ ہو کہ کریڈٹ ریڈ اسپائیڈر والے لے جائے''...... ریمنڈ نے کہا۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل مسئلہ اسرائیل کے مفادات کا تحفظ ہے اور بگ سنیک بھی یہودی ہے اور اس کی تنظیم بھی اس لئے کوئی بھی کریڈٹ لے جائے ایک ہی بات ہو گی''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''یس باس۔ میں آپ کا پیغام پہنچا دیتا ہوں''...... ریمنڈ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''تم ان دونوں کو اپنی کار میں بٹھا کر یہاں پہنچا جاؤ۔ پھر واپس چلے جانا''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک کارٹر نے رسیور رکھ دیا۔

''اوہ۔ مجھے چیف سے بھی پوچھ لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی ریمنڈ کی طرح کریڈٹ کے چکر میں ہوں''...... رسیور رکھ کر بلیک کارٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

وہ انتھونی کی رہائش گاہ پر فون کر رہا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ انتھونی میزائل اسٹیشن پر چلا گیا ہو گا لیکن پھر بھی وہ اس کی رہائش گاہ سے معلوم کر لینا چاہتا تھا۔ دوسری طرف مسلسل گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے کال رسیو نہ کی تو بلیک کارٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے

کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے میزائل اسٹیشن کنٹرول آفس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ موگاشو بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''موگاشو۔ میں بلیک کارٹر بول رہا ہوں۔ چیف یہاں پہنچ چکے ہیں''...... بلیک کارٹر نے پوچھا۔

''نہیں۔ چیف تو یہاں نہیں آئے۔ کیوں۔ انہوں نے یہاں آنا تھا کیا''...... موگاشو نے کہا۔

''ہاں۔ وہ مستقل طور پر میزائل اسٹیشن میں شفٹ ہونے کے لئے یہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں''...... بلیک کارٹر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے چیف کے بزنس آفس میں فون کر کے وہاں سے معلوم کیا تو اسے بتایا گیا کہ چیف اپنی کار میں ڈرائیور کے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر گئے تھے تو اس نے ایک بار پھر رہائش گاہ کے نمبر ملایا لیکن اس بار بھی وہاں کال اٹنڈ نہ کی گئی تو بلیک کارٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ بلیک کارٹر کالنگ۔ اوور''...... بلیک کارٹر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ گارب اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گارب۔ تم چیف کی رہائش گاہ کے قریب ہو۔ وہاں سے کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔ تم وہاں جاؤ اور معلوم کر کے مجھے کال کرو۔ اوور"...... بلیک کارٹر نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... گارب نے جواب دیا۔

"جلدی جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... بلیک کارٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس دراز میں رکھ دیا۔ اسی لمحے اسے دور سے کار کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ ریمنڈ، بگ سنیک اور اس کے ساتھی کو لے کر آیا ہو گا۔ وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آیا اور پھر اسے دور سے بگ سنیک آتا دکھائی دیا۔

"خوش آمدید بگ سنیک"...... بلیک کارٹر نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو بلیک کارٹر۔ کیا حال ہے۔ تم نے تو رابطے ہی ختم کر دیئے ہیں"...... بگ سنیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

"کیا کیا جائے۔ ہم دونوں ہی اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ آؤ"...... بلیک کارٹر نے کہا اور پھر وہ بگ سنیک کو ساتھ لے کر آفس میں آ گیا جبکہ اس کا ساتھی باہر ہی رک گیا تھا۔

"مجھے جیسے ہی تمہاری لارکاٹ آنے کی اطلاع ملی تو میں نے سوچا کہ تم سے ملاقات ہو جائے گی کیونکہ تم یقیناً پاکیشیائی ایجنٹوں کے پیچھے یہاں آئے ہو گے اور ہم دونوں مل کر ان کا زیادہ موثر انداز میں گھیراؤ کر سکتے ہیں اور اسی لئے میں نے ریمنڈ سے کہا کہ وہ تمہیں یہاں لے آئے"...... بلیک کارٹر نے ریک میں سے شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھا کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مادام فلوریا کو تو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب مادام فلوریا کی جگہ میں سیکشن کا انچارج ہوں"...... بگ سنیک نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ مادام فلوریا کی ہلاکت کا سن کر افسوس ہے لیکن مجھے خوشی ہے کہ اب تم چیف ہو۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کرو"...... بلیک کارٹر نے بوتل کھول کر دونوں گلاسوں میں شراب ڈالتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو۔ تم سناؤ۔ تمہارا کیا حال ہے"...... بگ سنیک نے مسکراتے ہوئے کہا پھر اسی طرح کی رسمی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک کارٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس دوران بگ سنیک نے اپنے ساتھی کو بلا کر اپنے طور پر ٹائیگر کو تلاش کرنے کے لئے فیلڈ میں بھیج دیا تھا۔

"یس۔ بلیک کارٹر بول رہا ہوں"...... بلیک کارٹر نے کہا۔

"گارب بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے گارب کی متوحش سی آواز سنائی دی تو بلیک کارٹر اس کی آواز اور لہجہ سن کر

بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں وہاں کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی تھی"...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں تو قتل عام کیا گیا ہے۔ چیف انتھونی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کا ڈرائیور، ان کے محافظ اور ملازم سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چیف اپنے آفس میں ہی کرسی پر بندھے ہوئے ہیں۔ ان کے دونوں نتھنے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ ان کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہوا نظر آ رہا ہے۔ ان کے سینے میں گولیاں ماری گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک کارٹر کو یوں محسوس ہوا جیسے گارب نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا گیا ہو۔

"اوہ اوہ۔ یہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہوتم۔ چیف کیسے ہلاک ہو سکتا ہے اور پھر اس کے نتھنے کٹے ہوئے ہیں۔ کیا۔ کیا مطلب ہوا۔ یہ کیا کہہ رہے ہوتم"...... بلیک کارٹر نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بگ سنیک بے اختیار چونک پڑا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن نہ تھا اور وہ بلیک کارٹر سے کافی فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے رسیور سے نکلنے والی آواز اس تک نہ پہنچ رہی تھی۔

"میں چیف کی رہائش گاہ سے ہی بول رہا ہوں باس۔ آپ خود یہاں آ کر دیکھ لیں"...... دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تم وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں"...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح رسیور کریڈل پر پٹخ دیا جیسے سارا قصور اس رسیور کا ہی ہو۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"کیا ہوا ہے"...... بگ سنیک نے کہا تو بلیک کارٹر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آدمی ہم سے بھی پہلے یہاں پہنچ گیا ہے اور اس نے یہاں بھی وہی کارروائی دوہرائی ہے"...... بگ سنیک نے کہا تو بلیک کارٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کس آدمی کی بات کر رہے ہوتم"......بلیک کارٹر نے چونک کر پوچھا۔

"اسی ایکریمین ٹائیگر کی۔ اس نے ہی مادام کو اسی طرح ہلاک کیا تھا اور مادام فلوریا کے بھی نتھنے کٹے ہوئے تھے اور تم کہہ رہے ہو کہ تمہارے چیف انتھونی کے نتھنے بھی کٹے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کارروائی اسی ٹائیگر کی ہے"...... بگ سنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ کیا ہوا ہے"...... بلیک کارٹر نے یکلخت چونک کر کہا۔

"کیا سمجھ گئے ہو"...... بگ سنیک نے حیرت سے کہا۔

"چیف انتھونی کی نشاندہی تمہاری چیف مادام فلوریا نے کی ہو گی

کیونکہ چیف انتھونی اور مادام فلوریا کے درمیان خاصے گہرے تعلقات تھے۔ اس آدمی کا نام تم ٹائیگر بتا رہے ہو اس نے مادام سے انتھونی کے بارے میں معلومات حاصل کر کے یہاں آ کر کارروائی کی ہے لیکن مجھے حیرت اس بارت پر ہے کہ وہاں سخت حفاظتی انتظامات تھے اور تمہارے مطابق وہ اکیلا آدمی ہے پھر نجانے کس طرح اس نے سب کا خاتمہ کر کے چیف سے پوچھ گچھ کی''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''وہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے لیکن بے فکر رہو۔ میں نے اسے دیکھا ہوا ہے اس لئے اب میں آسانی سے اسے یہاں ٹریس کر کے پکڑ لوں گا۔ اسے تو علم ہی نہ ہو گا کہ میں یہاں آ گیا ہوں اس لئے وہ مطمئن ہو گا''...... بگ سنیک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ البتہ اب مجھے اسرائیل بات کرنا ہو گی''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''میری ایک بات مانو گے''...... بگ سنیک نے کہا تو بلیک کارٹر چونک پڑا۔

''کیا بات ہے''...... بلیک کارٹر نے پوچھا۔

''تمہیں اپنی صلاحیتوں کو منوانے کا ایک موقع مل گیا ہے۔ تم خود کارروائی کرو۔ میں بھی تمہارا ساتھ دوں گا۔ اس طرح ہم مل کر یہاں ان لوگوں کے خلاف کام کریں گے تو آسانی سے انہیں ختم کر دیں گے اور پھر جب تم ان کی لاشیں اعلیٰ حکام کے سامنے پیش کرو

گے تو تمہیں انتھونی کی جگہ آسانی سے مل جائے گی اور مجھے مادام فلوریا کی۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جیسے ہی تم اطلاع دو تو فوراً ایکریمیا سے کوئی اور ٹیم یہاں بھیج دی جائے اور تمہاری حیثیت زیرو ہو جائے گی اس لئے تم اطلاع دینے کی بجائے خود کام کرو''...... بگ سنیک نے کہا۔

''نہیں۔ انتھونی کی موت کی اطلاع تو بہرحال دینی ہی پڑے گی۔ البتہ میں خود سپر چیف سے درخواست کروں گا کہ وہ مجھے موقع دیں''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ تم اپنی پوزیشن بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو''...... بگ سنیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے بیٹھو۔ میں سپر چیف سے بات کر لوں۔ پھر بیٹھ کر تم سے اس بارے میں بات ہو گی۔ مجھے تمہاری یہ تجویز پسند آئی ہے کہ ہم دونوں کو مل کر کام کرنا چاہئے۔ اس طرح ہماری کامیابی یقینی ہو جائے گی''...... بلیک کارٹر نے کہا تو بگ سنیک سر ہلاتا ہوا دوبارہ بیٹھ گیا تو بلیک کارٹر نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''لارکاٹ سے بلیک کارٹر بول رہا ہوں۔ سپر چیف سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''اوکے۔ سپر چیف خود بات کرتے ہیں''...... چند لمحوں کی خاموشی سے بعد دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک کارٹر نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک کارٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''بلیک کارٹر بول رہا ہوں لارکاٹ سے''...... بلیک کارٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سپر چیف کی کال ہو گی۔

''سپر چیف بول رہا ہوں۔ تم نے کال کیوں کی ہے۔ انتھونی کہاں ہے''...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''چیف انتھونی کو ان کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے''۔ بلیک کارٹر نے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو جواب میں بلیک کارٹر نے چیف انتھونی کے میزائل اسٹیشن سائٹ پر جانے کے لئے اپنی رہائش گاہ پر جانے اور پھر گارب کی بتائی ہوئی پوری تفصیل بتا دی۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ لارکاٹ میں کام کر رہے ہیں اور تم دفتروں میں بیٹھے صرف فون کرنے تک ہی محدود رہ گئے ہو''...... سپر چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سپر چیف۔ یہ کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں کی نہیں ہے بلکہ ایک

ایکریمین ٹائیگر کی ہے''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''ایکریمین ٹائیگر کی۔ کیا مطلب''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو بلیک کارٹر نے بگ سنیک کی آمد اور اس کی بتائی ہوئی ساری تفصیل بتا دی۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنا ایک آدمی پہلے بھیج دیا تاکہ وہ میزائل اسٹیشن تک پہنچنے کے راستے کی تمام رکاوٹیں دور کر دے اور پھر یہ گروپ براہ راست میزائل اسٹیشن پر حملہ کر دے''...... سپر چیف نے کہا۔

''سپر چیف۔ بگ سنیک اور میں مل کر یہاں کام کرنا چاہتے ہیں۔ بگ سنیک نے اس آدمی کو دیکھا ہوا ہے اس لئے وہ آسانی سے اسے مارک کر لے گا۔ پھر اس کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد جیسے ہی یہ گروپ یہاں پہنچے گا تو ہم مل کر اس کا بھی خاتمہ کر سکتے ہیں''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ خود انتھونی کی جگہ میزائل اسٹیشن پر پہنچ جاؤ ورنہ یہ گروپ لارکاٹ میں داخل ہونے کی بجائے سمندری راستے سے براہ راست بھی میزائل اسٹیشن پر پہنچ سکتا ہے۔ وہاں کی سیکورٹی ان لوگوں کا خاتمہ نہیں کر سکتی۔ وہاں تمہارا ہونا ضروری ہے۔ اپنے نائب ریمنڈ کو تم یہاں کا انچارج بنا دو۔ بگ سنیک اور ریمنڈ مل کر کارروائی کریں اور اگر تم نے اس میں کامیابی حاصل کر لی تو تمہیں

انتھونی کی جگہ دے دی جائے گی''...... سپر چیف نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں سپر چیف۔ ایسا ہی ہو گا''...... بلیک کارٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اسرائیل کے پرائم منسٹر صاحب کو اس کی اطلاع نہیں دے رہا ورنہ وہ نہ صرف انتہائی پریشان ہو جائیں گے بلکہ وہ وہاں سے ریڈ زیرو ایجنسی کو ہٹا کر کوئی نئی تنظیم بھجوا دیں گے کیونکہ میزائل وہاں پہنچنے والے ہیں''...... سپر چیف نے کہا۔

''یس سپر چیف''...... بلیک کارٹر نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک کارٹر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ریمنڈ کو میرے آفس بھجوا دو''...... بلیک کارٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کیا طے ہوا ہے''...... بگ سنیک نے پوچھا۔

''مجھے میزائل اسٹیشن پر رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور ریمنڈ تمہارے ساتھ کام کرے گا''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میرے لئے اسرائیل کا مفاد ضروری ہے''...... بگ سنیک نے کہا تو بلیک کارٹر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوگاریا سے لارکاٹ پہنچنے کے لئے ایک چھوٹے بحری جہاز جو ایک بڑی لانچ جیسا تھا، میں موجود تھا۔ ہوگاریا سے لارکاٹ کا فاصلہ تقریباً آٹھ گھنٹوں کا تھا اور انہیں سفر کرتے ہوئے چھ گھنٹوں سے زائد گزر چکے تھے۔ لانچ انتہائی جدید تھی۔ اس کی سیٹیں انتہائی آرام دہ اور کشادہ تھیں اور پھر سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے انہیں ہر چیز خوبصورت لڑکیاں جنہیں لانچ ہوسٹس کہا جاتا تھا، سپلائی کر جاتی تھیں۔

لانچ میں زیادہ تعداد جاپانی اور ایکریمین سیاحوں کی تھی۔ تھوڑی سی تعداد دوسرے لوگوں کی تھی۔ عمران اور جولیا اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل ان کے عقب میں اور ان کے پیچھے تنویر موجود تھا۔ وہ سب اخبارات اور رسائل پڑھنے میں مصروف تھے کیونکہ سمندر کو مسلسل دیکھا نہ جا سکتا تھا اور لانچ کے چاروں طرف جہاں تک نظر جاتی تھی سمندر ہی سمندر تھا۔

جولیا خاموش بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عمران سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا اور جب سے وہ ہوگاریا سے روانہ ہوئے تھے عمران کی یہی حالت تھی۔ صرف اس وقت وہ آنکھیں کھولتا تھا جب لانچ ہوسٹس اسے کوئی مشروب سپلائی کرتی تھی۔ مشروب پینے کے بعد وہ ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے پشت سے سر ٹکا دیتا تھا۔

جولیا چونکہ عمران کے ساتھ سفر کرتی رہتی تھی اس لئے اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران کی عادت ہے کہ وہ سفر اسی طرح آنکھیں بند کئے گزار دیتا ہے۔ پہلے پہلے تو وہ بار بار عمران سے مخاطب ہوتی رہتی تھی لیکن اس بار جولیا نے اب تک اسے ایک بار بھی مخاطب نہ کیا تھا۔ وہ ایک رسالہ پڑھنے میں اس طرح مصروف تھی جیسے عمران سے اس کا کوئی تعلق ہی نہ ہو اور پھر اچانک عمران نے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”کیا ہوا“...... جولیا نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”واش روم جا رہا ہوں“...... عمران نے چھوٹے بچوں کے سے انداز میں کہا اور تیزی سے لانچ کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں واش رومز کی طویل قطار موجود تھی۔ جولیا نے برا سا منہ بنایا اور دوبارہ رسالہ پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔

”مس جولیا۔ کس کی کال ہو سکتی ہے“...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اسے کال آف نیچر کہا جاتا ہے“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”کمال ہے۔ آپ ساتھ بیٹھیں ہیں اور آپ کو علم نہیں ہو سکا۔ عمران صاحب ٹرانسمیٹر کال سننے کے لئے گئے ہیں“...... صفدر نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

”ٹرانسمیٹر کال۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے تو سیٹی کی آواز نہیں سنی“...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

”سیٹی کی آواز انہوں نے آف کی ہوئی تھی اور ٹرانسمیٹر وائبریشن پر لگایا ہوا تھا۔ یہ کام چونکہ انہوں نے میرے سامنے کیا تھا اس لئے مجھے معلوم تھا اور پھر انہوں نے سوتے سوتے یکلخت اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو میں سمجھ گیا کہ ٹرانسمیٹر کال آئی ہے“...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”کال چیف کی طرف سے بھی ہو سکتی ہے“...... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ چیف کی عادت نہیں ہے مشن کے درمیان میں کال کرنے کی۔ یہ یقیناً ٹائیگر کی کال ہو گی کیونکہ عمران صاحب نے ٹائیگر کو جوگاریا سے لارکاٹ پہنچنے کا کہہ دیا تھا“...... صفدر نے جواب دیا۔

”شاید ایسا ہی ہو۔ وہ اطلاع دے رہا ہو اپنے پہنچنے کی“۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ ٹائیگر نے یقیناً کوئی خاص بات بتانے کے کال کی ہو گی۔ ٹائیگر واقعی انتہائی ذہین آدمی ہے وہ عمران صاحب کی طرح سوچتا ہے اور عمران صاحب کی طرح ہی کام کرتا ہے۔ عمران صاحب نے جوگاریا میں ٹائیگر کی کارکردگی کے بارے میں جو تفصیل بتائی تھی اور جس طرح ٹائیگر نے جوگاریا میں اس فلوریا کو ٹریس کر کے اس سے یہ بات کنفرم کی تھی کہ جوگاریا میں ڈاجنگ میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے جبکہ اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں ہے اور یہ بھی معلوم کیا تھا کہ وہاں اس میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے لئے ریڈ زیرو ایجنسی کا گروپ کے کام کر رہا ہے۔ اس گروپ کا انچارج انتھونی ہے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران لگتا ہے سیکرٹ سروس کے خلاف سازش کر رہا ہے"...... اچانک عقبی طرف سے تنویر نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"سازش۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے تمام مشن ٹائیگر سے مکمل کرا لینا ہے اور چیف کو یہی رپورٹ دینی ہے کہ سیکرٹ سروس بے کار ہے اور اکیلا ٹائیگر ہی سب کچھ ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ عمران صاحب ٹائیگر کو صرف ابتدائی معلومات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اب دیکھو۔ اگر

ٹائیگر جوگاریا میں کام نہ کرتا تو ہمیں جوگاریا جانا پڑتا جبکہ اصل میزائل اسٹیشن پر نجانے کیا صورتحال ہو۔ کسی بھی لمحے اسرائیل وہاں سے ہارڈ بلاسٹر میزائل فائر کر کے پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتا ہے"...... صفدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا عمران واپس آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ایک بار پھر سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا ہی تھا کہ جولیا بول پڑی۔

"سونے کی بجائے ہمیں یہ بتاؤ کہ ٹائیگر نے تمہیں کال کر کے کیا بتایا ہے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا تو عمران یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ٹائیگر کی کال تھی۔ کیا تم نے میری تھوڑی سی غیر حاضری میں علم نجوم تو نہیں سیکھ لیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نجوم وجوم کو چھوڑو۔ میری بات کا جواب دو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ اگر تم نے واقعی علم نجوم نہ صرف سیکھ لیا ہے بلکہ اس میں اس قدر مہارت بھی حاصل کر لی ہے کہ تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے سب کچھ درست طور پر معلوم ہو گیا ہے تو پھر تم سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ میری شادی کب ہو گی اور کس سے ہو گی۔ اپنوں میں ہو گی یا غیروں میں اور میری ہونے والی

دلہن کا نام کیا ہو گا''...... عمران کی زبان چل پڑی۔

''عمران صاحب۔ مس جولیا نے علم نجوم نہیں سیکھا۔ میں نے سیکھ لیا ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کی عدم موجودگی میں ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

''حیرت ہے کہ تم میری حرکات وسکنات کو اس حد تک غور سے دیکھتے رہتے ہو۔ پہلے کیپٹن شکیل سے مجھے شکایت تھی کہ وہ میرے ذہن میں موجود خیالات پڑھ لیتا ہے اس لئے ڈر کے مارے میں جولیا کا خیال بھی ذہن میں نہیں لاتا اور اب تم نے جسمانی حرکات وسکنات کو چیک کرنا شروع کر دیا ہے اس لئے اب تصویریں دیکھنے کا کام بھی ختم''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ بے شک تصویریں دیکھیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کس کی تصویریں۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کمال ہے۔ اب یہ بھی بتانا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کی تصویر کے بارے میں بات کر رہے ہیں مس جولیا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میری تصویر تمہارے پاس ہے۔ کہاں ہے۔ نکالو چلو''۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ میرے دل میں ہے۔ بس وہ کیا کہتے ہیں گردن جھکائی اور دیکھ لی''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اس طرح منہ بنایا جیسے وہ شدید بور ہو رہی ہو اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ ٹائیگر نے کیا اطلاع دی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''چلو بتا دیتا ہوں۔ ٹائیگر نے لارکاٹ پہنچ کر اسرائیل کی خصوصی تنظیم ریڈ زیرو کے لارکاٹ میں موجود چیف انتھونی کو اس کی رہائش گاہ پر گھیر لیا اور پھر اس نے انتھونی سے نہ صرف اس کے تمام سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں بلکہ ساتھ ہی اس نے میزائل اسٹیشن کے تمام حفاظتی انتظامات اور اس کے محل وقوع کے بارے میں بھی تمام تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ لارکاٹ میں ریڈ زیرو کے لوگ بندرگاہ، ائیر پورٹ اور تمام اہم چوراہوں پر موجود ہیں۔ سب جگہ انہوں نے میک اپ چیک کرنے والے خصوصی کیمرے لگائے ہوئے ہیں اور وہ اب مشکوک گروپ کی تاک میں ہیں اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ جسے مشکوک سمجھیں اسے فوری ہلاک کر دیں اور اب تک دو گروپس ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر بھی تو میک اپ میں ہو گا۔ اسے کیوں نہیں چیک کیا گیا''...... صفدر نے کہا۔

"یہ بات بتا رہی ہے کہ تم واقعی سپریم ایجنٹ ہو۔ ٹائیگر سے میں نے بھی سوال کیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس نے چونکہ ڈبل میک اپ کر رکھا ہے اس لئے کیمرے اسے چیک نہیں کر سکے ہوں گے لیکن میں نے اسے بتایا ہے کہ جو میک اپ اس سمیت ہم سب نے کر رکھا ہے۔ اسے یہ کیمرے کسی صورت بھی چیک نہیں کر سکتے کیونکہ یہ تمام کیمرے جس اصول پر کام کرتے ہیں وہ مجھے معلوم ہے اور اس کا توڑ بھی مجھے معلوم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب ہم نے کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم نے اپنا مشن مکمل کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے آپ کے ذہن میں کیا لائحہ عمل ہے"...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا۔

"لارکاٹ دو واضح حصوں میں تقسیم ہے۔ جنوبی حصے میں شہر آباد ہے جبکہ اس کا شمالی حصہ انتہائی گھنے جنگلات سے پر ہے اور یہ میزائل اسٹیشن اس شمالی حصے میں بنایا گیا ہے لیکن ٹائیگر نے جو کچھ معلوم کیا ہے اس کے مطابق یہ میزائل اسٹیشن عقبی ساحل کے قریبی علاقے میں زیر زمین بنایا گیا ہے اس لئے اب ہم نے جنوبی حصے کو کراس کر کے شمالی حصے میں نہیں جانا بلکہ ہم بندرگاہ سے ہی ایک لانچ حاصل کر کے چکر کاٹ کر لارکاٹ کے عقبی طرف ساحل

پر اتر جائیں گے اور وہاں سے ہم اس میزائل اسٹیشن پر پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا وہاں کوئی حفاظتی انتظامات نہ ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ضرور ہوں گے لیکن ہم نے بہرحال میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ انہیں گروپس کی تلاش ہے اور اس لئے ہم نے لانچ سے دو دو کر کے اترنا ہے۔ میں اور جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل اور تنویر اکیلا اترے گا۔ تم نے بندگاہ سے مشرق کی طرف کنارے کے ساتھ ساتھ پیدل ہی آگے بڑھنا ہے۔ میں لانچ حاصل کر کے وہاں سے تم دونوں اور تنویر کو پک کر لوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"کیا ٹائیگر ہمارے ساتھ نہیں جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹائیگر بندرگاہ پر موجود ہو گا تو اسے بھی ساتھ لے لیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ وہ کیوں نہیں ہو گا وہاں"...... اس بار جولیا نے چونک کر کہا۔

"ٹائیگر کے دماغ میں ایسے موقعوں پر یہ جنون سوار ہو جاتا ہے کہ میں اطمینان سے آگے بڑھ جاؤں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ انتھونی کے اس سیکشن سے ٹکرا جائے گا جو ہماری تلاش میں کام کر رہا ہے تاکہ انہیں ہمارے خلاف کوئی اقدام کرنے سے روک دیا

جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ اکیلا کیا کرے گا''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

'' جو وہ کر سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے اپنی حد تک جدوجہد''...... عمران نے جواب دیا۔

''یہ تو حماقت ہے۔ اسے روکنا چاہئے تھا تمہیں۔ اس طرح تو وہ مارا جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''موت کا وقت مقرر ہوتا ہے مس جولیا اور اس لئے مسلمان موت کے ڈر سے جدوجہد نہیں چھوڑ سکتا''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سیٹ کی پشت سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں تو جولیا سمجھ گئی کہ اب عمران مزید بات نہیں کرنا چاہتا اس لئے وہ بھی خاموش ہو گئی۔

ٹائیگر کو معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس لانچ میں آ رہے ہیں اسے ابھی لارکاٹ پہنچنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے اس لئے اس نے سوچا کہ وہ ان کے آنے سے پہلے اس میزائل اسٹیشن اور اس علاقے کا چکر لگا آئے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہاں لازماً اسے ٹیکسی میں جانا پڑے گا اور لازمی بات ہے کہ وہاں پہنچنے والے ہر سیاح کی باقاعدہ کڑی نگرانی کی جا رہی ہو گی اور انتھونی نے میزائل اسٹیشن کا جو علاقہ بتایا تھا وہ سیاحوں والے علاقے سے کافی دور تھا اس لئے ٹائیگر فوری چیک ہو سکتا تھا اور اکیلا وہ کچھ نہ کر سکتا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ یہ دو گھنٹے وہ بندرگاہ پر ہی گزارے دے پھر عمران صاحب جو پروگرام بنائیں گے اس پر عمل کیا جائے گا۔

اس نے انتھونی کی رہائش گاہ سے نکل کر ٹیکسی کی اور بندرگاہ پر پہنچ گیا۔ وہ کچھ دیر ویسے ہی ادھر ادھر گھوم پھر کر جائزہ لیتا رہا۔ پھر

وہ ایک ہوٹل میں جا کر بیٹھ گیا۔ ابھی اسے وہاں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اس نے بگ سنیک کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ بگ سنیک کو وہ جوگاریا میں چھوڑ آیا تھا لیکن وہ یہاں موجود تھا اور اس وقت پوزیشن یہ تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لانچ کسی بھی وقت بندرگاہ پر پہنچ سکتی تھی اس لئے ٹائیگر وہاں سے جانے کے لئے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اب بگ سنیک وہاں آ گیا تھا۔

''یہ بگ سنیک یہاں پہنچ گیا۔ کیوں''...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ بگ سنیک کے ساتھ ایک اور لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بھی تھا۔ وہ دونوں ہال کا جائزہ لے کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے تھے۔ ٹائیگر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ سے نکل کر باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں لانچ اسٹیشن تھا۔ وہاں اور بھی لوگ تھے جن میں بہت سے لانچ کے ذریعے لارکاٹ سے واپس جانے اور کئی لوگ لانچ میں آنے والے اپنے آدمیوں کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ٹائیگر کی تیز نظریں اردگرد کے علاقے کا جائزہ لے رہی تھیں کہ اچانک کسی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھنے والا بگ سنیک تھا۔ اس کے ساتھ وہی لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی تھا۔

''تم نے کمال کر دیا مسٹر ٹائیگر کہ جوگاریا میں فلوریا کو اور لارکاٹ میں انتھونی کو ہلاک کر دیا''...... بگ سنیک نے مسکراتے ہوئے انداز میں کہا۔

''تم کون ہو اور یہ کیا باتیں کر رہے ہو''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے گو نیا میک اپ کر لیا ہے مسٹر ٹائیگر لیکن تمہارا لباس وہی ہے اور میں یہ لباس اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ یہ میرا ساتھی ریمنڈ ہے اس لئے خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو ورنہ ایک لمحے میں ڈھیر کر دیں گے''...... بگ سنیک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرا ہاتھ جیب سے باہر نکالا تو اس کے اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور ایسا ہی مظاہرہ دوسرے آدمی نے بھی کیا جسے ریمنڈ کہا گیا تھا۔

''تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو اور تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا نام انتھونی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''جو کوئی بھی ہو۔ تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔ میرا خیال تھا کہ تمہیں دور سے ہی گولی مار دی جائے لیکن ریمنڈ کا خیال ہے کہ پہلے تصدیق کر لی جائے اس لئے اگر تم وہ نہیں ہو جو ہم سمجھ رہے ہیں تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے''...... بگ سنیک نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ٹھیک ہے چلو۔ جہاں تم کہو میں چلنے کے لئے تیار ہوں تاکہ

تمہاری پوری طرح تسلی ہو جائے''...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اسے لے جاتا ہوں بگ سنیک۔ تم یہیں ٹھہرو۔ یہ لازماً یہاں اپنے ساتھیوں کو لینے آیا ہو گا''...... ریمنڈ نے کہا۔

''ارے نہیں۔ یہ ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا۔ اگر اس نے اپنے ساتھیوں کو لینا ہوتا تو یہ ہوٹل میں نہ بیٹھتا۔ یہ ہمیں دیکھ کر وہاں سے ادھر آیا ہے اور ویسے بھی جو گروپ آئے گا اسے خود ہی ہمارے آدمی سنبھال لیں گے''...... بگ سنیک نے کہا تو ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آؤ چلو۔ وہ سامنے نیلے رنگ کی کار میں بیٹھنا ہے تمہیں اور سن لو کہ تمہاری معمولی سی غلط حرکت پلک جھپکنے میں تمہیں بے جان کر دے گی''...... بگ سنیک نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے لیکن کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے''...... ٹائیگر نے اس نیلی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ایسے ہی سمجھ لو''...... بگ سنیک نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

ریمنڈ ان سے دو قدم پیچھے چل رہا تھا تاکہ اگر ٹائیگر اچانک کوئی حرکت کرے تو اس سے آسانی سے نمٹا جا سکے لیکن ٹائیگر نے سوچ لیا تھا کہ وہ ان کے ٹھکانے پر پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دے گا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا تھا کہ وہ یہیں ان سے نمٹ لے تاکہ عمران صاحب کو ان کے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہو سکے لیکن پھر اس نے

دو وجوہات کی بناء پر اپنا ارادہ بدل دیا کہ ایک تو یہ کہ پولیس اسے اچانک گھیر کر پکڑ لیتی اور یہ اس کے لئے خاصا بڑا مسئلہ بن سکتا تھا۔ دوسرا یہ کہ عمران صاحب اور اس کے ساتھی بہرحال یہاں کسی ہوٹل یا پرائیویٹ رہائش گاہ میں رہیں گے اس لئے وہ بعد میں آسانی سے ان کو ٹریس کر لے گا جبکہ اگر وہ بگ سنیک اور اس ریمنڈ پر قابو پا لے تو ان کی مدد سے یہاں موجود ان کے پورے سیٹ اپ کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکا جا سکتا تھا۔

اس طرح عمران اور ان کے ساتھیوں کے راستے میں موجود یہ رکاوٹ بھی دور ہو جاتی اور پھر اطمینان سے میزائل اسٹیشن کے خلاف کارروائی کی جا سکتی تھی اس لئے وہ خاموشی سے ان کے ساتھ چل پڑا۔ ریمنڈ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ بگ سنیک، ٹائیگر کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کوٹھی کے گیٹ پر رکی اور ریمنڈ نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور مشین گن سے مسلح ایک آدمی باہر آ گیا۔

''پھاٹک کھولو''...... ریمنڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ کر پھاٹک کے اندر غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ریمنڈ کار اندر لے گیا۔ ٹائیگر نے دیکھا کہ دو مسلح افراد اندر موجود تھے اور برآمدے میں کھڑے تھے۔

”چلو اترو“...... بگ سنیک نے کار سے نیچے اتر کر ٹائیگر سے کہا۔ ٹائیگر اطمینان بھرے انداز میں کار سے نیچے اتر آیا۔ تیسرا مسلح آدمی جو پھاٹک بند کر رہا تھا وہ گیراج میں پہنچ گیا جبکہ برآمدے میں موجود دونوں مسلح آدمی بھی برآمدے میں اتر کر ان کے قریب پہنچ گئے تھے۔ وہ سب حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر کو دیکھ رہے تھے۔

”تم میں سے ایک آدمی ساتھ آئے۔ باقی یہیں رہیں گے۔ آؤ بگ سنیک۔ اسے نیچے تہہ خانے میں لے چلتے ہیں“...... ریمنڈ نے پہلے وہاں موجود مسلح افراد سے اور پھر اس نے بگ سنیک سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ اڈا ریمنڈ اور اس کے ساتھیوں کا ہے لیکن یہاں کی صورتحال دیکھ کر اب اس نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اب اسے یہاں پولیس کے آنے کا خوف نہ تھا۔ پھر وہ بگ سنیک، ریمنڈ اور اس مسلح آدمی کے گھیرے میں درمیانی راہداری سے گزر کر آخر میں موجود سیڑھیاں اترنے لگا۔ ریمنڈ سیڑھیاں اترتا ہوا آگے تھا۔ اس کے عقب میں ٹائیگر تھا جبکہ ٹائیگر کی سائیڈ پر بگ سنیک اور ان دونوں کے عقب میں مشین گن سے مسلح آدمی چل رہا تھا۔ ٹائیگر اطمینان سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ تہہ خانہ خاصا بڑا تھا۔ ایک بڑی میز اور کئی کرسیاں یہاں موجود تھیں۔

”اسے ایک کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دو“...... ریمنڈ نے

اپنے مسلح ساتھی سے کہا۔

”یس باس“...... اس مسلح آدمی نے کہا اور ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

”تم اس کرسی پر بیٹھ جاؤ اور سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے تو کوئی غلط حرکت نہ کرنا“...... ریمنڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”تم بے فکر رہو۔ میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کروں گا“۔ ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ بگ سنیک اور ریمنڈ بڑے چوکنا انداز میں اس کے قریب کھڑے تھے۔

مسلح آدمی نے الماری کھول کر اس میں سے رسی کا بنڈل نکالا اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس مڑا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشین گن تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے رسی کا بنڈل پکڑا ہوا تھا اس لئے پاؤں سے اس نے الماری بند کی تھی۔ ظاہر ہے خطرے کے پیش نظر وہ مشین گن کاندھے پر نہ لٹکانا چاہتا تھا جبکہ ریمنڈ اور بگ سنیک دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔ مسلح آدمی جب مڑا تو شاید ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دیکھ کر وہ مطمئن ہو گیا اور اس نے اپنی مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور رسی کا بنڈل پکڑے ٹائیگر کی طرف بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ قریب آیا اسی لمحے ٹائیگر نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اگر وہ مزید دیر کرتا تو پھر اسے باندھ دیا جاتا اور وہ بے بس ہو

جاتا۔

چنانچہ جیسے ہی وہ مسلح آدمی اس کے قریب آیا ٹائیگر نے اچانک اٹھ کر اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے بگ سنیک چیختا ہوا سائیڈ پر جا گرا اور پھر کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

ٹائیگر نے بگ سنیک کو سائیڈ پر اچھال کر اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل اچانک جھپٹ لیا تھا جبکہ مسلح آدمی ریمنڈ سے ٹکرا کر نیچے گر گیا تھا اور ٹائیگر نے مشین پسٹل ہاتھ میں آتے ہی بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر پہلے ریمنڈ اور پھر مسلح آدمی پر فائر کھول دیا تھا اور پھر پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے گھوم کر اس نے نیچے گر کر انتہائی تیزی سے اٹھتے ہوئے بگ سنیک پر فائر کھول دیا۔

اسی لمحے اسے سیڑھیوں کی طرف سے کسی کے دوڑ کر آنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے یکلخت سیڑھیوں کی طرف چھلانگ لگائی اور اسی چھلانگ نے حقیقتاً اسے بچ نکلنے کا موقع دے دیا ورنہ ریمنڈ نے زخمی ہونے کے باوجود اس پر فائر کھول دیا تھا اور ٹائیگر اگر ایک لمحہ پہلے چھلانگ نہ لگاتا تو اس کا جسم فائرنگ سے چھلنی ہو چکا ہوتا اور ٹائیگر نے فائرنگ ہوتے ہی مڑ کر فائر کھول دیا اور ریمنڈ کا مشین پسٹل والا ہاتھ ایک جھٹکے سے نیچے جا گرا۔

ٹائیگر نے ایک اور برسٹ اس کے سینے پر مارا اور پھر وہ بیک

وقت کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر کی سیڑھی پر پہنچ گیا۔ چونکہ اسے معلوم تھا کہ ایک آدمی ابھی باقی ہے لیکن جیسے ہی وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا یکلخت فائرنگ کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے گرم اور دہکتی ہوئی لوہے کی کئی سلاخیں اس کی ٹانگ میں گھستی چلی گئی ہوں اور ٹائیگر اچھل کر پشت کے بل گرا اور لڑھکتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے پلیٹ فارم پر جا گرا۔

مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ پلیٹ فارم پر پہلے سیڑھیاں اترنے والے کا ساکت جسم موجود تھا۔ ٹائیگر لڑھکتا ہوا اس پر جا گرا تھا۔ اس وجہ سے وہ کسی بڑی چوٹ سے تو بچ گیا لیکن اسے معلوم تھا کہ اس پر فائرنگ کرنے والا ابھی سیڑھیوں پر نمودار ہو گا اور دوسرے برسٹ سے اس کا بچ جانا ممکن نہ ہو گا اس لئے نیچے گرتے ہی ٹائیگر کا جسم قلابازی کھا کر پلٹا اور اس کے ہاتھ میں اس آدمی کے ہاتھ سے نکلی ہوئی مشین گن آ گئی جو پہلے سیڑھیوں سے پلیٹ فارم پر گرا تھا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر اچھل کر سائیڈ پر ہو گیا اور دوسرے لمحے اس نے فائر کھول دیا اور سیڑھیوں کے اوپر نمودار ہونے والے آدمی کی کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی اور وہ وہیں گر گیا۔ وہ شاید پہلے جائزہ لینے کے چکر میں تھا اس لئے مار کھا گیا۔

ٹائیگر کی ٹانگ سے مسلسل خون نکل رہا تھا اور ٹائیگر کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے خون کے ساتھ ساتھ اس کے جسم سے توانائی

بھی نکلی جا رہی ہے۔ وہ تیزی سے پلٹا اور کسی مینڈک کی طرح اچھلتا ہوا واپس اس تہہ خانے میں پہنچا اور اسی طرح اچھلتا ہوا وہ الماری کے پاس پہنچ گیا۔

اس نے الماری کھولی تو اس کی آنکھوں میں بے اختیار چمک سی ابھر آئی کیونکہ الماری میں ایک بڑا سا میڈیکل باکس موجود تھا اور الماری کا ایک خانہ پانی کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ کوٹھی میں موجود تمام افراد آف ہو چکے ہیں۔ البتہ ریمنڈ پر اس نے فائرنگ ٹانگوں پر کی تھی تاکہ وہ زندہ رہ سکے اور شاید اسی وجہ سے ریمنڈ کو اتنا موقع مل گیا تھا کہ اس نے ٹائیگر پر فائر کھول دیا تھا لیکن ٹائیگر نے دوسری بار بھی فائرنگ ریمنڈ کی ٹانگوں پر کی تھی اس لئے ہوسکتا تھا کہ ریمنڈ ابھی تک زندہ ہو لیکن بہرحال وہ اب خود بخود ہوش میں نہ آ سکتا تھا اس لئے ٹائیگر مطمئن تھا۔

اس نے میڈیکل باکس کھولا اور پھر اپنی پینٹ کو کولہے سے اس نے ایک تیز دھار نشتر کی مدد سے کاٹ کر اتار دیا۔ ٹانگ میں چار گولیاں لگی تھیں۔ ٹائیگر نے مخصوص انداز میں دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں اور انگلیوں کی مدد سے باری باری ان زخموں کو دبانا شروع کر دیا۔ درد کی انتہائی تیز لہریں اس کے جسم میں دوڑنے لگیں اور اسکے ذہن پر اندھیرے جیسے شب خون مارنے لگے لیکن وہ دانت بھینچے اپنے کام میں مصروف رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ تمام گولیاں نکالنے میں

کامیاب ہو چکا تھا۔

گولیاں مشین پسٹل کی تھیں اور جلد میں لگ کر وہیں رک گئی تھیں اس لئے ہڈی نہ ٹوٹی تھی اور تھوڑی سی کوشش سے وہ باہر بھی آ گئی تھیں۔ یہ اور بات تھی کہ ٹائیگر کو گولیاں نکالتے ہوئے جس قدر سخت تکلیف اور اذیت کا سامنا کرنا پڑا تھا وہ اس کا دل ہی جانتا تھا لیکن ظاہر ہے اسے یہی سبق ملا تھا کہ زندگی کے آخری لمحے تک جدوجہد کرنا فرض ہے۔

گولیاں نکال کر اس نے زخموں کی باقاعدہ بینڈیج کی اور پھر میڈیکل باکس سے مختلف انجکشن نکال کر اس نے خود ہی اپنے آپ کو انجکشن لگائے اور پھر میڈیکل باکس بند کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور اٹھ کر لنگڑاتا ہوا واپس مڑا۔ اب اس کی ایک ٹانگ پر پینٹ موجود تھی جبکہ دوسری ٹانگ پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں وہ ریمنڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریمنڈ کو چیک کیا تو ریمنڈ ابھی زندہ تھا لیکن اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس کا اس قدر خون بہہ چکا تھا کہ ٹائیگر اسے بچانے کی کوشش بھی کرتا تو نہ بچا سکتا تھا۔ اس نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

چند لمحوں بعد اس کے جسم میں معمولی سی حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پانی کی بوتل کھول کر بوتل کا منہ ریمنڈ کے منہ سے لگا دیا اور ریمنڈ نے اس طرح پانی پینا

شروع کر دیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ چند لمحوں بعد پوری بوتل کا پانی اس کے جسم میں پہنچ چکا تھا اور پانی نے حیرت انگیز ردعمل ظاہر کیا تھا۔ اب ریمنڈ کے زرد پڑے ہوئے چہرے پر ہلکی سی بشاشت کی لہر دوڑ گئی تھی مگر ٹائیگر کو معلوم تھا کہ ایسا صرف مختصر وقت کے لئے ہے۔

"ریمنڈ۔ تمہارے کتنے آدمی ہیں یہاں"...... ٹائیگر نے ریمنڈ کے چہرے پر جھک کر تیز لہجے میں پوچھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے بچا لو۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے بچا لو"۔ ریمنڈ نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ تم بچ جاؤ گے لیکن پہلے سب کچھ تفصیل سے بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا تو ریمنڈ نے خود ہی سب کچھ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا اور پھر ٹائیگر اس سے سوال پوچھتا رہا لیکن اب ریمنڈ کی آواز ڈوبنے لگ گئی تھی اور اس کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا اور چند لمحوں بعد ایک ہچکی لے کر وہ ختم ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔

ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا اپنا مشین پسٹل اٹھایا اور لنگڑاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ پھر دیوار کو پکڑ کر وہ آہستہ آہستہ اور انتہائی مشکل سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔

اوپر سیڑھیوں کے قریب ہی ایک مسلح آدمی پڑا تھا۔ اس کی

کھوپڑی ٹوٹ چکی تھی۔ ٹائیگر نے آہستہ آہستہ اس پوری کوٹھی کا چکر لگایا اور پھر ایک کمرے کی الماری میں اسے مردانہ لباس نظر آئے تو اس نے اپنی پتلون کے ساتھ ساتھ کوٹ اور شرٹ بھی تبدیل کر لی کیونکہ بگ سنیک کا ساتھی ابھی یہاں موجود تھا۔

ریمنڈ نے اسے بتایا تھا کہ چیف انتھونی کی ہلاکت کے بعد باس بلیک کارٹر میزائل اسٹیشن پر چلا گیا تھا اور اب یہاں وہ ٹیم کا انچارج تھا اور ٹیم کے بارے میں بھی اس نے سب کچھ بتا دیا تھا۔ ٹائیگر نے لباس تبدیل کیا اور پھر جیب میں موجود ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر عمران کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ آپ کہاں موجود ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"تم گھاٹ پر نظر نہیں آئے۔ کہاں رہ گئے تھے۔ اوور"۔ عمران کا لہجہ سخت تھا مگر ٹائیگر نے جواب میں ہوٹل میں بگ سنیک اور ریمنڈ کے نظر آنے سے لے کر اب تک ہونے والی کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو۔ ہم اس وقت لارکاٹ کے عقبی ساحل پر موجود ہیں۔ تم وہاں موجود ریمنڈ کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو۔ باقی کام ہم خود

کر لیں گے تاکہ ہمارا عقب محفوظ ہو سکے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ مجھے آپ کی طرح آواز کی نقل کرنا نہیں آتی اور ریمنڈ کے آدمی اس بگ سنیک کے ساتھی سمیت فیلڈ میں موجود ہیں۔ میں انہیں کیسے روک سکتا ہوں۔ اوور''...... ٹائیگر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پھر تم ایسا کرو کہ اس ہیڈ کوارٹر میں موجود رہو۔ جو بھی وہاں آئے اسے ختم کر دو۔ فون کا رسیور اٹھا دو کیونکہ ہمیں کسی نے چیک نہیں کیا۔ ہم گھاٹ سے لانچ لے کر عقبی طرف پہنچ چکے ہیں اور اب ہم آسانی سے میزائل اِسٹیشن میں داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ تم نے انتھونی سے پوری تفصیل معلوم کر کے بتا دی تھی۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے ریمنڈ نے بتایا تھا کہ اس کے آٹھ آدمی فیلڈ میں موجود ہیں جبکہ بگ سنیک کا ایک ساتھی بھی وہیں گھاٹ پر موجود ہے۔

گو عمران نے اسے یہی کہا تھا کہ وہ اس ہیڈ کوارٹر میں ہی رہ کر ان کا خاتمہ کرے لیکن اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ سوائے کسی خصوصی کال کے ہیڈ کوارٹر کا رخ نہیں کریں گے اور وہ کافی دیر تک بیٹھا مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ انہیں کیسے یہاں کال اکٹھا کرے کہ

اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ریمنڈ بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے اپنے طرف سے ریمنڈ کی آواز اور لہجے کی پوری طرح نقل کرتے ہوئے کہا۔

''بلیک کارٹر بول رہا ہوں۔ کیا ہوا تمہیں۔ تمہاری آواز کیوں پھٹ گئی ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''باس۔ اچانک فلو ہو گیا ہے مجھے اس لئے میں ہیڈ کوارٹر میں ہی ہوں''...... ٹائیگر نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''باس۔ ابھی تک کوئی مشکوک گروپ یہاں نہیں پہنچا۔ ہم مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔ بگ سنیک بھی اپنے ایک ساتھی کے ساتھ یہاں اس ایکریمین ٹائیگر کو تلاش کر رہا ہے جس نے پہلے فلوریا کو اور پھر چیف انتھونی کو ہلاک کیا ہے''...... ٹائیگر نے ریمنڈ سے ملنے والی معلومات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ اس نے اس آدمی کو دیکھا ہوا ہے۔ اگر وہ ہاتھ آ جائے تو خاصا اہم ثابت ہو گا''...... بلیک کارٹر نے جواب دیا۔

''باس۔ میزائل اسٹیشن کی کیا رپورٹ ہے''...... ٹائیگر نے

پوچھا۔

''یہاں کیا ہونا ہے۔ یہ لوگ کسی صورت یہاں پہنچ ہی نہیں سکتے۔ ہر طرف آلات موجود ہیں اور اڑنے والی مکھی بھی ہماری نظروں میں ہے۔ ان لوگوں کا خاتمہ وہیں کرنا ہے۔ باس انتھونی ہلاک نہ ہوتے تو میں خود ہی یہ کام سرانجام دیتا''...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ ہم سب ریڈ الرٹ ہیں یہاں''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''رہوڈس سے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اب اسے تو نہ اس رہوڈس کے بارے میں معلوم تھا اور نہ ہی اس کی فریکوئنسی اس لئے وہ سوائے خاموش رہنے کے اور کیا کرسکتا تھا۔ وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے کہ ایک بار پر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ریمنڈ بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''رہوڈس بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''رہوڈس۔ ابھی باس بلیک کارٹر کی کال آئی ہے۔ انہوں نے

حکم دیا ہے کہ تمہیں یہاں ہیڈ کوارٹر بلا کر ان سے بات کرائی جائے۔ تم فوراً جاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن آپ جس آدمی کو لے گئے تھے اس کا کیا ہوا۔ آپ کی واپسی ہی نہیں ہوئی''...... رہوڈس نے کہا۔

''اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ تم فوراً یہاں آ جاؤ تاکہ باس بلیک کارٹر سے تمہاری بات ہو سکے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس۔ میں آ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا۔ اس بار رہوڈس نے اس کی آواز اور لہجے پر کوئی کمنٹ نہیں کیا تھا کیونکہ بلیک کارٹر نے صرف یہی اعتراض کیا تھا کہ اس کی آواز پھٹ گئی ہے اس لئے ٹائیگر نے اس بار خصوصی طور پر اس کمی کو بھی دور کرنے کی کوشش کی تھی اور وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب رہا تھا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر اٹھا اور آہستہ آہستہ لنگڑاتے ہوئے انداز میں چلتا ہوا برآمدے سے ہو کر پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھاٹک کی نچلی درز سے اسے کار کے ویل نظر آ رہے تھے۔ ٹائیگر نے جا کر پھاٹک کھولا اور پھاٹک کی اوٹ میں ہو گیا۔ اب فوری طور پر وہ برآمدے میں موجود لاش نہ ہٹا سکتا تھا۔

برآمدہ صحن سے خاصا اونچا ہونے کی وجہ سے کار میں بیٹھا ہوا آدمی برآمدے میں آسانی سے دیکھ سکتا تھا اس لئے ٹائیگر پوری

طرح الرٹ تھا۔ کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور گیراج میں جا کر رکی اور ٹائیگر نے اس میں سوار لمبے قد کے آدمی کو بری طرح چونکتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ آنے والے نے برآمدے میں موجود لاش کو دیکھ لیا ہے۔ وہ آدمی بجلی کی سی تیزی سے کار سے اترا اور کار کی اوٹ میں ہو کر آگے بڑھنے لگا جبکہ ٹائیگر پھاٹک بند کر کے تیزی سے سائیڈ کوٹھڑی کی دیوار سے لگ چکا تھا۔

گیراج میں موجود آدمی اسے وہاں سے چیک نہ کر سکتا تھا۔ البتہ دیوار کے کنارے سے نکلتی ہوئی ٹائیگر کی آنکھیں مسلسل گیراج پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس نے آدمی کو جو یقیناً رہوڈس تھا، کار کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے برآمدے کی سائیڈ میں جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی رہوڈس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے فضا گونج اٹھی۔ رہوڈس چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے سیڑھیوں پر گر کر پلٹا اور نیچے آ گرا تھا۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر کار کی دوسری طرف سے گھومتا ہو برآمدے کے کونے کے سامنے نیچے پڑے ہوئے اس آدمی کے سر پر پہنچ گیا۔ گولیاں اس کی پشت پر لگی تھیں اور اس کا جسم ساکت پڑ تھا۔

ٹائیگر نے جھک کر اسے چیک کیا اور پھر بے اختیار ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے دوبار

جھک کر اس کی جیبوں کی تلاشی لی اور دوسرے لمحے وہ اس کی جیب میں موجود ڈائری کو دیکھ کر چونک پڑا۔ یہ چھوٹی سی ڈائری تھی۔ ٹائیگر نے اسے کھولا تو اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی کیونکہ اس میں اس نے اپنے ساتھیوں کے نام اور ان کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسیاں درج کی ہوئی تھیں۔

سب سے اوپر انتھونی، اس کے نیچے بلیک کارٹر اور اس کے نیچے ریمنڈ اور اس کے بعد اس کا اپنا نام رہوڈس درج تھا۔ اس کے نیچے چھ آدمیوں کے نام اور فریکوئنسیاں درج تھیں۔ ٹائیگر ڈائری اٹھائے واپس مڑا اور پھاٹک کے قریب جا کر اس نے پھاٹک کا اندرونی کنڈا لگایا اور پھر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس فون والے کمرے میں پہنچ گیا۔ رہوڈس کے نام کے نیچے ڈیکوئے کا نام درج تھا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ڈیکوئے کے نام کے آگے لکھی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

“ہیلو۔ ہیلو۔ ریمنڈ کالنگ۔ اوور”...... ٹائیگر نے ریمنڈ کا نام لے کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

“یس۔ ڈیکوئے اٹنڈنگ یو باس۔ اوور”...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

“ڈیکوئے۔ چیف بلیک کارٹر کی کال آئی ہے میزائل اسٹیشن سے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ تمام ساتھی فیلڈ چھوڑ کر یہاں ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائیں کیونکہ وہ فوری طور پر سب کو نئی ہدایات دینا

چاہتے ہیں۔ رہوڈس کو میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ وہ پہنچنے والا ہو گا۔ تم تمام ساتھیوں کو لے کر آ جاؤ۔ فوراً۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا کیمرے وغیرہ بھی لے آنے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''نہیں۔ انہیں رہنے دو۔ تم سب آ جاؤ۔ اوور''...... ٹائیگر نے ریمنڈ کی آواز اور لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے ریمنڈ کی آواز کی کامیاب نقل کر لی ہے اس لئے اب اس کے لہجے میں مکمل اعتماد موجود تھا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے مڑا اور اس الماری کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اس نے اپنے لئے لباس نکالا تھا۔ اس کے ایک خانے میں اسلحہ موجود تھا اور ٹائیگر نے اس میں موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور اس کا میگزین دیکھ لیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ آنے والے چھ افراد ہوں گے اس لئے اکیلا وہ ان کا اکٹھے خاتمہ نہیں کر سکتا اس لئے اس نے انہیں پہلے بے ہوش کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

الماری سے اس نے گیس پسٹل اٹھایا۔ اس میں میگزین ڈالا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے اینٹی گیس کی شیشی اٹھا کر جیب میں ڈالی اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھاٹک کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے پھاٹک کا کنڈا ہٹا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ چھ افراد ایک کار میں نہیں آ سکتے اس لئے یا تو وہ

دو کاروں میں آئیں گے یا کسی اسٹیشن ویگن یا بڑی جیپ میں آئیں گے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد باہر کسی گاڑی کے رکنے کی آواز سنائی دی اور گاڑی کی آواز سے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ اسٹیشن ویگن ہے۔

چند لمحوں بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر کچھ دیر تک وہیں کھڑا رہا۔ تاکہ اتنا وقت گزر جائے کہ جب تک برآمدے میں موجود آدمی باہر آ کر پھاٹک کھول سکے کیونکہ وہ انہیں چونکانا نہ چاہتا تھا اور پھر اس نے پھاٹک کھولا اور خود اس کی اوٹ میں ہو گیا۔

دوسرے لمحے سیاہ رنگ کی اسٹیشن ویگن تیزی سے اندر داخل ہوئی تو ٹائیگر نے ایک جھٹکا دے کر پھاٹک بند کر دیا اور پھر اسٹیشن ویگن کے رکنے تک وہ تیزی سے دوڑتا ہوا گیراج میں موجود رہوڈس کی کار کے پیچھے پہنچ گیا۔

''تم۔ تم کون ہو''...... اسے ویگن سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی لیکن ٹائیگر نے ہاتھ میں موجود گیس پسٹل کا رخ اندر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی اندر گیس پھیلتی چلی گئی اور ویگن کا دروازہ کھولنے کے لئے بڑھنے والا ہاتھ وہیں لٹک گیا۔

ٹائیگر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا اور پھر اس نے واپس جا کر پھاٹک کا کنڈا لگا دیا۔ پھر وہ پھاٹک کے قریب ہی رکا رہا تاکہ ویگن کی کھڑکیوں سے باہر نکلنے والی گیس کے اثرات ختم ہو

جائیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ آگے بڑھا۔ اس نے ویگن کے بڑے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور پھر اندر موجود بے ہوش افراد کو ایک ایک کر کے گھسیٹ کر باہر نکالنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈرائیور سمیت چھ کے چھ آدمی ویگن سے باہر زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے نظر آ رہے تھے۔ ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس نے اس کی نال باری باری ایک ایک کے سینے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ اس طرح اس نے چھ کے چھ افراد کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا۔ جب اس نے چیکنگ کر لی کہ سب ہلاک ہو گئے ہیں تو وہ سیدھا ہوا اور آہستہ آہستہ اندر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اب چونکہ وہ عمران کے حکم کی تعمیل کر چکا تھا اور اب صرف بگ سنیک کے ایک ساتھی رہ گیا تھا لیکن اس کی اسے فکر نہ تھی۔ ریڈ زیرو کے تمام آدمی ختم ہو چکے تھے اس لئے اس نے سوچا کہ اب وہ عمران کو کال کر کے اس سے پوچھ لے کر اب اسے وہاں آنے کی اجازت ہے یا نہیں۔

کمرے میں پہنچ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے عمران کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر کے اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی لیکن جب باوجود کوشش کے دوسری طرف سے کال رسیو نہ کی گئی تو ٹائیگر کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ٹرانسمیٹر

آف کیا اور پھر اس ویگن میں اس نے خود وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ویگن لے جانے کا اس نے اس لئے سوچا تھا کہ جنگلات میں جانے والے زیادہ تر جیپوں اور ویگنوں میں ہی جاتے تھے۔ کاریں وہاں بہت کم استعمال ہوتی تھیں۔ چنانچہ اس نے الماری سے کچھ اور اسلحہ لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ویگن میں سوار ہو کر اس کوٹھی سے باہر آ گیا۔

بلیک کارٹر شمالی لارکاٹ کے جنگل میں بنے ہوئے زیر زمین میزائل اسٹیشن کے سیکورٹی چیف کے آفس میں موجود تھا۔ میزائل اسٹیشن پر اس وقت میزائل نصب کرنے اور فائر کرنے کے سلسلے میں کام ہو رہا تھا لیکن بلیک کارٹر کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا کیونکہ میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی ان سے علیحدہ تھی۔

میزائل اسٹیشن کا انچارج ڈاکٹر پیٹرسن تھا اور بلیک کارٹر کا صرف فون پر ڈاکٹر پیٹرسن سے رابطہ ہو سکتا تھا۔ بلیک کارٹر نے یہاں آ کر یہ چیک کر کے اطمینان کا سانس لیا تھا کہ چیف انتھونی نے یہاں کا سیکورٹی نظام اس قدر جامع انداز میں بنایا تھا کہ میزائل اسٹیشن سے تقریباً دو کلو میٹر دور تک چاروں طرف گھنے درختوں اور جھاڑیوں میں ایسے آلات پوشیدہ تھے جن کی مدد سے وہ یہاں بیٹھے پوری چیکنگ کر سکتے تھے اور نہ صرف چیکنگ کر سکتے تھے بلکہ آنے والوں کا آسانی سے خاتمہ بھی کر سکتے تھے۔ لیکن یہ شعبہ علیحدہ تھا۔

اسے چیکنگ روم کہا جاتا تھا اور اس چیکنگ روم میں مشینری نصب تھی۔

اس چیکنگ روم کا انچارج اینڈری تھا۔ ریمنڈ سے بلیک کارٹر کی بات ہوئے کافی وقت گزر چکا تھا اور ریمنڈ نے اسے بتایا تھا کہ ریڈ اسپائیڈر کا بگ سنیک کے ساتھ مل کر اس ایکریمین ٹائیگر کو ٹریس کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس نے ریڈ اسپائیڈر کی فلوریا اور ریڈ زیرو کے سیکشن چیف انتھونی کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ ویسے اسے سو فیصد یقین تھا کہ ریمنڈ اور اس کے ساتھی لارکاٹ میں ہی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیں گے کیونکہ وہ نہ صرف پوری طرح الرٹ تھے بلکہ ہر جگہ خصوصی کیمرے بھی خفیہ طور پر نصب تھے۔

وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ میزائل جلد سے جلد یہاں پہنچ جائے تاکہ اس کے فائر ہو جانے کے بعد وہ اطمینان سے یہاں سے واپس جا سکے۔ یہاں فارغ بیٹھ بیٹھ کر وہ بری طرح اکتا چکا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اس وقت تک یہاں سے نہ جا سکتا تھا جب تک میزائل فائر نہ ہو جائیں۔ ابھی وہ بیٹھا انہی سوچوں میں گم تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور درمیانے قد کا ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"باس۔ باس۔ عقبی طرف چار مردوں اور ایک عورت کا گروپ موجود ہے"...... آنے والے نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو اینڈری۔ عقبی طرف۔ کیا مطلب"......

بلیک کارٹر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

''جنگل کی عقبی طرف ساحل پر باس۔ آئیں باس۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں''......اینڈری نے کہا اور واپس مڑ گیا تو بلیک کارٹر تیزی سے اٹھا اور اس آدمی کے پیچھے چلتا ہوا دوسرے بڑے ہال کمرے میں آ گیا۔ یہاں دیوار کے ساتھ دس کے قریب مشینیں کام کر رہی تھیں اور یہ سب مشینیں آٹومیٹک تھیں۔ البتہ ایک بڑی مشین کے سامنے میز اور اس کے ساتھ چار کرسیاں پڑی تھیں۔

یہ تمام مشینوں کی کنٹرولنگ مشین تھی۔ مشین کی بری سی سکرین پر ایک منظر واضح نظر آ رہا تھا۔ یہ ساحل کا منظر تھا اور وہاں واقعی چار مرد اور ایک عورت موجود تھی۔ تین مردوں نے اپنی پشت پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔ ساحل کے ساتھ ایک لانچ بھی نظر آ رہی تھی ان میں سے ایک مرد ٹرانسمیٹر پر باتیں کر رہا تھا۔

''یہ کون ہیں۔ یہ کس کو کال کر رہے ہیں۔ کیا آواز کیچ نہیں ہو سکتی''...... بلیک کارٹر نے حیرت بھرے انداز میں سکرین پر دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں باس۔ ابھی یہ چیکنگ زون سے باہر ہیں۔ انہیں دیکھا تو جا سکتا ہے لیکن ان کی آوازیں کیچ نہیں ہو سکتیں''......اینڈری نے جواب دیا۔

''یہ کون ہو سکتے ہیں۔ نظر تو یہ ایکریمین آ رہے ہیں''...... بلیک

کارٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیس باس۔ لیکن ان کے پاس ٹرانسمیٹر کی موجودگی بتا رہی ہے کہ یہ عام سیاح نہیں ہیں اور پھر عام سیاحوں کو اس طرح لانچ میں عقبی طرف آنے کی کیا ضرورت ہے''...... اینڈری نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ لازماً پاکیشیائی ایجنٹ ہوں گے۔ انہیں ہلاک ہونا چاہئے''...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ عقبی طرف صرف چیکنگ آلات ہیں۔ اگر یہ فرنٹ سائیڈ سے آتے تو انہیں ہلاک کیا جا سکتا تھا لیکن آپ بے فکر رہیں۔ اگر یہ دشمن ایجنٹ ہیں تو لامحالہ انہیں فرنٹ پر آنا ہو گا کیونکہ فرنٹ پر آئے بغیر یہ کسی صورت بھی میزائل اسٹیشن کو نقصان نہیں پہنچا سکتے''...... اینڈری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ لوگ یہاں زندہ سلامت کیسے پہنچ گئے۔ وہاں ریمنڈ اور اس کے ساتھی کیا کر رہے ہیں''...... بلیک کارٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ہو سکتا ہے کہ یہ واقعی کوئی ایڈونچر پسند سیاح ہوں کیونکہ جنوبی لارکاٹ میں ہر چوک پر سپیشل کیمرے موجود ہیں۔ اگر یہ پاکیشیائی ہیں تو لامحالہ انہوں نے میک اپ کر رکھا ہو گا اور اگر یہ میک اپ میں ہوتے تو لازماً چیک ہو کر یہ ختم ہو چکے ہوتے''۔ اینڈری نے جواب دیا۔

''اوہ ہاں۔ لیکن بہرحال ان پر اب کڑی نظر رکھنا ہو گی''۔ بلیک

کارٹر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ یہ جیسے ہی ڈینجر زون میں داخل ہوں گے انہیں آسانی سے بے ہوش کیا جا سکے گا۔ پھر باہر جا کر یقینی طور پر ان کا خاتمہ ہو جائے گا"...... اینڈری نے کہا تو بلیک کارٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب ٹرانسمیٹر کال ختم ہو چکی تھی اور وہ پانچوں افراد تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ بے حد چوکنا اور ہوشیار نظر آ رہے تھے لیکن ان کے انداز سے قطعاً یہ محسوس نہ ہو رہا تھا کہ انہیں کسی سکرین پر چیک کر لئے جانے کا علم ہے۔ وہ جنگل میں چلتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔

"ابھی یہ ڈینجر زون سے کتنے فاصلے پر ہیں"...... بلیک کارٹر نے پوچھا۔

"دو کلو میٹر دور ہیں باس"...... اینڈری نے کہا تو بلیک کارٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اینڈری نے ان کے ڈینجر زون میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔

"انہیں بے ہوش کر دو"...... بلیک کارٹر نے کہا تو اینڈری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی سکرین پر یکلخت دودھیا رنگ سا چھا گیا۔ پھر چند لمحوں بعد یہ رنگ غائب ہوا تو جھاڑیوں میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں وہ چاروں مرد اور عورت پڑے ہوئے واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔

"یہ بے ہوش ہو گئے ہیں باس۔ اب کیا کرنا ہے"...... اینڈری نے پوچھا۔

"انہیں ہلاک کرنا ہے اور کیا کرنا ہے۔ میں کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"...... بلیک کارٹر نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ کو یا مجھے باہر جانا ہو گا ورنہ یہ ایک گھنٹے بعد خودبخود ہوش میں آ جائیں گے"...... اینڈری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہاں صرف ہم دونوں ہی موجود ہیں اسی لئے ہم میں سے ہی کسی کو باہر جا کر انہیں گولیوں سے اڑانا ہو گا"...... بلیک کارٹر نے کہا۔

"باس۔ یہ کام آپ کو کرنا ہو گا۔ میں تو صرف مشینری کا ایکسپرٹ ہوں۔ اس طرح بے ہوش آدمیوں کو ہلاک کرنا میرے بس سے باہر ہے"...... اینڈری نے جواب دیا تو بلیک کارٹر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ سپیشل وے کھولو۔ میں باہر چلا جاتا ہوں۔ پہلے میں آفس سے گن لے لوں"...... بلیک کارٹر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا جیسے ہی آفس میں پہنچا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بلیک کارٹر بول رہا ہوں"...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں گاروش بول رہا ہوں۔ میرا تعلق ریڈ اسپائیڈر سے ہے اور میں اپنے باس بگ سنیک کے ساتھ لارکاٹ آیا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز سنائی دی۔

''یہاں کا فون نمبر تمہیں کس نے دیا ہے''...... بلیک کارٹر نے حیران ہو کر پوچھا۔

''ریمنڈ نے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ کیوں کال کی ہے''...... بلیک کارٹر نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے آدمیوں اور بگ سنیک کے ساتھ کیا ہوا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک کارٹر بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے''...... بلیک کارٹر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو آپ کو معلوم نہیں ہے۔ میرا خیال بھی یہی تھا۔ اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ آپ کے تمام ساتھیوں اور میرے باس بگ سنیک کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... گاروش نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے''۔ بلیک کارٹر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے گاروش کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہ آیا ہو۔

''میں درست کہہ رہا ہوں اور اس وقت میں ریمنڈ کے ہیڈ

کوارٹر سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔ یہاں قتل عام ہو چکا ہے''...... گاروش نے کہا تو بلیک کارٹر کو یہ بات سن کر یوں محسوس ہوا جیسے تیز سرد لہریں اس کے پورے جسم میں دوڑ گئی ہوں۔

''یہ کس طرح ممکن ہے''...... بلیک کارٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس بگ سنیک اور ریمنڈ دونوں گھاٹ کے قریب ایک ہوٹل میں گئے تھے اور وہاں سے واپس آنے کے بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اس ایکریمین ٹائیگر کو چیک کر لیا ہے جس نے پہلے مادام فلوریا کو اور پھر یہاں آ کر چیف انتھونی کو ہلاک کیا تھا۔ اس نے میک اپ کیا ہوا تھا لیکن اس کا لباس وہی تھا۔ چنانچہ وہ اسے چیک کرنے گھاٹ پر گئے۔ وہاں وہ آدمی موجود تھا۔ باس بگ سنیک نے مجھے وہیں رکنے کے لئے کہا اور خود وہ ریمنڈ کے ساتھ اس آدمی کو گن پوائنٹ پر کار میں بٹھا کر ہیڈ کوارٹر لے گئے تاکہ اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کر کے اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ میں وہیں گھاٹ پر رہا لیکن جب ڈیڑھ دو گھنٹے گزر گئے اور باس بگ سنیک واپس نہ آئے تو میں نے ہیڈ کوارٹر فون کیا لیکن وہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو مجھے شک پڑا۔ میں ٹیکسی میں بیٹھ کر وہاں گیا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر ایک کار موجود تھی اور پھر میں نے اندر جا کر چیکنگ کی تو وہاں قتل عام ہو چکا تھا۔ وہاں چیف بگ سنیک، ریمنڈ اور اس کے

ساتھ آٹھ آدمیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ میں بے حد پریشان ہوا۔ میں نے باہر نکل کر ادھر ادھر سے پوچھ گچھ کی تو مجھے معلوم ہوا کہ سیاہ رنگ کی اسٹیشن ویگن میں کئی آدمی کوٹھی میں داخل ہوئے۔ پھر وہاں فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کے بعد وہی اسٹیشن ویگن واپس چلی گئی۔ فائرنگ چونکہ وہاں اکثر ہوتی رہتی تھی اس لئے کسی نے اس کا نوٹس نہ لیا۔ میں واپس ہیڈ کوارٹر میں آیا اور اب وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں''...... گاروش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''میں باس بگ سنیک کی ہلاکت کا انتقام لینا چاہتا ہوں لیکن میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں''...... گاروش نے کہا۔

''تم اپنے چیف بگ سنیک کی لاش لے کر خاموشی سے واپس چلے جاؤ یا پھر دوسری صورت یہ کہ خود واپس چلے جاؤ۔ لاشیں ٹھکانے لگا دی جائیں گی اور کیا ہو سکتا ہے۔ ریمنڈ اور اس کے آدمیوں کی ہلاکت کے بعد اب میں یہاں اکیلا ہوں اس لئے میں فوری طور پر تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ یہاں بھی پانچ افراد کا ایک گروپ پہنچا ہوا ہے جسے میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ اس ایکریمین ٹائیگر کے ساتھی ہوں جو اکیلا ہونے کے باوجود اس

طرح تربیت یافتہ افراد کا قتل عام کرتا پھر رہا ہے''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''وہ آدمی اس سیاہ رنگ کی اسٹیشن ویگن میں میزائل اسٹیشن پر پہنچے گا۔ اس نے لازماً ریمنڈ سے معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ یہاں سفید رنگ کی ایک موری کار موجود ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کار میں میزائل اسٹیشن پر پہنچ جاؤں تاکہ اس اسٹیشن ویگن کو ٹریس کر کے اس آدمی سے انتقام لے سکوں اور ویسے مجھے یقین ہے جناب کہ یہ گروپ نہیں ہے بلکہ صرف ہمیں چکر دینے کے لئے گروپ کا نام لیا گیا ہے۔ یہ اکیلا ہی سب کچھ کرتا پھر رہا ہے۔ اکیلا آدمی ہی گروپ سے زیادہ کام کر رہا ہے اور ہم گروپ کے چکر میں خوار ہوتے پھر رہے ہیں''...... گاروش نے جواب دیا۔

''اوہ واقعی۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس ایک آدمی نے مادام فلوریا کو ہلاک کیا۔ پھر چیف انتھونی کو ہلاک کیا اور اب بقول تمہارے اس نے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر ریمنڈ، بگ سنیک اور ریمنڈ کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ویری بیڈ۔ ٹھیک ہے۔ تم آ جاؤ۔ ہم موری کار پر اٹیک نہیں کریں گے''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''او کے جناب۔ شکریہ''...... گاروش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک کارٹر نے رسیور رکھا اور مڑ کر تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اینڈری موجود تھا۔

''میں نے سپیشل وے کھول دیا ہے باس''...... اینڈری نے کہا۔

''یہ لوگ ہمارے دشمن نہیں ہیں۔ ہمارا دشمن ایک آدمی ہے جو سیاہ رنگ کی اسٹیشن ویگن میں یہاں آ رہا ہے۔ ہم نے اسے ہلاک کرنا ہے اور وہ کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتا ہے اس لئے تم سپیشل وے دوبارہ بند کر دو''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ یہ لوگ جس انداز میں آگے بڑھ رہے ہیں یہی ہمارے مطلوبہ افراد ہیں''...... اینڈری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک کارٹر نے اسے گاروش کی کال اور اس سے ہونے والی تمام گفتگو سنا دی۔

''اوہ باس۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ ایک ہی گروپ ہو۔ ایک آدمی آپ کے آدمیوں کے خلاف کام کر رہا ہو تاکہ وہ الجھ جائیں اور یہ لوگ یہاں آ کر اطمینان سے کام کریں۔ اب یہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ آپ انہیں ہلاک کر دیں۔ اس طرح اگر کوئی شبہ بھی ہوا تو ختم ہو جائے گا''...... اینڈری نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میرا ذہن ہی الجھ گیا تھا۔ یہ تو قسمت سے بے ہوش پڑے ہیں۔ اب ان کو ہلاک کر دینا چاہئے پھر اس آدمی سے بھی نمٹ لیا جائے گا۔ میں مشین پسٹل لے کر آتا ہوں''...... بلیک کارٹر نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے مڑا اور پھر کمرے کی الماری سے مشین پسٹل لے کر وہ کمرے سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جہاں سپیشل وے تھا۔

یہ جگہ جہاں یہ پانچوں افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے سپیشل

ے کے دہانے سے کافی فاصلے پر تھی اس لئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھا چلتا جا رہا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ پانچوں ریز کی وجہ سے بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور بے ہوش افراد سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا تھا۔ البتہ وہ جنگل میں موجود درندوں سے چوکنا تھا اور پھر اس طرح چلتے ہوئے وہ اس جگہ پہنچ گیا۔ وہاں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان میں ایک مرد موجود نہ تھا۔

''اوہ۔ ایک مرد کو یقیناً کوئی درندہ اٹھا کر لے گیا ہو گا۔ ان چاروں کو ختم کر دوں پھر اسے بھی تلاش کر لوں گا''...... بلیک کارٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ ان چاروں کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا تو ریٹ ریٹ کی آوازوں سے جنگل کی فضا گونج اٹھی۔

ٹائیگر سیاہ رنگ کی اسٹیشن ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھااور ویگن خاصی تیز رفتاری کے ساتھ لارکاٹ کے شمالی حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو گھنے جنگلات پر مشتمل تھا۔

ان جنگلات میں بھی خاصی حد تک سیاحوں کو جانے کی اجازت تھی اور اس کے لئے وہاں پختہ اور بڑی سڑکیں موجود تھیں اور ایسے کیبن بھی موجود تھے جہاں وہ رات کو رہائش رکھ سکتے تھے البتہ کچھ حصہ ایسا بھی تھا جہاں انتہائی خوفناک درندے رہتے تھے۔ ان حصے کو سیاحوں کے لئے بند کر دیا گیا تھا۔ وہاں خاردار تار کی اونچی باڑ اس پورے حصے کے گرد موجود تھی تا کہ دوسری طرف سے کوئی درندہ پھاند کر اس طرف نہ آ جائے اور نہ کوئی سیاح اس طرف جانے کی کوشش کر سکے۔

سیاحوں کے لئے وہاں اونچے درختوں پر ایسی مچانیں بنائی گئی تھیں جہاں بیٹھ کر وہ دوربین سے اطمینان کے ساتھ ان جنگلات کا

نظارہ کر سکتے تھے۔ اور زیادہ تر سیاح ان مچانوں میں رہ کر وقت گزارتے تھے۔

ٹائیگر نے چونکہ انتھونی سے پوری تفصیلات خود معلوم کی تھیں اس لئے اسے معلوم تھا کہ خفیہ راستہ کہاں سے اس بند جنگل کے اندر لے جاتا ہے اور اسرائیلی میزائل اسٹیشن کہاں بنایا گیا ہے اور کس طرح وہاں لوگ درندوں سے بچ کر پہنچ سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ انتھونی سے اس نے وہ سپیشل وے بھی معلوم کر لیا تھا جہاں سے میزائل اسٹیشن میں داخل ہوا جا سکتا تھا۔ اس لئے وہ اطمینان کے ساتھ اسٹیشن وین ڈرائیو کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ریمنڈ اور اس کے ساتھیوں کا وہ خاتمہ کر چکا تھا اس لئے اب اسے اس طرف سے بھی مکمل اطمینان تھا گو اس نے عمران کو انتھونی سے معلوم ہونے والی تمام تفصیلات بتا دی تھیں اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی عقبی ساحل سے لانچ کے ذریعے اس جنگل میں داخل ہو چکے ہیں لیکن اسے یہ معلوم تھا کہ وہاں ہر طرف ایسی ریز پر مشتمل آلات موجود ہیں جو وہاں انسانوں اور درندوں کو بے ہوش کر سکتی ہیں اور ایسے آلات بھی وہاں نصب ہیں جہاں سے کلر ریز بھی فائر کی جا سکتی تھیں اور ان کلر ریز کا شکار ہونے والا فوری طور پر ہلاک ہو جاتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ٹائیگر کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں۔خاصی فکر لاحق ہو رہی تھی۔

ٹائیگر نے ریمنڈ کے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ایسی گولیاں خرید لی تھیں جنہیں کھانے کے بعد وقتی طور پر بے ہوش کردینے والی کوئی ریز اس پر اثر انداز نہ ہوسکتی تھی لیکن بہرحال ہلاک کر دینے والی ریز کا کوئی توڑ اس کے پاس نہ تھا لیکن وہ اس لئے مطمئن تھا کہ اس نے ایک ہوٹل کے واش روم میں جا کر اپنا میک اپ تبدیل کر لیا تھا۔

وہ ریمنڈ کے میک اپ میں تھا۔ اس کے جسم پر لباس بھی اس ہیڈ کوارٹر سے حاصل کردہ تھا۔ وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود ایک ٹرانسمیٹر بھی اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا۔ ٹائیگر کو ایک بات کا احساس شدت سے ہو رہا تھا کہ اس نے آتے وقت ریمنڈ کی لاش کا چہرہ نہ بگاڑا تھا اس لئے اگر ریمنڈ اور اس کے ساتھیوں کی موت کی اطلاع بلیک کارٹر تک پہنچ گئی تو پھر معاملات واقعی بے حد الجھ جاتے لیکن اسے یہ اطمینان ضرور تھا کہ اب ریمنڈ کا کوئی ساتھی کال کرنے کے لئے زندہ نہ بچا تھا اس لئے وہاں کسی کے جانے اور بلیک کارٹر کو کال کرنے کا خطرہ موجود نہ تھا۔ یہی سب کچھ سوچتا ہوا وہ مسلسل وین چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ٹائیگر اب لارکاٹ کے اس حصے میں داخل ہو چکا تھا جو گھنے جنگلات پر مشتمل تھا لیکن ابھی وہ سیاحوں والے ہی علاقے میں موجود تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں خاردار تاروں سے راستہ بند تھا۔ ٹائیگر نے اسٹیشن وین کو خاردار تاروں

سے کافی پیچھے روکا اور پھر وہ نیچے اتر کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس کی نظریں اچانک سرخ رنگ کے پتوں والے ایک گھنے درخت پر جم گئیں۔ یہ درخت کافی بڑا تھا اور اس پر سرخ پتوں کی بہتات تھی۔ وہ تیزی سے اس درخت کی طرف بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے اس درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ تھوڑا سا اوپر جانے پر ایک بانس سا شاخ کے ساتھ اسے بندھا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے اس بانس کی سائیڈ میں موجود ایک سبز رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا۔

بٹن پریس ہوتے ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی خاردار تاروں سے کافی پہلے زمین کا ایک حصہ صندوق کے کسی ڈھکن کی طرح اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر تیزی سے نیچے اترا اور وین میں بیٹھ کر اس نے اسے اسٹارٹ کیا اور تیزی سے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں ایک سڑک سی نیچے جا رہی تھی جو کسی طویل سرنگ کی طرح آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور پھر وہ اوپر اٹھتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد جب وین اس بند حصے سے باہر آئی تو وہ خاردار تاروں کو عبور کر کے اندرونی طرف کو پہنچ چکا تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ اس راستے کو بند کر دے کیونکہ اس کے بند کرنے کے لئے بھی اندر ایک درخت پر بانس موجود تھا لیکن پھر اس نے اپنا یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ اب اس طرف کسی نے نہیں آنا تھا اور واپسی میں چونکہ اسے یہی راستہ اختیار کرنا

تھا اس لئے وہ راستہ بند کئے بغیر وین آگے بڑھاتا لے گیا۔

وہ بے حد چوکنے انداز میں ڈرائیونگ کر رہا تھا اور اس کی نظریں اردگرد کا بغور جائزہ لے رہی تھیں کیونکہ اب وہ ریڈ زون میں داخل ہو چکا تھا جو ظاہر ہے ڈینجر زون تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں انتھونی کے بقول سپیشل وے موجود تھا۔ اس نے وین کو ایک جگہ روکا پھر نیچے اترنے سے پہلے اس نے وین میں موجود ایک بیگ اٹھا کر اپنی پشت پر باندھا اور پھر وین سے نیچے اتر کر وہ جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ایک جگہ پہنچ کر وہ رکا اور اس نے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سپیشل وے کھلا ہوا تھا۔ ایک جگہ زمین اس انداز میں اوپر کو اٹھی ہوئی تھی جیسے صندوق کا ڈھکن اٹھا ہوا ہوتا ہے۔

''کیا مطلب۔ یہ کیا مطلب ہوا۔ یہ سپیشل وے کیوں کھلا ہوا ہے۔ کیا باس اندر پہنچ گئے ہیں''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سپیشل وے میں داخل ہوا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ سرنگ نما راستے سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کا اندرونی دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے دوسری جانب جھانکا تو دوسری طرف ایک راہداری تھی لیکن یہ راہداری خالی تھی۔ ٹائیگر نے راہداری کی چھت دیکھی کہ کہیں

چھت پر ریز فائر پوائنٹ تو نہیں تھا لیکن چھت خالی تھی وہاں سی سی کیمرے تک موجود نہ تھے۔

وہ آگے بڑھا اور دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک برآمدے میں پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں کسی انسان کے بڑبڑاہٹ کی آواز پڑی تو وہ چونک کر رک گیا۔ یہ آواز اسے ایک بند دروازے کے پیچھے سے سنائی دی تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کے ساتھ کان لگا کر کھڑا ہو گیا۔

''اب مجھے ہی انہیں ہلاک کرنا ہو گا۔ چیف بلیک کارٹر تو ان کے ہاتھوں ہٹ ہو گئے ہیں۔ میں انہیں کلر ریز فائر کر کے ہلاک کروں گا۔ اب اور کوئی صورت نہیں ہے''...... ایک مردانہ آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ بولنے والا خود کلامی کے انداز میں بات کر رہا تھا۔

''ہونہہ۔ جب سے چیف بلیک کارٹر سپیشل وے کھول کر باہر گئے ہیں۔ میں سپیشل وے بند کرنا ہی بھول گیا ہوں۔ مجھے اسے بند کر دینا چاہئے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آواز سنائی دی۔ ٹائیگر نے آہستہ سے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ مزید کھل گیا۔ اس نے جھری سے آنکھ لگائی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں بے شمار بڑی بڑی مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں اور ایک بڑی سی مشین کے سامنے ایک چھوٹی سی میز اور اس کے پیچھے چار

کرسیاں موجود تھیں اور ایک درمیانے قد کا آدمی ایک کرسی پر بیٹھا اس مشین کو آپریٹ کر رہا تھا۔

"یہ۔ یہ سیاہ وین۔ کیا مطلب۔ یہ وین یہاں کیسے آ گئی۔ کون آیا ہے یہاں"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ یہ سفید مورسی میں کون آیا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ دونوں اطراف سے میزائل اسٹیشن کو گھیرا جا رہا ہے"...... اس آدمی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ تیزی سے چلنا شروع ہو گئے۔

"ہرا ہرا۔ وہ مارا۔ میں نے مورسی کو تو تباہ کر دیا ہے"...... اس آدمی نے مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ کام کرنے کے ساتھ ساتھ شاید باتیں کرتے رہنے کا بھی عادی تھا یا یہ کئی لوگوں کی نفسیاتی عادت ہوتی تھی۔ اس نے ایک بار پھر مشین کا کوئی بٹن پریس کیا اور پھر وہ مسرت بھرے انداز میں ایک بار پھر چیخ اٹھا۔

"یہ وین بھی گئی۔ میں نے اسے بھی تباہ کر دیا۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن۔ اور اب یہ سپیشل وے بھی بند ہو گیا ہے۔ اب میں اطمینان سے ان لوگوں کو ٹریس کروں گا جنھوں نے چیف بلیک کارٹر کو ہلاک کیا ہے"...... اس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اب ٹائیگر اس کی باتیں سن کر بور ہونا شروع ہو گیا۔ وہ سیدھا ہوا اور پھر وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ آدمی چونک کر مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر اس کے سر پر پہنچ گیا اور ابھی

اس آدمی کی آنکھیں ٹائیگر کو سر پر دیکھ کر پھیلنا شروع ہوئی تھیں کہ ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے اس کے سر پر مار دیا۔ اس آدمی کے حلق سے چیخ نکلی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی مشین پسٹل سے اس کے سر پر لگائی ہوئی دوسری ضرب نے اسے پھر سے گرنے اور ساکت ہونے پر مجبور کر دیا۔

ٹائیگر نے مشین پسٹل اپنی جیب میں ڈالا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر اسے گھسیٹ کر کرسی سے نیچے فرش پر ڈال دیا اور پھر سامنے موجود مشین کی اسکرین کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن اسکرین پر صرف جنگل دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ ٹائیگر جلدی سے مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمروں میں گھومنے لگا لیکن وہاں بھی کوئی نہ تھا۔ پورا ایریا گھوم لینے کے بعد ٹائیگر یہ دیکھ کر مطمئن ہو گیا کہ جس آدمی کو اس نے بے ہوش کیا تھا اس کے علاوہ وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ ٹائیگر کو وہاں ایک سٹور روم نظر آیا تو سٹور روم میں داخل ہو کر جب اس نے تلاشی لی تو اسے وہاں ایک رسی کا بنڈل مل گیا۔ ٹائیگر نے رسی کا بنڈل اٹھایا اور اسے لے کر اسی کمرے میں واپس آ گیا جہاں وہ آدمی بدستور بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

ٹائیگر نے اس آدمی کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور اسے رسی سے باندھنا شروع کر دیا۔ جب وہ آدمی اچھی طرح سے بندھ گیا

تو ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے اس کی ناک پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہوئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

کمرے میں موجود تمام مشینیں اسی طرح سے چل رہی تھیں۔ ٹائیگر نے انہیں نہ ہی آف کیا تھا اور نہ انہیں تباہ کیا تھا۔ وہ پہلے اس آدمی سے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہاں اس پورے ایریا میں اس آدمی کے سوا کوئی نہ تھا اور اس آدمی نے خود کلامی کے انداز میں جو باتیں کی تھیں ٹائیگر ان کی تفصیلات اسی سے معلوم کرنا چاہتا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے علم ہو گیا کہ وہ بندھا ہوا ہے۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم''۔ اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نام کیا ہے تمہارا''...... ٹائیگر نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم کون ہو اور تم اندر کیسے آ گئے''...... اس آدمی نے اسی انداز میں کہا۔

''میں تم سے جو پوچھ رہا ہوں۔ مجھے اس کا جواب دو۔ ورنہ

ایک لمحے میں سر میں گولی مار دوں گا''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا تو وہ آدمی کانپ کر رہ گیا۔

''مم مم۔ میرا نام اینڈری ہے۔ اینڈری۔ میں یہاں مشین روم کا انچارج ہوں''...... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کچھ کہتا اسی لمحے اسے دروازے کی طرف ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر تیزی سے مڑا ہی تھا کہ یکلخت دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گر گیا۔ دروازے کے پاس ایک ورزشی جسم والا آدمی کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں ریوالور تھا اس نے ٹائیگر کے مڑتے ہی اس پر گولی چلا دی تھی اور ٹائیگر چیخ کر کرسی سمیت پیچھے جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ آنے والا آدمی دوسرا فائر کرتا، کرسی یکلخت اڑتی ہوئی اس آدمی سے ٹکرائی اور وہ آدمی جو اطمینان سے آگے بڑھ رہا تھا کرسی کی ضرب کھا کر چیختا ہوا پشت کے بل نیچے فرش پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ فائرنگ ہوئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی ٹانگوں پر گولیاں کھا کر واپس گرا اور اس طرح سے تڑپنے لگا جیسے اسے کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔

اس آدمی نے جو گولی چلائی تھی وہ ٹائیگر کے قریب سے گزر گئی

تھی۔ ٹائیگر نے جان بوجھ کر چیخ ماری تھی اور وہ اچھل کر اس لئے گرا تھا کہ وہ آدمی یہی سمجھے کہ وہ اس کی گولی کا شکار بن گیا ہے تاکہ وہ فوراً ٹائیگر پر دوبارہ گولی نہ چلائے اور ٹائیگر اسے کور کر سکے اور ایسا ہی ہوا تھا۔

اس آدمی کی ٹانگوں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔ وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن پھر گر پڑتا تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے گھما دیا اور اس آدمی کے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ جن سے وہ ٹائیگر کی ٹانگ پکڑنا چاہتا تھا ڈھیلے ہو کر واپس گرے۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا اور آنکھیں باہر کی طرف ابل پڑیں اور اس کے منہ سے خراخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ ٹائیگر نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑا تو اس آدمی کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ بحال ہوتا چلا گیا۔

''اپنا نام بتاؤ۔ ورنہ......'' ٹائیگر نے مشین پسٹل اس کے سر سے لگاتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا اینڈری خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اسکے چہرے پر خوف کے تاثرات جیسے ثبت ہو کر رہ گئے تھے۔

''مم مم۔ میرا نام گاروش ہے۔ گاروش۔ فار گاڈ سیک میری گردن سے اپنا پیر ہٹا لو۔ میں یہ ہولناک عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔ پلیز پلیز''...... اس آدمی نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''میرے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دو گے تو تم ہر قسم کے

عذاب سے بچ جاؤ گے اور میں تمہاری بینڈیج بھی کر دوں گا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''تت تت۔ تم پیر نہ موڑنا پلیز۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ اس عذاب سے تو سب کچھ بتا دینا بہتر ہے یا پھر موت بہتر ہے''...... گاروش نے کہا اور پھر ٹائیگر کے سوالوں کے جواب میں اس نے جو کچھ بتایا اس کے مطابق وہ بگ سنیک کا ساتھی تھا اور لارکاٹ کے ساحل پر کافی دیر انتظار کے باوجود جب بگ سنیک نہ آیا تو وہ ریمنڈ کے ہیڈ کوارٹر گیا۔ وہاں قتل عام ہو چکا تھا۔ جس پر اس نے یہاں میزائل اسٹیشن فون کیا۔ تو بلیک کارٹر نے اسے خفیہ راستے کے بارے میں بتا کر یہاں بلا لیا۔

وہ اس ہیڈ کوارٹر سے سفید مورس کار میں یہاں پہنچا تو یہاں اسٹیشن وین پہلے سے موجود تھی اور زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ اسٹیشن وین خالی تھی۔ وہ اس کھلے ہوئے حصے میں داخل ہوا تو اس کی مورس کار ایک دھماکے سے تباہ ہو گئی اور پھر کچھ ہی دیر میں یہی حشر اسٹیشن وین کا بھی ہوا تھا اور پھر کھلا ہوا حصہ بھی بند ہو گیا لیکن اس وقت تک وہ اندر داخل ہو چکا تھا۔

''ایک تم ہی زندہ بچے تھے۔ تم بھی اب بگ سنیک کے پاس پہنچ جاؤ''...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پیر موڑا تو گاروش کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا

لگا اور اس کی آنکھیں یکلخت پتھرا سی گئیں۔ ٹائیگر نے پیر ہٹایا اور پھر اس نے نیچے گری ہوئی کرسی اٹھائی اور اسے لا کر اینڈری کے سامنے رکھ دی اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اینڈری یہ ساری کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر کو اپنے سامنے کرسی پر بیٹھتے دیکھ کر اس کا رنگ زرد ہو گیا۔

''اب تمہاری باری ہے اینڈری۔ تم نے اس گاروش کا انجام دیکھ لیا ہے۔ تمہارا انجام اس سے بھی بھیانک ہو سکتا ہے''۔ ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو پلیز۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے میں مشین روم کا انچارج ہوں اور بس''۔ اینڈری نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بلیک کارٹر کہاں ہے اور تم کیا کہہ رہے تھے کہ اب تمہیں سب کو ریز سے ہلاک کرنا پڑے گا۔ کون ہیں وہ لوگ جن کو تم ریز سے ہلاک کرنے کی بات کر رہے تھے۔ بولو''...... ٹائیگر نے کہا تو اینڈری نے اسے پانچ افراد کو چیک کرنے اور پھر ان پر بے ہوش کر دینے والی ریز فائر کر کے خود باہر جا کر انہیں ہلاک کرنے سے انکار کرنے اور بلیک کارٹر کے مشین پسٹل لے کر باہر جانے کی ساری تفصیل بتا دی۔

''اس کے بعد کیا ہوا۔ میں نے اسکرین چیک کی تھی لیکن مجھے تو کوئی دکھائی نہیں دیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔ اس کا دل بے اختیار

دھڑکنا شروع ہو گیا تھا کیونکہ اسے جو کچھ بتایا گیا تھا اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی واقعی خطرے میں تھے۔ بلیک کارٹر مشین پسٹل لے کر گیا تھا اور وہ ان سب کو بے ہوشی کی حالت میں گولیاں مارنے والا تھا۔

''مم مم۔ مجھے واش روم جانا پڑ گیا تھا وہاں مجھے کافی وقت لگ گیا۔ پھر جب میں واپس آیا تو وہ سب افراد جو بے ہوش پڑے ہوئے تھے اسکرین سے غائب ہو چکے تھے۔ میں نے انہیں ٹریس کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ کہیں دکھائی نہ دیئے پھر مجھے موری کار اور وین دکھائی دی تو میں اس طرف متوجہ ہو گیا اور میں نے کار اور وین تباہ کر دی۔ اس کے بعد میں نے سپیشل وے بند کر دیا کیونکہ چیف بلیک کارٹر اور ان افراد کے اسکرین سے غائب ہو جانے کے بعد کار اور وین دیکھ کر میں ڈر گیا تھا۔ سپیشل وے بند کر کے میں اطمینان سے ان کو ٹریس کرنا چاہتا تھا کہ تم اندر آ گئے اور تم نے مجھے بے ہوش کر دیا''...... اینڈری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے بتاؤ کہ تم نے بلیک کارٹر اور ان پانچ افراد کو کیسے ٹریس کیا تھا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''تم اس مشین کو آپریٹ نہیں کر سکو گے۔ یہ انتہائی پیچیدہ مشین ہے۔ تم مجھے کھول دو میں تمہارے سامنے سرچنگ کرتا ہوں''...... اینڈری نے کہا۔

"میں ان مشینوں کو آپریٹ کر لوں گا۔ تم بتاؤ جلدی ورنہ......"

ٹائیگر نے کرخت اور سرد لہجے میں کہا تو اینڈری نے خوف بھرے انداز میں اسے مشین کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ جب اس نے سب کچھ بتا دیا تو ٹائیگر کرسی سے اٹھا اور مشینوں کے سامنے آ گیا۔ اس نے مشین پسٹل جیب سے نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ اینڈری کچھ سمجھتا، ٹائیگر نے یکلخت مشینوں پر فائرنگ کر کے انہیں تباہ کرنا شروع کر دیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو"۔ اینڈری نے چیختے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ اس وقت تک مشینوں پر فائرنگ کرتا رہا جب تک ساری مشینیں تباہ نہ ہو گئیں۔

"یہ تم نے کیا کر دیا۔ سب مشینیں تباہ کر دیں"...... اینڈری نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ان مشینوں کی تباہی ضروری تھی کیونکہ ان کی مدد سے تم میرے ساتھیوں کو ہلاک اور بے ہوش کرنے والی ریز فائر کر کے نقصان پہنچا سکتے تھے"...... ٹائیگر نے مشینیں تباہ کر کے بعد اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس چھوٹی مشین کے سامنے آ کر کرسی پر بیٹھ گیا جو اس نے تباہ نہ کی تھی اور اسے آن کر کے تیزی سے اینڈری کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق آپریٹ کرنا شروع ہو گیا۔

"اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے تعاون کرو ورنہ تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور میں اس ساری جگہ کو بھی بموں سے اُڑا دوں گا"...... ٹائیگر نے مڑ کر اینڈری سے مخاطب ہو کر کرخت لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے"...... اینڈری نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں گولی نہیں ماروں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو اینڈری نے سر ہلا کر اسے مشین کے بارے میں گائیڈ کرنا شروع کر دیا لیکن باوجود انتہائی کوشش کے ٹائیگر نہ تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر سکا اور نہ ہی بلیک کارٹر کو۔

"ہونہہ۔ اب مجھے خود ہی باہر جانا پڑے گا۔ بتاؤ سپیشل وے کھولنے کا طریقہ کیا ہے۔ جلدی بولو"...... ٹائیگر نے کہا تو اینڈری نے اسے سپیشل وے کھولنے کا طریقہ بتا دیا۔ ٹائیگر نے مشین کو آپریٹ کر کے سپیشل وے کھول لیا۔

"اب بتاؤ کہ اصل میزائل اسٹیشن پر کام کہاں تک پہنچا ہے"...... ٹائیگ نے پوچھا۔

"اگلے ہفتے میزائل یہاں پہنچ جائیں گے اور میزائل اسٹیشن تیاری کے آخری مرحلے میں ہے"...... اینڈری نے جواب دیا اور پھر ٹائیگر نے اس سے یہ بھی معلوم کر لیا کہ لیبارٹری میں ٹوٹل کتنے

افراد موجود ہیں۔

''یہاں سے لیبارٹری میں داخل ہونے کے لئے راستہ کہاں ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہاں کوئی راستہ نہیں''...... اینڈری نے جواب دیا۔

''سوچ لو۔ اب تم جھوٹ بول کر اپنے وعدے سے ہٹ رہے ہو۔ ایسی صورت میں میرے پاس تمہیں ہلاک کرنے کا آپشن موجود ہے''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ فارگاڈ سیک میری بات کا یقین کرو۔ لیبارٹری میں داخل ہونے کا راستہ یہاں سے ہٹ کر ہے اور اسے اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے''...... اینڈری نے کہا۔

''کون ہے لیبارٹری انچارج''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ڈاکٹر پیٹرسن۔ انچارج ڈاکٹر پیٹرسن ہے اور وہی اندر سے راستہ کھول سکتا ہے اور انہیں اسرائیلی پرائم منسٹر نے حکم دیا ہوا ہے کہ جب تک میزائل نہ پہنچ جائے وہ کسی بھی صورت میں لیبارٹری کا راستہ نہ کھولے چاہے وہ خود بھی کیوں نہ آ جائیں''...... اینڈری نے جواب دیا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے اینڈری کے لہجے سے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر پیٹرسن سے کیسے رابطہ ہوتا ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''فون سے''...... اینڈری نے کہا۔

''نمبر بتاؤ''...... ٹائیگر نے کہا تو اینڈری نے اسے نمبر بتا دیا۔

''کیا ڈاکٹر پیٹرسن کو علم ہے کہ سیکورٹی کا انچارج بلیک کارٹر ہے''...... ٹائیگر نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ بلیک کارٹر سے ہی فون پر بات کرتا ہے لیکن وہ بلیک کارٹر کے کسی حکم کا پابند نہیں ہے''...... اینڈری نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب تمہاری چھٹی''...... ٹائیگر نے اٹھ کر اس کی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم نے وعدہ کیا تھا''...... اینڈری نے اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں گولی سے نہ مارنے کا وعدہ کیا تھا نانسنس اور میں وعدے کے مطابق تمہیں گولی نہیں ماروں گا''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک خنجر تھا۔ اس سے پہلے کہ اینڈری کچھ سمجھتا، ٹائیگر کا ہاتھ لہرایا اور اس کے ہاتھ سے خنجر نکل کر اینڈری کے دل میں گھستا چلا گیا۔ اینڈری نے ایک زور دار چیخ ماری اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا اور پھر وہ چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔

ٹائیگر نے آگے بڑھ کر خنجر واپس کھینچ کر اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے واپس جیب میں ڈال کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اب وہ باہر جا کر خود عمران اور اس کے ساتھیوں

کو ڈھونڈنا چاہتا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا اور پھر وہ جیسے ہی دروازہ کھول کر باہر نکلا اچانک اس پر ایک سایہ سا جھپٹ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم یکلخت طاقتور ہاتھوں میں اوپر کی طرف اٹھ گیا ہو۔ اس کا سانس بند ہو گیا اور ساتھ ہی وہ اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے سے فرش پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات بھی تاریک دلدل میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جنگل میں بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی تھی اور وہ چاروں طرف دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

''میرے خیال میں یہاں چیکنگ کے آلات تو لگے ہوئے ہوں گے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ یقینی بات ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر ہمیں چیک بھی کیا جا سکتا ہے اور یہاں کسی بھی وقت کوئی میزائل، ریز گن یا پھر بے ہوشی کی گیس فائر کی جا سکتی ہے''...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہاں میزائل فائر نہیں ہو سکتے ہیں البتہ گیس یا پھر ریز سے ضرور اٹیک کیا جا سکتا ہے۔ لیکن گیس اور ریز بھی ہم پر اثر نہیں کرے گی کیونکہ ہم سب نے مخصوص انجکشن لگائے ہوئے ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا یہاں خطرناک جانور ہو سکتے ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''خطرناک جانور۔ تمہارا مطلب ہے درندے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں''...... صفدر نے کہا۔

''کسی اور درندے کا تو نہیں کہہ سکتا تین درندے بہرحال یہاں موجود ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

''تین درندے۔ کیا مطلب''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے سنا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان بے حد ظالم، سفاک اور انتہائی خوفناک ہیں اور یہ خصلت درندوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ درندہ بہرحال مذکر ہے کبھی لفظ درندی تو نہیں سنا اس لئے تم تینوں کو درندے ہی کہا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم بھی تو ہم میں شامل ہو''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں سیکرٹ سروس کا رکن نہیں ہوں۔ ویسے بھی میں دشمنوں کے حق میں رحم دل واقع ہوا ہوں اب باقی بچے تم تین تو ظاہر ہے کہ تم تینوں ہی......'' عمران نے مسکراتے ہوئے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''کیا تم کبھی سنجیدہ نہیں ہو سکتے''...... جولیا نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ سنجیدہ مؤنث ہوتی ہے اور میں

مذکر ہوں اس لئے سنجیدہ کیسے ہو سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔ ظاہر ہے وہ آسانی سے باز آنے والوں میں سے تو تھا نہیں کہ جولیا کے کہنے پر ہار مان کر خاموش ہو جاتا۔ اس کا جواب سن کر جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے اگر ہمیں واقعی مانیٹر کیا جا رہا ہے تو یہ لوگ ہمارے خلاف کیا کریں گے۔ میرا مطلب ہے کون سا حربہ استعمال کر سکتے ہیں وہ''...... صفدر نے عمران کے بولنے سے پہلے ہی بات کرتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز تو آنا نہیں ہے اور ان باتوں سے جولیا کا غصہ بڑھتا جائے گا اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ وہ موضوع ہی بدل دے۔

''انہیں جنگل میں سیر کرنے والوں یا گھومنے پھرنے والوں سے کیا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ درندوں کو آپس میں لڑتا دیکھ کر وہ محظوظ ہو جائیں کیونکہ کچھ لوگ درندوں کی لڑائی پسند کرتے ہیں جیسے ریچھ اور کتے کی لڑائی وغیرہ''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ آپ کا خیال غلط ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران بھی اس کی طرف مڑ کر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت لہرا رہی تھی۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو کیپٹن شکیل"...... عمران نے کہا۔ اس بار اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"عمران صاحب۔ وہ لوگ انتہائی چوکنا ہوں گے اور ہوسکتا ہے کہ انہیں لارکاٹ میں ٹائیگر کی تمام کارروائی کے بارے میں معلومات مل چکی ہوں۔ اس لئے وہ صرف ہمارا تماشہ نہیں دیکھتے رہیں گے بلکہ وہ ہمیں ہلاک کرنے کی بھی ہر ممکن کوشش کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن ایسا تب ہوگا جب انہیں ٹائیگر کی کارروائیوں کی ساری رپورٹس مل گئی ہوں گی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ جو انجکشن ہم نے حفاظت کے لئے لگائے ہیں وہ اس قدر مؤثر ثابت نہ ہوں جس قدر تیز گیس یا ریز ہم پر فائر کی جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہوسکتا ہے لیکن ہمیں پھر بھی کام کرنا ہے۔ اللہ پر توکل کرو۔ وہ ہماری مشکلیں ضرور آسان کر دے گا کیونکہ ہم حق کی لڑائی لڑ رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اس انداز میں اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب عمران کی اس بات سے متفق ہوں۔ وہ جنگل میں تیز تیز چلتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں درختوں کے درمیان پانی کی چمک محسوس ہوئی۔ انہوں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو وہ ایک جھیل

تھی۔ جھیل کے ساتھ ایک قدرتی چشمہ بھی بہہ رہا تھا اور اسی چشمے کا پانی اس جھیل میں گر کر جمع ہو رہا تھا۔

"خاصی خوبصورت جھیل ہے"...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتے اچانک سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی کیمرے کے شٹر کی طرح بند ہو گیا ہو۔ اس کے تمام احساسات یکلخت کسی گہری اور تاریک کھائی میں ڈوبتے چلے گئے۔ البتہ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ خصوصی انجکشن لگانے کے باوجود ان پر بے ہوشی کی گیس کا اثر کیوں ہوا تھا۔ پھر جس طرح سے گھپ اندھیرے میں جگنو سا چمکتا ہے اسی طرح سب سے پہلے صفدر کے ذہن میں بھی روشنی بار بار چمکنے لگی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی بڑھتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی صفدر یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر ادھر ادھر دیکھا۔

عمران سمیت اس کے سب ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں جھاڑیوں میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ صفدر کو ہوش میں آتے ہی یکلخت شدید پیاس محسوس ہونے لگی تو وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اٹھتے ہوئے وہ لڑکھڑایا لیکن پھر اس نے خود کو فوراً سنبھال لیا۔ اسے یاد آ گیا کہ سامنے ہی چشمہ اور جھیل ہے تو وہ پانی پینے کے

لئے اس طرف بڑھ گیا۔ شاید اس شدید پیاس کی وجہ سے ہی اسے جلد ہوش آ گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جب وہ خود پانی پینے کے بعد عمران اور اپنے ساتھیوں کے منہ میں پانی ڈالے گا تو وہ بھی ہوش میں آ جائیں گے کیونکہ پانی بھی بے ہوشی کی گیس کے اثرات کو ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ وہ جھاڑیوں میں چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ چشمے کے قریب پہنچ کر بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر ان کا پیالہ بناتے ہوئے پانی پینا شروع کر دیا۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے جیسے پانی اس کے اندر جا رہا تھا اس کے جسم میں موجود کمزوری دور ہوتی جا رہی تھی اور توانائی سی بھرتی جا رہی تھی۔ جب اس نے خوب سیر ہو کر پانی پی لیا تو وہ اٹھا تاکہ اپنے ساتھیوں کو یہاں تک لے آئے اور پھر ان کے حلق میں پانی ٹپکائے کہ اچانک اس کے کانوں میں عقبی طرف سے ایسی آوازیں پڑیں جیسے کوئی درندہ جھاڑیوں میں چلتا ہوا اسی طرف آ رہا ہو۔ یہ آوازیں سن کر صفدر یکلخت چوکنا ہو گیا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونا شروع ہو گئے کیونکہ اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ظاہر ہے اپنے ساتھیوں کی زندگی بچانے کے لئے اسے آنے والے درندے سے اکیلے ہی مقابلہ کرنا تھا۔ اس نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اسے جیب میں مشین پسٹل کی موجودگی کا احساس ہوا تو جیسے اس کی ہمت بڑھ گئی۔ وہ تیزی سے مڑا اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا تیزی سے جھکے جھکے

انداز میں اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف سے اسے آوازیں سنائی دی تھیں۔

پھر صفدر نے یکلخت غوطہ کھایا اور ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ میں پہنچ گیا کیونکہ اسے دور سے لمبے قد اور بھاری جسم کا ایک آدمی اطمینان سے چلتا ہوا اس طرف بڑھتا دکھائی دیا تھا جس طرف اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

صفدر نے مشین پسٹل پر اپنی گرفت مضبوط کی۔ وہ آدمی مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑے وہاں پہنچ گیا جہاں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ صفدر جھکے جھکے انداز میں اس کے پیچھے آ گیا۔ اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچ کر رکتے ہوئے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا۔ اس کا انداز ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ان سب کو بے ہوشی کی ہی حالت میں ہلاک کرنا چاہتا ہو۔ صفدر اس آدمی سے زیادہ دور نہ تھا۔ وہ آسانی سے اسے ہٹ کر سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے تیزی سے مشین پسٹل کا رخ اس آدمی کی طرف کیا اور دوسرے لمحے ماحول یکلخت تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ایک انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔

وہ آدمی چیختا ہوا زمین پر گرا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھوں سے نکل کر جھاڑیوں میں گر گیا۔ صفدر اس پر فائرنگ کرتے ہی تیزی سے اس کی طرف بھاگ پڑا۔ اسی لمحے وہ آدمی یکلخت اٹھا لیکن صفدر نے دوبارہ اس پر فائرنگ کر دی اور وہ آدمی چیختا ہوا ایک

جھٹکے سے نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ صفدر نے قریب جا کر دیکھا تو وہ آدمی ہلاک ہو چکا تھا۔ اس کے جسم میں بے شمار سوراخ بن چکے تھے۔

صفدر نے فوراً ادھر ادھر دیکھا کہ اگر اس کا کوئی اور ساتھی وہاں موجود ہو تو وہ اسے کور کر سکے۔ لیکن وہاں کوئی نہ تھا تو صفدر مڑا اور پھر دوڑتا ہوا وہ اپنے ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے عمران کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور پھر اسے اٹھائے تقریباً دوڑتا ہوا جھیل کے قریب پہنچ گیا پھر اس نے عمران کو نیچے لٹایا اور اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی بھر کر عمران کے منہ میں ڈالنا شروع کر دیا۔ عمران کا منہ بند تھا لیکن جیسے ہی اس کے ہونٹوں پر پانی گرا اس کا منہ خود بخود کھل گیا۔ اس طرح پانی سیدھا عمران کے حلق میں اترتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں عمران کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو صفدر کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

وہ اٹھا اور دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ اس بار اس نے جولیا کو اٹھایا اور اسے لے کر جھیل کے پاس آ گیا۔ اس نے عمران کی طرح جولیا کے منہ میں پانی ڈالا تو چند لمحوں بعد اس کے جسم میں بھی حرکت کے آثار نمودار ہو گئے۔ پھر اس نے یہی کارروائی کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ کی۔ ان چاروں کے جسموں میں حرکت پیدا ہو چکی تھی اور وہ کسی بھی لمحے ہوش میں آ سکتے تھے۔ اسی لمحے عمران نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ آنکھیں کھولیں۔ ہم خطرے میں ہیں عمران صاحب“...... صفدر نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے عمران کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا۔ کیا ہوا۔ کیا ہوا“...... عمران نے یکلخت پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر اس کی نظریں صفدر پر جم گئیں۔

”کیا تمہیں مجھ سے پہلے ہوش آ گیا تھا۔ کیسے“...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اسے ہوش میں آنے، شدید پیاس محسوس ہونے سے لے کر اس آدمی کو مار گرانے کی ساری تفصیل بتا دی تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن صفدر۔ تم نے واقعی کام دکھایا ہے ورنہ ہم سب اس بار یقینی موت کا شکار ہو جاتے“...... عمران نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے سارے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آ گئے۔ عمران نے انہیں ساری صورتحال بتائی تو وہ سب بھی صفدر کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

عمران نے اس آدمی کی لاش اٹھائی جسے صفدر نے مار گرایا تھا اور اسے لے جا کر درختوں کے جھنڈ میں ڈال دیا اور جھک کر اس کی تلاشی لینے لگا۔ جولیا اور صفدر بھی اس کے قریب آ گئے تھے۔

”اگر یہ زندہ ہاتھ آ جاتا تو ہم اس سے بہت کچھ معلوم کر سکتے“

تھے''..... عمران نے کہا۔

''اس وقت ایسی پوزیشن نہیں تھی کہ میں اس پر فائر نہ کھولتا۔ اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو یہ آپ سب کو ہلاک کر سکتا تھا''......صفدر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد اس نے اس آدمی کی جیب سے ایک پرس اور ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس نے پرس کھولا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ''......اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

''کیا ہوا۔ کون ہے یہ''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہ بلیک کارٹر ہے''......عمران نے کہا۔

''کون بلیک کارٹر''......صفدر نے کہا۔

''اس کا کارڈ پرس میں موجود ہے۔ کارڈ کے مطابق یہ اس میزائل اسٹیشن کا سیکورٹی انچارج ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہاں اکیلا تھا ورنہ اسے خود یہاں آنے کی ضرورت نہ تھی''۔ عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ تو بڑے اطمینان بھرے انداز میں آ رہا تھا۔ اس نے یقیناً ہمیں بے ہوش ہو کر گرتے دیکھ لیا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا واقعی ہم پر کرم ہو گیا ہے۔ ہم نے چونکہ مخصوص انجکشن لگائے ہوئے تھے اس لئے انتہائی طاقتور ریز

نے ہمیں بے ہوش تو ضرور کر دیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ہمارا خون گاڑھا ہو گیا جس کے باعث شدید پیاس کے احساس نے صفدر کو ہوش دلا دیا اور پھر باقی کارنامہ صفدر نے انجام دیا''۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ہمیں اب بھی مانیٹر کیا جا رہا ہو گا اور یقیناً انہوں نے اس بلیک کارٹر کو بھی گولیوں کا شکار بنتے دیکھ لیا ہو گا اس لئے یہ لازماً ہم پر دوسرا وار کرنے کی کوشش کریں گے''......تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیں آگے بڑھنا ہو گا۔ چلو جلدی رو بڑھو آگے''......عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا د عمران نے بلیک کارٹر کا پرس اور ٹرانسمیٹر اپنی جیب میں ڈالا اور پ وہ سب ایک بار پھر بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔

''اب تک ہم پر کوئی نہ کوئی حربہ استعمال ہو جانا چاہئے تھا لیکن اب تک خاموشی چھائی ہوئی ہے''...... صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ہو بھی سہی تو اب ہمارے بے ہوش ہونے کا کوئی اسکوپ نہیں ہے''......عمران نے کہا۔

''وہ کیسے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہم سب نے پیٹ بھر کر پانی پی لیا ہے اور ہم نے انجکشن بھی لگا رکھے ہیں اس لئے کسی اٹیک کا اب ہمیں کوئی خطرہ نہیں

ہے''...... عمران نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی اسی لمحے انہیں دور سے ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بم بلاسٹ ہوا ہو۔ اس کے فوراً بعد دوسرا دھماکہ ہوا اور پھر خاموشی چھا گئی۔

''اوہ اوہ۔ بم بلاسٹ ہو رہے ہیں۔ یہ میزائل بھی ہو سکتے ہیں۔ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ آگے دوڑو۔ جلدی''...... عمران نے کہا تو انہوں نے تیزی سے دوڑنا شروع کر دیا۔ زمین پر جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں جن کی وجہ سے انہیں بھاگتے ہوئے بار بار ٹھوکریں لگ رہی تھیں لیکن وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بھاگے چلے جا رہے تھے۔

دھماکوں کی آوازیں کافی فاصلے سے آئی تھیں اور پھر انہیں کسی بھی طرف سے ریز، گیس یا پھر فائرنگ کا بھی خطرہ تھا اس لئے وہ سب بے حد چوکنے تھے لیکن جب کسی بھی طرف سے کوئی اٹیک نہ ہوا تو وہ قدرے مطمئن ہو گئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ایک اسٹیشن ویگن اور ایک مورس کار کا جلا ہوا ڈھانچہ پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ان کی حالت دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ اس اسٹیشن ویگن اور کار پر میزائل فائر کئے گئے ہیں۔ وین اور کار کے ٹکڑے ہر طرف بکھرے ہوئے جل رہے تھے۔

''یہ کس کی وین اور کار ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ یہی وہ علاقہ ہے جہاں میزائل اسٹیشن کا سپیشل وے ہے۔ ٹائیگر نے انتھونی سے معلوم کر کے مجھے ٹرانسمیٹر پر اسی علاقے کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں''...... عمران نے ادھر ادھر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا ٹائیگر اس کار یا وین میں آیا تھا''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ کار پر ہی آیا ہو لیکن بیک وقت دو گاڑیاں تو وہ نہیں چلا سکتا ہے۔ یہ چکر کچھ اور ہی ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیسا چکر''...... صفدر نے کہا۔

''ابھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اب سپیشل وے کہاں ہے اور اسے کیسے کھولا جا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب اردگرد موجود اونچی جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپ گئے تھے۔

''یہ سب معلوم کرنے کے لئے مجھے ٹائیگر سے بات کرنی پڑے گی''...... عمران نے کہا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تاکہ ٹرانسمیٹر نکال سکے کہ یکلخت زور دار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے اور پھر زمین کے ایک حصے کو کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتا دیکھ کر وہ ساکت

سے رہ گئے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سپیشل وے اوپن ہو رہا ہے۔ شاید کوئی اور بھی ہے یہاں جو باہر آ رہا ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ لیکن کافی دیر گزر گئی اور راستہ کھلنے کے باوجود کوئی باہر نہ آیا تو عمران کے چہرے پر واقعی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا مطلب۔ یہ باہر کوئی کیوں نہیں آیا اب تک''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں اس موقع کا فائدہ اٹھا کر خود ہی اندر چلے جانا چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ چلو اب ہمیں خود اندر جانا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ پھر راستہ بند ہو جائے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے اس کھلے ہوئے راستے کی طرف دوڑ پڑا۔

اس کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ اس راستے میں داخل ہو کر اندر کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ لیکن اب وہ محتاط ہو کر چل رہے تھے۔ لیکن وہاں سرنگ نما راستے میں کوئی نہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک چھوٹے مگر صاف ستھرے سے

کمرے میں داخل ہو گئے۔ ابھی وہ کمرے میں داخل ہوئے ہی تھے کہ انہیں باہر راہداری میں کسی کے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ سب چونک پڑے۔

''کوئی آ رہا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران بھی دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے لگ گیا۔ قدموں کی آواز نزدیک آتی جا رہی تھی۔ قدموں کی آوازوں سے انہیں صاف محسوس ہو رہا تھا کہ آنے والا اکیلا ہی ہے اور وہ ادھر ہی آ رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے سے ایک سایہ سا اندر داخل ہوا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے دیوار سے ہٹا اور دروازے سے داخل ہونے والے آدمی پر جھپٹ پڑا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ایک آدمی بری طرح سے چیختا ہوا فضاء میں قلابازی کھا کر ایک دھاکے سے سامنے فرش پر جا گرا۔ اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں اس آدمی پر پڑیں وہ سب چونک پڑے۔

''ارے۔ یہ تو ٹائیگر ہے''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور دوڑ کر تیزی سے ایک ہاتھ ٹائیگر کے سر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ٹائیگر کی گردن میں آیا ہوا بل دور ہو گیا اور اس کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ بحال ہوتا چلا گیا۔ عمران کے ساتھی بھی حیرت سے ٹائیگر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ٹائیگر بے ہوش ہو چکا تھا۔ یہ دیکھ کر عمران نے فوراً ایک ہاتھ

سے ٹائیگر کا ناک پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد جب ٹائیگر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ موجودہ صورتحال اس کے حلق سے کسی طرح بھی نہ اتر رہی تھی۔ ٹائیگر کے اس طرح اندر ہونے نے اسے واقعی بری طرح سے ذہنی طور پر الجھا کر رکھ دیا تھا۔ گو کہ ٹائیگر میک اپ میں تھا لیکن ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تیز نظروں نے اسے فوراً پہچان لیا تھا۔

''ہم باہر جا کر چیک کریں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ رک جاؤ۔ اسے ہوش میں آنے دو۔ اس کے اس انداز میں اندر ہونے کا مطلب ہے کہ اندر یہ کوئی خاص کارروائی کر کے ہی واپس آ رہا ہو گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے ٹائیگر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر لاشعوری طور پر اس کا جسم یکلخت سمٹ سا گیا۔

''اٹھو ٹائیگر۔ میں عمران ہوں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کے جسم نے ایک اور جھٹکا کھایا اور وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''اوہ اوہ۔ باس آپ۔ تو آپ نے مجھے اس طرح اچھال کر پھینکا تھا''...... ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے مخصوص انداز میں نہیں چل رہے تھے ورنہ میں تمہارے قدموں کی آواز سن کر تمہیں پہچان لیتا۔ اس لئے مجبوراً

مجھے تمہیں اس طرح اچھالنا پڑا''...... عمران نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اٹھا کر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

''سوری باس۔ میری ایک ٹانگ زخمی ہے۔ اس میں چار گولیاں لگی ہیں۔ میں نے خود ہی آپریشن کر کے بینڈیج کی تھی''۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران سمیت سب کے چہروں پر ٹائیگر کے لئے بے حد تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

''اچھا۔ یہ بتاؤ کہ اندر کی کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے تفصیل سے یہاں پہنچنے سے لے کر واپس آنے کی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ ہم تو جنگل میں ہی موجود تھے۔ پھر اسکرین پر ہمیں کیوں چیک نہ کیا جا سکا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے بارے میں، میں کیا کہہ سکتا ہوں باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ''...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس مشین روم میں پہنچ گئے جہاں کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی اینڈری کی لاش اور فرش پر بگ سنیک کی ساتھی گاروش کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

''اوہ۔ ادھر سے بھی میزائل اسٹیشن کا راستہ تھا لیکن تم نے اس مشین کو ہی تباہ کر دیا ہے''...... عمران نے ایک مشین کو غور سے

دیکھتے ہوئے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس اینڈری نے بتایا ہی نہیں"...... ٹائیگر نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ اس بلیک کارٹر کا آفس کہاں پر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے ہمیں کوئی کلیو مل جائے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو چلو مجھے وہاں لے چلو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے ہمیں پہلے باہر کا راستہ بند کر دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اچانک اندر آ جائے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کر کے سپیشل وے کو بند کر دیا اور پھر ٹائیگر کے ساتھ وہ بلیک کارٹر کے آفس پہنچ گیا۔ اس نے آفس کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اسے نہ تو کوئی فائل ملی اور نہ کوئی کلیو۔ اب عمران کے چہرے پر حقیقتاً تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"اب کیا کرنا ہے باس"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ ڈاکٹر پیٹرسن کو کور کیا جائے اگر میں بلیک کارٹر کی آواز ار میں سن لیتا تو پھر ایسا ہو سکتا تھا لیکن میں نے اس کی آواز ہی نہیں سنی تو اب کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ بلیک کارٹر کی آواز سن سکتے ہیں باس"...... ٹائیگر نے کہا

تو عمران چونک پڑا۔

"کیسے۔ کیا تمہارے خیال میں مجھے بلیک کارٹر کی لاش کو جگانا پڑے گا۔ بھائی میں انسان ہوں اور انسان میں اتنی قوت کہاں۔ وہ زندوں کو مردہ تو بنا سکتا ہے لیکن مردوں کو زندہ کرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ کام سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ اس فون کی میموری میں ہو سکتا ہے ایسی کوئی کال ہو جس میں بلیک کارٹر کی آواز بھی ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ۔ ویل ڈن ٹائیگر۔ تم واقعی سچے آدمی ہو اور تم جیسا سچا آدمی ہی اس قدر ذہین ہو سکتا ہے۔ میرا تو فون میموری کی طرف دھیان ہی نہیں گیا تھا۔ ویل ڈن"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے فون کی طرف بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں کے بعد فون کا ٹیپ چل پڑا۔ یہ کال گاروش کی طرف سے تھی اور بلیک کارٹر نے ہی اسے اٹنڈ کیا تھا۔ اس کی تصدیق ٹائیگر نے کر دی تو عمران کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے بے اختیار ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی دی جس سے ٹائیگر کا چہرہ گلاب کی طرح کھلتا چلا گیا۔ جب کال ختم ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ آف کر دی۔

"ویل ڈن ٹائیگر۔ تم نے اس بار واقعی کام کیا ہے۔ ویل ڈن۔

رئیلی ویل ڈن“...... عمران نے کہا۔

”شکریہ باس“...... ٹائیگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

”یس۔ بلیک کارٹر بول رہا ہوں“...... عمران نے بلیک کارٹر کی آواز میں کہا۔

”چیف باس بول رہا ہوں بلیک کارٹر“...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

”یس چیف باس“...... عمران نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”پاکیشائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے بلیک کارٹر۔ تم نے ابھی تک اس بارے میں مجھے رپورٹ کیوں نہیں دی“۔ دوسری طرف سے چیف باس نے کہا۔

”وہ ابھی لارکاٹ میں آئے ہی نہیں ہیں چیف باس“۔ عمران نے کہا۔

”لیکن مجھے اپنے خفیہ ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ لارکاٹ میں ریڈ زیرو کے کئی آدمیوں کے ساتھ ساتھ ریڈ اسپائیڈر کا بگ سنیک اور اس کا ایک ساتھی بھی مارے گئے ہیں“...... چیف باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”باس۔ یہ کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں نے نہیں کی ہے۔ یہ ایک ایکریمین ہے جس کا نام ٹائیگر ہے۔ اس نے پہلے جوگاریا میں ریڈ

اسپائیڈر کی مادام فلوریا کو ہلاک کیا اور پھر اسی نے یہاں لارکاٹ پہنچ کر ریڈ اسپائیڈر کے بگ سنیک کو بھی ہلاک کر دیا اور میرے نائب ریمنڈ اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ وہ شدید زخمی حالت میں وہاں سے فرار ہوا ہے۔ البتہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ بگ سنیک کے ساتھ آئے ہوئے اس کے ساتھی گاروش کے ساتھ اس کا ٹکراؤ ہو ور وہ دونوں ہلاک ہو گئے لیکن پاکیشائی ایجنٹ لارکاٹ نہیں آئے“...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن انہیں تو اب تک وہاں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں وہ“...... چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف باس۔ پورے لارکاٹ میں خصوصی کیمرے نصب ہیں اور آدمی بھی موجود ہیں۔ اگر وہ لوگ آئے تو زندہ نہیں بچیں گے“...... عمران نے کہا۔

”او کے ٹھیک ہے اور سنو۔ اگلے ہفتے میزائل پہنچ جائیں گے اور ان کے فائر ہونے کے بعد ہمارا کام ختم ہو جائے گا“...... چیف باس نے کہا۔

”یس چیف باس“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے چیف باس نے رابطہ ختم کر دیا۔

”کیا نمبر بتایا تھا اینڈری نے ڈاکٹر پیٹرسن کا“...... عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کرتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا تو ٹائیگر نے اسے نمبر بتا دیا۔

”باس۔ مجھے تو اس بات سے خدشہ تھا کہ کہیں اس چیف باس نے وائس چیکنگ کمپیوٹر نہ لائن سے منسلک کر رکھا ہو لیکن شکر ہے کہ ایسا نہیں ہوا ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اس کے شاید تصور میں بھی نہ ہو گا کہ ہم یہاں پہنچ کر بات کر رہے ہوں گے اس لئے ہو گا بھی سہی تو اس نے اسے آن ہی نہ کیا ہو گا“...... عمران نے نمبر پریس کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔

”ہیلو“...... عمران نے رابطہ ملتے ہی بلیک کارٹر کی آواز میں کہا۔

”یس۔ ڈاکٹر پیٹرسن بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک بوڑھی اور بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

”بلیک کارٹر بول رہا ہوں جناب۔ سیکورٹی ایریا سے“...... عمران نے کہا۔

”تم نے کیوں کال کی ہے“...... دوسری طرف سے ڈاکٹر پیٹرسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر صاحب چیف باس کی کال آئی تھی۔ چیف باس نے کہا ہے کہ اگلے ہفتے میزائل پہنچ رہے ہیں“...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تو پھر“...... ڈاکٹر پیٹرسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے اس ہفتے کے اندر اس پورے ایریا کی تفصیلی چیکنگ کرنی ہے ڈاکٹر صاحب کیونکہ مجھے چیف باس نے حکم دیا ہے کہ میزائل یہاں پہنچنے سے پہلے یہاں کی تفصیلی رپورٹ بنا کر بھجوانی ہے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”میں سمجھا نہیں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو“۔ ڈاکٹر پیٹرسن نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

”آپ لیبارٹری کے کسی آدمی کے ہاتھ مجھے پاس بھجوا دیں تاکہ ہم اس کے ساتھ مل کر سارے ایریا کی چیکنگ کر لیں۔ اس طرح ہمارا کام مکمل ہو جائے گا اور ہم اعلیٰ حکام کو تسلی کرا دیں گے“...... عمران نے کہا۔

”میرے پاس ایک بھی آدمی فالتو نہیں ہے سمجھے تم جو کرنا ہے تم خود کرو۔ اب مجھے کال نہ کرنا۔ گڈ بائی“...... دوسری طرف سے ڈاکٹر پیٹرسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”کیا ہوا“...... جولیا نے پوچھا۔

”کچھ نہیں۔ اب خود ہی کچھ کرنا پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”باس۔ اس تباہ شدہ مشین کے اندر بھی تو میموری ہوتی ہے۔ کیوں نہ اسے چیک کیا جائے جس کے بارے میں آپ کہہ رہے تھے کہ اس سے راستے اوپن کلوز کئے جاتے ہیں“...... ٹائیگر نے

کہا۔

"نہیں۔ یہ لمبا کام ہے اور اس کے لئے مخصوص کمپیوٹرائزڈ مشینری کی بھی ضروری ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہم آسانی سے یہ راستہ تلاش کر سکتے ہیں"...... اچانک خاموش کھڑے تنویر نے کہا تو عمران سمیت سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سیکورٹی زون کا سپیشل وے جو کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کی طرف کھلتا ہے اس حصے میں سرخ اور سفید پتوں والی مخصوص جھاڑیاں موجود ہیں۔ ایسی جھاڑیاں جن کے پتے ایک طرف سے گہرے سرخ اور دوسری طرف سے سفید ہیں۔ یقیناً ایسی ہی جھاریاں انہوں نے لیبارٹری کے سپیشل وے پر بھی لگائی ہوئی ہوں گی۔ اگر ہم انہیں چیک کر لیں تو پھر وہاں بم مار کر بھی تو راستے کو کھولا جا سکتا ہے"...... تنویر نے کہا تو عمران اس کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

"اوہ اوہ۔ مجھے واقعی اب خیال آ رہا ہے۔ گڈ شو تنویر۔ ریئلی گڈ شو۔ اب جبکہ سیکورٹی کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے تو اب یہ کارروائی کی جا سکتی ہے۔ آؤ"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تنویر کی

آنکھوں میں بھی تیز چمک ابھر آئی اور پھر وہ سب عمران کے پیچھے بڑھتے چلے گئے۔ باہر آ کر جب انہوں نے چیکنگ کی تو تنویر کی بات درست ثابت ہوئی۔

"اب سب ہر طرف پھیل جاؤ اور ایسی جھاڑیاں چیک کرو اور سنو۔ ضروری نہیں کہ وہاں بھی ایسی ہی جھاڑیاں ہوں۔ اس لئے عام جھاڑیوں سے ہٹ کر جو بھی جھاڑیاں ہوں یا تمہیں کچھ نیا پن دکھائی دے تو اسے لازمی چیک کرنا۔ ہوسکتا ہے کہ وہیں ہمیں کوئی راستہ مل جائے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر عمران سمیت وہ سب تیزی سے پھیل کر جھاڑیوں کو چیک کرنے میں مصروف ہو گئے۔

ریڈ اسپائیڈر کے چیف لوئس لوئے کی عادت تھی کہ وہ زیادہ وقت دفتر میں گزارتا تھا اور رات گئے ہی وہاں سے اٹھتا تھا اس لئے وہ ابھی تک آفس میں ہی موجود تھا۔ اس کے سامنے فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سپر چیف بول رہا ہوں"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"ڈیکوئے بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ زیرو"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو لوئس لوئے بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے آپ نے"...... لوئس لوئے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو اپنے آدمیوں کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے یا

نہیں"...... ریڈ زیرو کے چیف نے کہا۔

"کیسی اطلاع"...... لوئس لوئے نے چونک کر کہا۔

"آپ کے دو آدمی بگ سنیک اور اس کا ساتھی گاروش لارکاٹ گئے تھے۔ وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لوئس لوئے یکلخت اچھل پڑا۔

"کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ آپ کو اطلاع کیسے ملی ہے"...... لوئس لوئے نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے لارکاٹ میں موجود میرے ایک آدمی نے اطلاع دی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بھی پتہ ہو گا"...... ریڈ زیرو کے چیف باس نے کہا۔

"کیا بتایا ہے اس نے۔ کیا تفصیل ہے۔ مجھے گاروش کے بارے میں تو کوئی اطلاع نہیں ملی ہے البتہ گاروش نے بگ سنیک کی ہلاکت کے بارے میں مجھے کال کر کے اطلاع دے دی تھی"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"کیا آپ ٹائیگر کو جانتے ہیں"...... ریڈ زیرو کے چیف باس نے کہا۔

"ٹائیگر۔ نہیں میں پہلی بار یہ نام سن رہا ہوں۔ کون ہے یہ"...... لوئس لوئے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دنیا کے سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کا شاگرد ہے اور اس ٹائیگر نے یہ ساری کارروائی اکیلے ہی کی ہے۔ اس نے

پہلے جوگاریا پہنچ کر آپ کے سیکشن کی چیف فلوریا کو ہلاک کیا۔ فلوریا سے اس نے ہمارے آدمی انتھونی کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اس کے بعد وہ لارکاٹ پہنچ گیا اور اس نے انتھونی کو اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا جس پر میں نے انتھونی کے نائب بلیک کارٹر کو میزائل اسٹیشن پر بھجوا دیا۔

پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ کا ایک آدمی جس کا نام بگ سنیک ہے وہ بھی ٹائیگر کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ میرے کئی آدمی بھی مارے گئے ہیں تو میں نے میزائل اسٹیشن پر بلیک کارٹر سے بات کی تو بلیک کارٹر نے بتایا کہ یہ ساری کارروائی ایک آدمی ٹائیگر نے کی ہے اور ٹائیگر کا ٹکراؤ بگ سنیک کے ساتھی گاروش سے ہوا تو وہ دونوں ایک دوسرے سے مقابلے کے دوران ہلاک ہو گئے جبکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کوئی گروپ ابھی تک لارکاٹ نہیں پہنچا ہے''...... ریڈ زیرو کے چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ کو یہ ساری باتیں بلیک کارٹر نے ہی بتائی ہیں''...... لوئس لوئے نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں''...... ریڈ زیرو کے چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مسٹر ڈیکوئے۔ کیا آپ نے بلیک کارٹر کی آواز کو وائس کمپیوٹرائز مشین پر چیک کیا تھا''...... لوئس لوئے نے ہونٹ کاٹتے

ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو سیکورٹی ایریا میں موجود ہے۔ مجھے بھلا اس کی آواز چیک کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے''...... ڈیکوئے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مسٹر ڈیکوئے۔ یہ معاملات انتہائی حساس اور مشکوک ہیں کیونکہ گاروش نے مجھے بگ سنیک کے بارے میں اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ اس نے میزائل اسٹیشن پر بلیک کارٹر سے بات کی ہے اور بلیک کارٹر نے اسے میزائل اسٹیشن پہنچنے کی اجازت بھی دے دی تھی کیونکہ گاروش ہی اس آدمی ٹائیگر کو پہچانتا ہے۔ اب اگر بلیک کارٹر کہہ رہا ہے کہ ٹائیگر اور گاروش ایک دوسرے سے مقابلے کے دوران ہلاک ہو گئے ہیں تو یہ ساری کارروائی یقیناً میزائل اسٹیشن والے ایریا میں ہی ہوئی ہو گی''۔ لوئس لوئے نے کہا۔

''چلیں ایسا ہی سہی۔ وہیں ہوئی ہو گی لیکن آپ نے بلیک کارٹر کی آواز کی چیکنگ والی بات کیوں کی ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ کیا اس بارے میں آپ وضاحت کریں گے''...... ڈیکوئے نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ بات میں اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا لیڈر بھی ہے وہ ہر انسان کی آواز کی بخوبی نقل کر سکتا ہے اور اس کی نقل اس قدر

کامیاب ہوتی ہے کہ کوئی اسے پہچان نہیں سکتا اور اس ٹائیگر کے میک اپ میں عمران ہی ہو گا کیونکہ عمران کے علاوہ اور کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اکیلا ہی دو تنظیموں کے آدمیوں کا اس طرح سے خاتمہ کر سکے اور پھر بلیک کارٹر نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ ٹکراؤ اس میزائل اسٹیشن ایریا میں ہی ہوا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ٹائیگر یا پھر عمران وہاں پہنچ گیا ہو اور بلیک کارٹر کی آواز میں اس نے آپ سے بات کی ہو''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ سب کیسے ممکن ہے مسٹر لوئس لوئے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے کہ عمران یا ٹائیگر یا کوئی بھی سیکورٹی ایریا میں پہنچ جائے''...... ڈیکوئے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ نے خصوصی مشین پر اس سے بات کی تھی''...... لوئس لوئے نے پوچھا۔

''ہاں''...... ڈیکوئے نے کہا۔

''تو پھر آپ کے پاس یقیناً اس کی ٹیپ موجود ہو گی۔ آپ ایک بار وائس چیکنگ مشین آن کر کے اس ٹیپ کو سن لیں''۔ لوئس لوئے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ کی باتوں نے واقعی میرے دل میں خلش سی پیدا کر دی ہے۔ اب تو میں ضرور چیک کروں گا''...... ڈیکوئے نے کہا۔

''چیکنگ کر کے آپ نے مجھے کال کر کے ضرور بتانا ہے''۔

لوئس لوئے نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں بتا دوں گا''...... ڈیکوئے نے کہ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لوئس لوئے نے رسیور رکھ دیا۔

''ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے مقابلے میں ریڈ اسپائیڈر تو مکمل طور پر ناکام رہی ہے۔ فلوریا بھی ماری گئی اور پھر بگ سنیک کو بھی انہوں نے ہلاک کر دیا۔ کاش میں ان سے اپنے سپریم ایجنٹوں کا انتقام لے سکتا۔ کاش''...... لوئس لوئے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ لوئس لوئے بول رہا ہوں''...... لوئس لوئے نے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''ڈیکوئے بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ڈیکوئے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ آپ۔ کیا نتیجہ نکلا''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''آپ نے ٹھیک کہا تھا مسٹر لوئس لوئے۔ وہ آواز واقعی بلیک کارٹر کی نہیں ہے۔ کمپیوٹرائزڈ چیکنگ مشین نے اس آواز کو کلیئر نہیں کیا ہے اور میں نے دوبارہ بلیک کارٹر سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں سے کوئی جواب نہیں مل رہا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ کیا کرنا ہے''...... دوسری طرف سے ڈیکوئے نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"آپ پہلے میزائل اسٹیشن کے انچارج سے بات کر لیں پھر ہی کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے"...... لوئس لوئے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اس کی آنکھوں میں ڈیکوئے کی بات سن کر بے اختیار تیز چمک ابھر آئی تھی کیونکہ شروع میں ڈیکوئے نے جس انداز اور لہجے میں اس سے بات کی تھی وہ ایسا تھا جیسے اس کی تنظیم ریڈ زیرو کامیاب ہوگئی ہو اور ریڈ اسپائیڈر ناکام رہی ہو لیکن اب اس کے لہجے میں جو بے بسی اور بے چارگی تھی اس سے لوئس لوئے کا دل خوش ہوگیا تھا

"اوکے۔ میں کرتا ہوں بات"...... ڈیکوئے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو لوئس لوئے نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ریڈ اسپائیڈر تو صرف جوگاریا تک محدود تھی جبکہ ریڈ زیرو کی ذمہ داری لارکاٹ میں میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی کی تھی وہ بھی ناکام رہی ہے"...... لوئس لوئے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ کے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو لوئس لوئے نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"لوئس لوئے بول رہا ہوں سپر چیف آف ریڈ اسپائیڈر"۔ لوئس لوئے نے پہلے سے زیادہ کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"ڈیکوئے بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈیکوئے کی

آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں گھبراہٹ اور انتہائی پریشانی کا عنصر تھا۔

"کیا ہوا"...... لوئس لوئے نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہاں سے بھی کوئی جواب نہیں مل رہا ہے۔ کوئی فون کال اٹنڈ نہیں کر رہا ہے"...... ڈیکوئے نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تو ٹرانسمیٹر پر کال کر لیتے"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"میں نے کال کیا تھا۔ ٹرانسمیٹر کال بھی اٹنڈ نہیں کی جا رہی ہے"...... ڈیکوئے نے کہا۔

"ہونہہ۔ لارکاٹ میں میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی کی ساری ذمہ داری آپ کی تنظیم کو دی گئی تھی اس لئے اب آپ فوراً اسرائیل کے پرائم منسٹر صاحب کو کال کر کے کہہ دیں۔ وہ کچھ نہ کچھ ضرور کر لیں گے۔ اب اس کے سوا ہمارے پاس کوئی آپشن نہیں ہے"۔ لوئس لوئے نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہی کرنا ہوگا"...... ڈیکوئے نے روہانسے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو لوئس لوئے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"حیرت ہے۔ یہ سب کام ایک اکیلے آدمی ٹائیگر نے کیا ہے۔ آخر کیسے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ کیا وہ کوئی جادوگر ہے یا اس کے اندر کسی جن بھوت کی روح گھسی ہوئی ہے"...... لوئس لوئے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد اس نے

سر جھٹکا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے شراب کی چھوٹی بوتل نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور اسے منہ سے لگا لیا۔ ظاہر ہے اب وہ مزید کر بھی کیا سکتا تھا۔ کچھ دیر شراب پینے کے بعد اس نے خالی بوتل ڈسٹ بن میں پھینکی اور پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل کھولی اور ایک بار پھر اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

عمران اس وقت ٹائیگر اور اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ لارکاٹ کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ تنویر کی بات نے واقعی علی بابا والے کھل جا سم سم والا کام دکھایا تھا۔ انہوں نے سرخ اور سیاہ رنگ کے پتوں والی جھاڑیوں کو تلاش کر لیا تھا اور پھر وہاں میگا بم فائر کر کے انہوں نے راستہ اوپن کر لیا تھا۔

اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے اندر موجود ڈاکٹر پیٹرسن اور اس کے دس ساتھیوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ میزائل اسٹیشن میں لگی تمام مشینری بھی عمران نے فائرنگ کر کے تباہ کر دی تھی۔ البتہ اس نے میزائل اسٹیشن کو مکمل طور پر تباہ نہ کیا تھا بلکہ وہاں وہ انتہائی طاقتور میگا پاور بم نصب کر آیا تھا جسے بلاسٹ کرنے کا ڈی چارجر اس کے پاس تھا۔ پھر وہ سب میزائل اسٹیشن سے نکل کر ٹائیگر کی رہنمائی میں پیدل چلتے ہوئے جنگل سے باہر پہنچ گئے جہاں انہوں نے ٹیکسیاں ہائر کیں اور پھر جنوبی لارکاٹ پہنچ

گئے۔ یہاں ٹیکسیاں انہوں نے مین بازار میں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد عمران نے کرائے کے لئے خالی ایک کوٹھی کو کچھ دیر ٹھہرنے کے لئے منتخب کیا اور عقبی طرف سے اندر جا کر انہوں نے پھاٹک بھی کھول لیا اور پھر باہر موجود بورڈ بھی ہٹا دیا گیا۔ کوٹھی فرنشڈ تھی اور وہاں فون بھی موجود تھا۔

''عمران صاحب''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کہو''...... عمران نے کہا۔

''اب اس میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کر دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ اسے دوبارہ سیٹ کر لیں''...... صفدر نے کہا۔

''میزائل اسٹیشن تباہ کرنے سے پہلے مجھے اسرائیلی پرائم منسٹر سے بات کرنی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں سے اسرائیل اور تل ابیب کا رابطہ نمبر بتائیں''۔ عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو جناب۔ کیا آپ لائن پر موجود ہیں''...... چند لمحوں بعد

وہی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے کہا تو انکوائری آپریٹر نے اسے دونوں نمبر بتا دیئے۔ عمران نے کریڈل پریس کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پرائم منسٹر ہاؤس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پرائم منسٹر صاحب سے بات کرائیں۔ ان سے کہیں کہ اگر انہوں نے مجھ سے فوری بات نہ کی تو اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان ہو سکتا ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ آپ کون ہیں''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''علی عمران''...... عمران نے کہا۔

''کہاں سے بول رہے ہیں آپ''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''تم بات کراؤ۔ وقت ضائع نہ کرو۔ نانسنس''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے اسرائیلی پرائم منسٹر کی آواز سنائی دی۔

''جناب پرائم مسٹر صاحب۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی

ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں فون کیا ہے''...... پرائم منسٹر نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں نے آپ سے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے جناب کہ کیا آپ یہودیوں کو سوائے مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے کے اور کوئی کام نہیں ہے''...... عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ اور تمہاری جرأت کیسے ہوئی مجھ سے ایسے انداز میں بات کرنے کی۔ میں تم سمیت تمہارے ملک پاکیشیا کو تباہ کر دوں گا۔ نانسنس''...... پرائم منسٹر نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''تو پھر مسٹر پرائم منسٹر میری لاسٹ وارننگ سن لو۔ اب تک میں نے اسرائیلی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ ہاؤس پر اس لئے اٹیک نہیں کیا کہ میں ان عہدوں کی عزت کرتا ہوں لیکن اب تم نے جس طرح پاکیشیا کے لئے بڑی زبان استعمال کی ہے اس سے میرے دل میں کم از کم تمہارا احترام ختم ہو گیا ہے۔ کسی ملک کا پرائم منسٹر اور صدر ایسے لہجے میں بات نہیں کرتا ہے۔ اب تمہیں اور تمہارے پرائم منسٹر ہاؤس کو میرے ہاتھوں تباہ ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا''...... عمران نے غراتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ اس کے قریب کھڑے اس کے ساتھیوں اور ٹائیگر کے جسم میں بھی بے اختیار سردی کی لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

''اوہ اوہ۔ میری بات سنو۔ پلیز۔ تم دوسروں کو اشتعال دلا دیتے ہو۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ تم نے اکیلے ہماری دو ایجنسیوں کو شکست دے کر سب کچھ تباہ کر دیا ہے اور ساتھ ہی ہمارے تمام عزائم بھی مٹی میں ملا دیئے ہیں''...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی ڈھیلے اور سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''یہ کام میں نے نہیں کیا۔ میرے شاگرد ٹائیگر نے کیا ہے۔ وہ اکیلا ہی جوگاریا اور لارکاٹ جزیرے پر آپ کی تنظیموں سے ٹکرایا تھا اور اس کی کارگردگی پر مجھے فخر ہے''...... عمران نے جواب دیا تو پاس کھڑے ٹائیگر کا چہرہ فرط مسرت سے کھلتا چلا گیا۔

''ٹائیگر۔ تمہارے شاگرد نے۔ اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ تم مسلمانوں نے کیا ایک اور علی عمران پیدا کر لیا ہے۔ رئیلی ویری بیڈ''...... پرائم منسٹر نے بے اختیار جیسے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''صرف ایک علی عمران نہیں۔ آپ کو شاید علم نہیں ہے۔ پاکیشیا کا ایک ایک فرد ایک ایک بچہ پاکیشیا کے تحفظ اور اس کی سلامتی کے لئے علی عمران ثابت ہو سکتا ہے۔ بہرحال میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ کا میزائل اسٹیشن میں نے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے اور یہ بھی سن لیں کہ آپ کے ہارڈ بلاسٹر میزائل کا اینٹی تیار ہو چکا ہے اس لئے اب آپ دوبارہ اسے فائر کرنے کی کوشش بھی نہ کریں۔ ورنہ جواب میں اسرائیل پر کون کون سے اور کہاں کہاں

سے میزائل فائر ہوں گے اس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکیں گے“۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”ملک کا پرائم منسٹر ہے اور اسے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔ نانسنس“...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

”آپ نے اسے معافی مانگنے پر مجبور کر دیا تھا باس۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو سکتی ہے“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو میں تم سب کو لے کر واقعی پرائم منسٹر ہاؤس پر چڑھائی کرا دیتا اور پھر اس کا ایسا بھیانک حشر کرتا کہ صدیوں تک اس کی روح بلبلاتی رہتی“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیب سے وائرلیس ڈی چارجر نکال کر تنویر کی طرف بڑھا دیا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا۔ اس نے ڈی چارجر کا ایک بٹن پریس کر دیا تو ڈی چارجر کا زرد بلب جل اٹھا اور تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈی چارجر کا ایک اور بٹن پریس کر دیا اس بار سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا تو تنویر نے پھر سے اسی بٹن کو پریس کر دیا۔ اسی لمحے ڈی چارجر کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی سرخ بلب بجھ گیا۔

”ویل ڈن تنویر اور ویل ڈن ٹائیگر“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”باس۔ ریڈ اسپائیڈر کا خاتمہ ضروری ہے۔ ورنہ وہ پھر کوئی نیا چکر چلا دیں گے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اس کے ٹاپ ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں ریڈ اسپائیڈر اپنے جالے میں ہی قید ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ اب پاکیشیا کا رخ نہیں کریں گے“...... عمران نے کہا۔

”اصل کام تو تنویر نے کیا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”اس نے کیا کیا ہے۔ سوائے ساتھ ساتھ بھاگتے رہنے کے“۔ عمران نے کہا۔

”اس بار تم نے بھی کچھ نہیں کیا سوائے ساتھ ساتھ بھاگنے کے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

”ارے ارے۔ یہ بات واپس جا کر کہیں چیف کو نہ بتا دینا ورنہ اس نے میرا چیک ہی گول کر جانا ہے اور اگر میرا چیک گول ہو گیا تو پھر میری شادی کا چانس بھی گول بلکہ بالکل ہی گول ہو جائے گا“...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناقابل فراموش کارنامہ



ساکال

مصنف
ظہیر احمد

ساکال ----- ایک خوفناک اور انتہائی بے رحم تنظیم جس کا تعلق صامالیہ سے تھا۔

ساکال ----- نام کی ہی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کافرستان میں بھی کام کر رہی تھی۔

ساکال ----- جس کے ایجنٹ پاکیشیا کے ایک ریٹائرڈ بیوروکریٹ کو اغوا کرنے اور اسے ہلاک کرنے کے درپے تھے۔ کیوں ----؟

عمران ----- جس نے آفاق زبیری کی حفاظت کے لئے جولیا، صفدر اور تنویر کو بھیجا۔ مگر ----؟

آفاق زبیری ----- جس نے اپنی حفاظت کے لئے اپنی رہائش گاہ کو جنگی قلعہ بنا رکھا تھا۔ مگر ----؟

وہ لمحہ ----- جب تنویر کو ساکال کے آدمی اٹھا کر لے گئے۔ کیا انہوں نے تنویر کو ہلاک کر دیا ----؟

وہ لمحہ ----- جب تنویر کو ساکال کے ایک ایجنٹ نے اپنی ٹرانس میں لے کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا دشمن بنا دیا۔

تنویر ----- جو اپنے جسم پر بم باندھ کر آیا اور پھر اس نے بم عین اس وقت بلاسٹ کیا جب عمران اور اس کے ساتھی اس کے پاس پہنچے۔

کیا ----- واقعی تنویر سمیت سب ہلاک ہو گئے۔ یا ----؟

ایک ایسا ناول جس میں عمران آپ کو نئے اور انوکھے کردار میں دکھائی دے گا۔

ایک ایسا ناول جس میں عمران اور اس کے ساتھی اس بار ماہر سراغرسانوں کے روپ میں کام کرتے دکھائی دیں گے۔

مجرموں کا ایک بھیانک منصوبہ۔ ایسا منصوبہ جس سے پردہ اٹھتے ہی آپ دھک سے رہ جائیں گے۔

ساکال کے ایجنٹ پاکیشیا میں ایک ایسا کھیل کھیل رہے تھے جو مستقبل میں انتہائی تباہ کن ثابت ہو سکتا تھا۔ وہ کھیل کیا تھا۔

انتہائی سسپنس سے بھرپور ایک انوکھا ناول۔ جو آپ نے پہلے نہ کبھی پڑھا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666